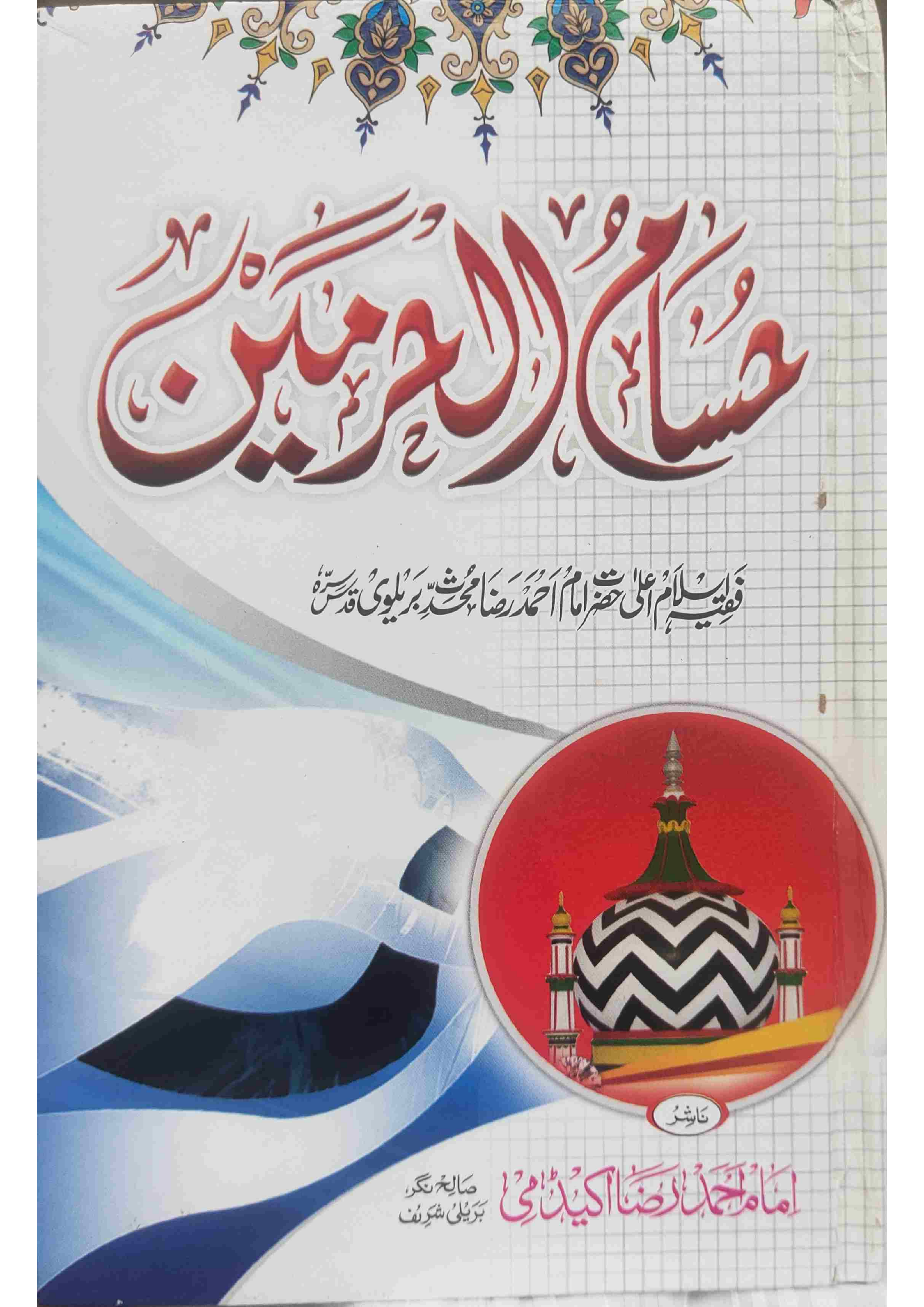

حسام الحرمین
فقیہ اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ
ناشر
امام احمد رضا اکیڈمی
صالح نگر،
بریلی شریف

علمائے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی طرف سے

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی علمی اور اعتقادی خدمات کا اعتراف

حسام الحرمین

علیٰ منحر الکفر والمین (۱۳۲۴ھ)

مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی

تالیف: اعلیٰ حضرت، مجدد ملۃ حاضرہ، مولانا احمد رضا خاں

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ترجمہ:

مبین احکام وتصدیقاتِ اعلام (۱۳۲۵ھ)

حضرت مولانا حسنین رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ناشر:

امام احمد رضا اکیڈمی، صالح نگر

بریلی شریف (یو۔پی) 243502

سلسلہ اشاعت.................(۱۴۳)

نام کتاب : حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین

تالیف :فقیہ اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ

نام ترجمہ :مبین احکام وتصدیقات اعلام (۱۳۲۵ھ)

مترجم :حضرت مولانا حسنین رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کمپوزنگ :محمد مطلوب خان نوری مدرسہ اہل سنت نجیب الاسلام نجیب آباد

پروف ریڈنگ :مولانا عبدالسلام صاحب رضوی، امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف

سنہ اشاعت : ۱۴۳۷ھ مطابق ۲۰۱۵ء

تعداد :گیارہ سو(۱۱۰۰)

E-mail: mohdhanif92@gmail.com

Web: www.imamahmadrazaacademy.com

Mob: 08410236467,09760381629

ملنے کے پتے

- امام احمد رضا اکیڈمی، صالح نگر رام پور روڈ، بریلی شریف، پن 243502
- کتب خانہ امجدیہ 425 مٹیا محل جامع مسجد، دہلی ۶
- جیلانی بک ڈپو، 1229 چوڑی والان جامع مسجد دہلی
- رضا دارالاشاعت، آنند وہار، بریلی شریف
- مدنی بک ڈپو، مٹیا محل جامع مسجد، دہلی
- قادری بک ڈپو، نواب چوک چھوٹی جامع مسجد اسٹیشن روڈ اسلام پور، اتر دیناج پور (بنگال)

نسخۂ تازہ

ازنوری دارالافتا

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ المختار وعلیٰ آلہ وأصحابہ الاطھار۔

''حُسامُ الحرمین علی منحر الکفر والمین'' جسے خود امام اہل سنت قدس سرہ نے ترتیب دیا کہ ''خلاصہ فوائد فتویٰ'' میں فرماتے ہیں

''ایک بندۂ خدا یہاں بین الحرمین بھی تصدیقات فتویٰ کی تلخیص وترتیب میں مصروف''

اس کی زیر نظر طباعت کی حتی الامکان اعلیٰ صحت کے ساتھ اور اصلی صورت میں پیش کرنے کی خاطر بالخصوص یہ نسخے سامنے رکھے گئے۔

(۱)۔''طبع مطبع اہل سنت وجماعت بریلی جمادی الاولیٰ ۱۳۲۶ھ کہ قدیم تر نسخہ ہے۔

(۲)۔طبع حزب الاحناف لاہور

(۳)۔باہتمام رضوی کتب خانہ بریلی مطبوعہ بدایوں ۱۳۷۱ھ

(۴)۔باہتمام رضوی کتب خانہ بریلی مطبوعہ کانپور ۱۳۸۷ھ۔

حواشی سب لائے گئے جن پر کوئی نام تحریر نہ تھا وہ بھی اور جن پر ''مصحح'' یا ''مترجم'' تحریر تھا وہ بھی۔

جدید حواشی جو لکھے گئے ان میں وسطی وطرفی رموز یہ ہیں

ن	نوری دارالافتاء	ق	القاموس المحیط
ت	تاج العروس	ص	صراح
م	المعجم الوسیط		

سہولت کی خاطر بیشتر مقامات پر اعراب لگادیئے گئے۔تقریظ ۴ صفحہ ۱۰۲ میں ہے تحرف بھا طوائف الطغیان فیحور وا رمم تحرق دعا کے حکم میں ہو تو "فیحور وا" بتقدیر

اِن مجزوم ہے یعنی ﴿اِن یُحَرِّفوا فیحوروا رِمَمًا﴾ اس وقت یحوروا فعل ناقص ہوگا اور رِمَمًا، رمّہ کی جمع، جس کا معنی ہے بوسیدہ ہڈی۔ رہا فاء۔ تو جزا جب مضارع ہوتو شرط خواہ کچھ ہو جزا میں فاء لانا نہ لانا دونوں جائز ہے۔ شرح جامی ص ر ۳۰۶ میں اس پر یہ آیات کریمہ تلاوت فرمائیں۔

﴿وَإِن يَكُن مِّنكُمْ أَلْفٌ يَغْلِبُوا أَلْفَيْنِ﴾

اگر تم میں کے ہزار ہوں تو دو ہزار پر غالب ہوں گے۔

﴿وَمَنْ عَادَ فَيَنتَقِمُ اللَّهُ مِنْهُ﴾ اور جواب کریگا اللہ اس سے بدلا لے گا۔

رہا یہ کہ اس صورت میں رِمَمًا الف کے ساتھ چاہئے؟ ہاں چاہئے مگر رعایتِ سجع کے لیے بغیر الف کے ہے جیسا کہ تقریظ ثانی عشر میں الاعصاز کی رعایت سے "حماۃً وأنصار" بغیر الف کے ہے۔ اور تقریظ سابع عشر میں بِدْدًا کی رعایت سے الغرّا کا ہمزہ ساقط ہوا۔

یا فاء عاطفہ ہے یحور، تحرق پر معطوف ہے اور یحور کی ضمیر فاعل کا مرجع طوائف ہے بتاویل کل واحد یا مجموع بحیثیت مجموع جیسا کہ البشیر الکامل میں الجواب والجزاء وھو لا یتحقق کے تحت ہے کہ "یہ بھی احتمال ہے کہ ضمیر ھو کا مرجع الجواب والجزاء بتاویل کل واحد یا بتاویل المجموع من حیث المجموع ہو"۔

اور وا اَرَمَّ فعل ماضی بمعنی بوسیدہ ہونا، بتقدیر قد فاعل سے حال ہے۔ اور فک ادغام رعایت سجع کی خاطر ہے، اس صورت میں یحود بمعنی یرجع ہے۔ ترجمہ سے یہی صورت سمجھ میں آتی ہے۔

اور ایک صورت ہے:

اَرْمَمَ کا یحود پر عطف۔ اور عطف ماضی بر مضارع سے اس کا بمعنی مضارع ہو جانا۔ مگر اس صورت میں یحور "ہلاک ہو جائیں" کے معنی میں ہوگا اور یہ معنی فعل میں نہیں ملتا۔ البتہ حَوْر بمعنی "ہلاک" لغت میں ہے۔

بجنوری و ادبی اذہان کی طغیانی تابشہائے حسام الحرمین کی دید کے لیے مطالبہ کناں تھی لہذا "تابشِ شمشیر حرمین" کی تمہید ضروری خیال ہوئی۔

واللہ تعالیٰ ھو المستعان بجاہ حبیبہ سید الانس والجان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وجزبہ اجمعین والحمد للہ رب العلمین۔

چہار شنبہ ۱۴۳۰ھ ر ۲۰۰۹ء

کلمۂ تحسین

حضرت علامہ مولینا مفتی شاہ محمد کوثر حسن صاحب قبلہ قادری رضوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ المختار وعلیٰ الہ وأصحابہ الأطہار

علمائے حرمین محترمین نے جن میں حضرت مولانا عبدالحق مہاجر مکی جیسے اردوداں عالم جلیل بھی ہیں بالاتفاق فتوے دیئے کہ دیوبندیہ اپنے کلماتِ کفروتوہین کے سبب کافرومرتد ہیں، ایسے کہ جوان کے کافر ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔ (دیوبندیہ اپنی عبارتِ کفریہ کے عربی ترجمہ میں جو علمائے حرمین شریفین کے سامنے پیش کیا گیا فنی صرفی نحوی یا محاورہ کی کوئی خامی نہ دکھلا سکے۔ ہزار ہاتھ پیر مار کر بھی اپنی عبارات میں کوئی اسلامی پہلو نکالنے سے عاجز وقاصر رہے اور اپنی عبارات کے متعین فی الکفر ہونے پر اپنے عجز وسکوت سے بھی رجسٹری کر گئے۔ ہندوستان و پاکستان کے علمائے اہل سنت نے بھی عباراتِ دیوبندیہ کو متعین فی الکفر ہی جانا اور من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر کا دیوبندیہ کو مستحق مانا ''الصوارم الہندیہ'' اس پر گواہ کافی ہے۔

مگر ظفرادیبی (۱) جیسے ابنائے زمانہ جن کے اذہان، باطل پرستوں کی بے مغز تحریروں سے مسحوراور بازاری لغتوں کی تقلید جامد سے وراء جن کی رسائی نہیں۔ وہ دین اسلام ومذہبِ اہل سنت میں رخنہ ڈالنے کو یہ شوشہ چھوڑتے کہ دیوبندیہ کی تکفیر امام اہل سنت کی انفرادی تحقیق ہے اور چوں کہ گزشتہ باطل پرستوں کی طرح نام کا سرمایہ بھی ان کے پاس نہیں۔ ناچار عباراتِ تقویت وصراط دہلوی میں محتمل احتمال تاویل کے استفسار کے پردے میں اپنا منھ چھپاتے ہیں۔

تبرائی روافض جیسے ادوار ماضیہ کے مبتدعین جن کی تکفیر میں علمائے اہل سنت مختلف ہوئے۔ کیا ان مبتدعین کے کلمات ضلال میں محتمل احتمال تاویل تک ان تہی دامنوں کا دستِ ادراک رسا

(۱)۔ ساکن مبارکپور اعظم گڑھ یوپی۔

ہے؟ ہاں تو ہر ہر عبارتِ ضلال میں اظہار تاویل کا ذمہ لےلیں اور نہیں تو غالی روافض زمانہ منکرین ضروریاتِ دین کے بارے میں کیا خیال ہے؟ کیا اگلوں میں احتمال تاویل ان پچھلوں کی عدم کفر کے لیے ڈھال ہے؟ مسلمانوں کے لیے تو ان کے رب کی امان ہے۔ اپنے دنیوی وقار کو داغدار ہونے سے بچانے والا کوئی باطل پرست بھی ایسا احمقانہ قول نہ کرے گا۔

ویسے تفویت وصراط دہلوی میں محتمل احتمال تاویل امام اہل سنت قدس سرہ کی تحریراتِ پر تنویر نیز ''صمصام سنیت بگلوئے نجدیت'' (۱۳۱۶ھ) تصنیف علامہ قاضی عبدالوحید فردوسی شاگرد رشید حضرت تاج الفحول علامہ شاہ عبد القادر بدایونی (علیہما الرحمہ) اور ''جمال الإیمان والإیقان بتقدیس محبوب الرحمن'' (۱۳۶۹ھ) تصنیف شیر بیشۂ سنت حضرت علامہ مفتی محمد حشمت علی خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عیاں ہے۔

مگر اس تک رسائی کے لیے ایمانی آنکھ اور تائید وتوفیق ربانی سے موفّق ومویّد ذہن درکار ہے۔ وہ یہ ابنائے زمانہ کہاں سے لائیں۔ خود ''تحقیق الفتویٰ'' جو ان تہی دستوں کی منتہائے سند ہے کلماتِ دہلوی کو لازم الکفر ومتبین فی الکفر ہی بتاتی ہے جیسا کہ کشف نوری مطبوعہ سنہ ۱۴۱۸ھ اور ''تحقیق جمیل'' مطبوعہ سنہ ۱۴۲۳ھ میں اس کا بیان شافی وکافی ہے اور کچھ نہیں تو عدمِ وجدان احتمال وجدانِ عدم احتمال نہیں اور جو عدم سے دو چار ہے اسے صاحب وجدان کا دامن تھامے بغیر دین میں چارہ نہیں، وعلیٰ من لم یمیز إن یرجع لمن یمیز لبراءۃ ذمتہ۔(۱) مگر ہے یہ کہ ان ابنائے زمانہ کو ایک مبتدی طالب علم کی سی بھی سمجھ نہیں۔ مسئول کا کوہِ گراں برسوں سے دم پر سوار، کوئی علمی بات منہ سے نکلنا دشوار، آفتاب حق انھیں دکھائی نہیں پڑتا، حق واضح انھیں سوجھائی نہیں دیتا، تو پا کی ہے اسے جو دلوں کو الٹ دیتا ہے۔

''تابش شمشیر حرمین'' میں فقیہ مبصر حضرت علامہ اسرار احمد صاحب قبلہ مدظلہ العالی نے ''حسام الحرمین'' کی ایسی تابشوں کو جلوہ دیا جنھوں نے بجنوری وادبی منشوں کی منتہائے سعی کو ریزہ ریزہ کر دیا، نیز امام اہل سنت قدس سرہ کے فیضان سے تھانوی ''إطلاق'' (۲) کے علاوہ تفسیر جلالین

---

(۱)۔ فتاوٰی رضویہ، ہفتم، صفحہ: ۴۸۳۔ بحوالہ درمختار۔ ۱۲

(۲)۔ فتاوٰی رضویہ، ہفتم، صفحہ: ۵۲ تا صفحہ: ۵۵

سے بجنوری استدلال کے ردِّ بلیغ کے ساتھ ساتھ روایت منقولہ جلالین کو مفاہیم حقہ طاہرہ سے لفظ بہ لفظ تطبیق دے کروہ پاکیزہ معنیٰ (١) کیا جو ایسی تصریح وتوضیح کے ساتھ اس تحریر کے غیر میں نہ ملے گا۔ ''تابش شمشیر حرمین'' کو میں نے از اول تا آخر بامعان نظر وغور کامل دیکھا تو اس کو تحقیق حق کے ساتھ بخوبی موصوف پایا۔

مولیٰ تعالیٰ اس کے مؤلف کو جزائے خیر کرامت فرمائے کہ انھوں نے دشمنان دین کی سرکوبی فرما کر قلوب مومنین کو شفا اور صدور منکرین کو زیادتِ غیظ وشقا بخشی۔

فرحمه الله من شفى واستشفىٰ واغنى و كفى والسلام على من اتبع الهدىٰ۔

قاله بفمه ورقمه بقلمه عبده المفتاق اليه المتوكل عليه محمد كوثر حسن السنى الحنفى القادرى الرضوى اصلح الله أحواله وجعل الىٰ خيره مآله و بمثله(٢) لكل مؤمن ومؤمنة آمين يا ارحم الرحمين بجاه حبيبك الامين عليه وعلىٰ آله وصحبه وحزبه وابنه الصلوٰة والتسليم الىٰ يوم الدين والحمد لله رب العلمين۔

٢٧ محرم الحرام روز جمعہ سید الایام ١٤٢٥ھ نوری دار الافتاء بہریا۔

---

(١)۔ اس کے لیے صفحہ: ٥٧ تا صفحہ: ٦٥ ملاحظہ فرمائیں۔ ١٢

(٢)۔ دعوت له بخير. (تاج العروس، ج:١٥، ص:٣٠٨) ١٢

تابشِ شمشیرِ حرمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین خیر النبین محمد وآلہ واصحابہ اجمعین الی یوم الدین بالتبجیل وحسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

ساری خوبیاں اللہ کے لیے ہیں جس نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سارے جہان سے زیادہ معظم کیا اور ان کی تعظیم وتوقیر کو رکن ایمان بلکہ جانِ ایمان بنایا۔

ارشاد فرماتا ہے:

﴿اِنَّآ اَرۡسَلۡنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيۡرًا لِّتُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَتُعَزِّرُوۡهُ وَتُوَقِّرُوۡهُ﴾[پ:۲۶،ع:۹]

اے نبی! بے شک ہم نے تمہیں بھیجا گواہ اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو۔

یہ رسول کا بھیجنا کس لیے ہے۔ خود فرماتا ہے: اس لیے کہ تم اللہ و رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو۔ معلوم ہوا کہ دین وایمان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا نام ہے۔ جو ان کی سچی تعظیم کرے وہ مسلمان ہے اور جو ان کی تعظیم سے منہ پھیرے وہ مسلمان نہیں۔ پھر یہاں اپنے محبوب کو خوش خبری دینے اور ڈر سنانے والا فرمایا یعنی محبوب جو تمہاری تعظیم کرے اسے فضل عظیم کی بشارت دو اور جو معاذ اللہ گستاخی وبے تعظیمی سے پیش آئے اسے دردناک عذاب کا ڈر سناؤ۔

حمد اسی کے وجہ کریم کے لیے ہے جس نے اپنے محبوب کی بارگاہ میں لوگوں کے آواز اونچی

کرنے یا چلانے کو آخرت کی تباہی بتایا۔

فرماتا ہے:

﴿يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ﴾[پ:۲۶، ع:۱۳]

اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے اعمال اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

نیز ان کی اطاعت کو اپنی اطاعت فرمایا:

﴿مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ﴾[پ:۵، ع:۸]

جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

ان کی بیعت کو اپنی بیعت فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللهَ يَدُ اللهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ﴾[پ:۲۶، ع:۹]

بے شک جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہی وہ اللہ ہی سے بیعت کررہے ہیں اللہ کا ہاتھ ہے ان کے ہاتھوں پر۔

اور بے شمار امور میں اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک اپنے نام اقدس سے ملایا فرماتا ہے:

﴿أَغْنٰهُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾[پ:۱۰، ع:۱۶]

انہیں دولت مند کردیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنے فضل سے۔

﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتٰهُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللهُ سَيُؤْتِينَا اللهُ مِنْ فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ إِنَّا إِلَى اللهِ رٰغِبُونَ﴾[پ:۱۰، ع:۱۳]

اور کیا خوب تھا اگر وہ راضی ہوتے اس پر جو انھیں دیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اس کا رسول۔

﴿يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللهِ وَرَسُولِهِ﴾[پ:۲۶، ع:۱۳]

اے ایمان والوں اللہ ورسول سے آگے نہ بڑھو۔

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَن يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَن يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِينًا﴾[پ: ۲۲، ع: ۲]

نہیں پہنچتا کسی مسلمان مرد نہ عورت کو جب اللہ و رسول کوئی بات ان کے معاملہ میں ٹھہرادیں تو انھیں اپنے کام کا کچھ اختیار باقی رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ اور رسول کا وہ صریح گمراہ ہوا بہک کر۔

﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ﴾[پ: ۲۸، ع: ۳]

تو نہ پائے گا انہیں جو ایمان لائے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں اللہ و رسول کے مخالف سے چاہے وہ اپنے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہی ہوں۔

﴿وَاللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَن يُرْضُوهُ إِن كَانُوا مُؤْمِنِينَ أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّهُ مَن يُحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَأَنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا ذَٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيمُ﴾[پ: ۱۰، ع: ۱۴]

اللہ و رسول زیادہ مستحق ہیں اس کے کہ یہ لوگ انہیں راضی کریں اگر ایمان رکھتے ہیں کیا انہیں خبر نہیں کہ جو مقابلہ کرے اللہ و رسول سے تو اس کے لیے دوزخ کی آگ ہے جس میں ہمیشہ رہے گا اور وہی بڑی رسوائی ہے۔

﴿إِذَا نَصَحُوا لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ﴾[پ: ۱۰، ع ۱۷]

جب خلوص رکھیں اللہ و رسول کے ساتھ۔

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا﴾[پ: ۲۲، ع: ۴]

بے شک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور رسول کو اللہ نے ان پر لعنت کی دنیا و آخرت میں اور ان کے لیے تیار کر رکھی ذلت کی مار۔

یہ معاملہ خاص حبیب کا ہے، اللہ کو کون ایذا دے سکتا ہے مگر وہاں تو جو معاملہ رسول کے ساتھ برتا جائے اپنے ہی ساتھ قرار پایا ہے۔

یہ عظیم عزت، بلند رفعت اور یکتا قدر و منزلت اللہ نے اپنے محبوب کی بنائی پھر جو بدنصیب اس سے اپنی آنکھیں اندھی کرلے اور ان کی شان میں گستاخی کی زبان کھولے اس کے کافر و بے ایمان ہونے پر خود ہی مہر فرمادی۔

ارشاد فرماتا ہے:

﴿یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ مَا قَالُوْا وَلَقَدْ قَالُوْا کَلِمَۃَ الْکُفْرِ وَ کَفَرُوْا بَعْدَ إِسْلَامِھِمْ﴾ [پ:۱۰، ع:۱۶]

خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انھوں نے نبی کی شان میں گستاخی نہ کی اور البتہ بیشک وہ یہ کفر کا بول بولے اور مسلمان ہو کر کافر ہو گئے۔

ابن جریر وطبرانی وابو الشیخ وابن مردویہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک پیڑ کے سایہ میں تشریف فرما تھے، ارشاد فرمایا: عنقریب ایک شخص آئے گا کہ تمہیں شیطان کی آنکھوں سے دیکھے گا وہ آئے تو اس سے بات نہ کرنا، کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ ایک کرنجی آنکھوں والا سامنے سے گزرا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بلا کر فرمایا: تو اور تیرے رفیق کس بات پر میری شان میں گستاخی کے لفظ بولتے ہیں، وہ گیا اور اپنے رفیقوں کو بلا لایا۔ سب نے آکر قسمیں کھائیں کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور کی شان میں بے ادبی کا نہ کہا۔ اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری کہ خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انھوں نے گستاخی نہ کی اور بیشک ضرور وہ یہ کفر کا کلمہ بولے اور تیری شان میں بے ادبی کر کے اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔

یعنی

نبی کی شان میں بے ادبی کا لفظ کلمۂ کفر ہے اور اس کا کہنے والا اگرچہ لاکھ مسلمانی کا مدعی، کروڑ بار کا کلمہ گو ہو کافر ہو جاتا ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿وَلَئِنْ سَأَلْتَھُمْ لَیَقُوْلُنَّ إِنَّمَا کُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللّٰہِ وَآیَاتِہٖ وَرَسُوْلِہٖ کُنْتُمْ تَسْتَھْزِءُوْنَ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ کَفَرْتُمْ بَعْدَ إِیْمَانِکُمْ﴾ [پ:۱۰، ع:۱۴]

اور اگر تم ان سے پوچھو تو بیشک ضرور کہیں گے کہ ہم تو یوں ہی ہنسی کھیل میں تھے تم فرما دو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد۔

ابن ابی شیبہ وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابو الشیخ، امام مجاہد تلمیذ خاص سیدنا عبد اللہ

بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت فرماتے ہیں:

إن قال فی قوله تعالیٰ: ﴿وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ﴾ [التوبة :٦٥] قال رجل من المنفقين يحدثنا محمد أن ناقة فلان بوادی كذا و كذا وما يدريه بالغيب.

یعنی کسی شخص کی اونٹنی گم ہوگئی، اس کی تلاش تھی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹنی فلاں جنگل میں فلاں جگہ ہے، اس پر ایک منافق بولا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتاتے ہیں کہ اونٹنی فلاں جگہ ہے محمد غیب کیا جانیں؟

اس پر اللہ عز وجل نے یہ آیت کریمہ اتاری کہ کیا اللہ و رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو، بہانے نہ بناؤ، تم مسلمان کہلا کر اس لفظ کے کہنے سے کافر ہو گئے۔

دیکھو تفسیر امام ابن جریر مطبع مصر، جلد دہم صفحہ: ۱۰۵۔

وتفسیر درمنثور امام جلال الدین سیوطی جلد سوم صفحہ: ۲۵۴۔

(تمہید ایمان، ص: ۲۲، ۲۳)

یعنی:

محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں اتنی گستاخی کرنے سے کہ وہ غیب کیا جانیں کلمہ گوئی کام نہ آئی اور اللہ تعالیٰ نے صاف فرما دیا کہ بہانے نہ بناؤ تم اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔ (تمہید ایمان ص: ۲۳۔ مطبوعہ رضا اکیڈمی بمبئی)

یعنی:

جو رسول کی شان میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اگر چہ کیسا ہی کلمہ پڑھتا ہو اور ایمان کا دعویٰ رکھتا ہو کلمہ گوئی اسے ہرگز کفر سے نہ بچائے گی۔

اور درود نا محدود ہو اس محبوبِ ربّ ودود اور ان کے اصحاب و آلِ مسعود پر جن کی محبت اقدم مدار ایمان ہے۔

اللہ عز وجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿قُلْ إِن كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُم مِّنَ اللَّهِ

وَرَسُولِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَأْتِيَ اللّٰهُ بِأَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ﴾ [پ:۱۰، ع:۹]

اے محبوب! فرمادو کہ اے لوگو! اتمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں، تمہارا کنبہ، تمہاری کمائی کے مال اور وہ سوداگری جس کے نقصان کا تمہیں اندیشہ ہے اور تمہاری پسند کے مکان، ان میں کوئی چیز بھی اگر تم کو اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں کوشش کرنے سے زیادہ محبوب ہے تو انتظار رکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا عذاب اتارے اور اللہ تعالیٰ بے حکموں کو راہ نہیں دیتا۔

یعنی جسے دنیا جہان میں کوئی معزز کوئی عزیز کوئی مال کوئی چیز اللہ ورسول سے زیادہ محبوب ہو وہ بارگاہِ الٰہی سے مردود ہے، اللہ اسے اپنی طرف راہ نہ دے گا، اسے عذاب الٰہی کے انتظار میں رہنا چاہیے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اور وہ خود فرماتے ہیں:

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ۔

ترجمہ: تم میں کوئی مسلمان نہ ہوگا جب تک میں اسے اس کے ماں، باپ، اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

یہ حدیث صحیح بخاری وصحیح مسلم میں انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ اس نے تو یہ بات صاف فرمادی کہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو عزیز رکھے ہرگز مسلمان نہیں۔ (تمہید ایمان)

بارگاہِ الٰہی میں جن کی یہ عظیم عزت، بلند رفعت اور رفیع قدر ومنزلت ہے دنیا جہان کے سب پیاروں اور پیاری چیزوں سے بڑھ کر جن کی محبت دل میں رکھنے پر آخرت کی سرخروئی اور کامیابی مرتب ہے ان کی شان ارفع واعلیٰ میں وہابیہ دیوبندیہ نے وہ سخت وشدید گستاخیاں کیں اور خود اپنی چھاپی ہوئی کتابوں میں لکھیں کہ الامان والحفیظ۔ ان کی ملعون گستاخیوں اور صریح کفروں میں سے ایک ان ہی کے بدالفاظ میں یہ ہے:

''عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ

تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقامِ مدح میں ﴿وَلٰکِن رَّسُولَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ﴾ مانا اس صورت میں کیونکہ صحیح ہوسکتا ہے''۔ص: ۳۔

''اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے''۔ص: ۱۴۔

''بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہوتو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا''ص: ۲۵۔ (''تحذیر الناس'' مصنفہ مولوی قاسم نانوتوی بانی دار العلوم دیوبند)

حالاں کہ صحابہ، ائمہ اور پوری امت مرحومہ نے خاتم النبین کا یہی معنیٰ سمجھا اور مانا ہے کہ حضور آخری نبی ہیں، حضور سب میں پچھلے نبی ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ بکثرت احادیثِ صحیحہ میں خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاتم النبین کا یہی معنی ارشاد فرمایا ہے۔ دیوبندیہ نے اسی معنیٰ کو عوام اور ناسمجھ لوگوں کا خیال بتایا یعنی تمام صحابہ وائمہ حتیٰ کہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عوام اور ناسمجھ لوگوں میں گن دیا۔ یہ دیوبندیہ کی کیسی سخت وشدید گستاخی اور کیسا ملعون کفر ہے۔

پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا ضروریات دین سے ہے اور ضروریاتِ دین کا صراحۃً انکار بالاجماع کفر ہے۔

الاشباہ والنظائر میں ہے:

إذالم یعرف أنّ محمدًا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اٰخر الأنبیاء فلیس بمسلم، لأنه من الضروریات۔

ترجمہ: اگر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب سے پچھلا نبی نہ جانے تو مسلمان نہیں اس لیے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخر الانبیا ہونا، سب انبیاء سے زمانہ میں پچھلا ہونا ضروریات دین سے ہے۔

دیوبندیہ نے اس عقیدۂ دینیہ ضروریہ کا اپنی کتاب ''تحذیر'' میں صاف صریح انکار کر کے صریح کفر اختیار کیا۔

وہابیہ دیوبندیہ کی دوسری ملعون گستاخی

ان ہی کے بدالفاظ میں یہ ہے:

''شیطان وملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے، شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے''۔

(''براہین قاطعہ'' مصنفہ ومصدقہ مولوی رشید گنگوہی وخلیل انبیٹھی ص:۵۷)

حالاں کہ اللہ عزوجل اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وسعت علم کو خود بیان فرمارہا ہے ارشاد ماتا ہے:

﴿وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْماً﴾[پ:۵، ع:۱۳]

اس نے بتادیا تمھیں جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَاناً لِّكُلِّ شَيْءٍ﴾[پ:۱۴، ع:۱۸]

اور ہم نے تم پر یہ کتاب اتاری ہر چیز کا روشن بیان کردینے کو۔

اور محبوب دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اپنے رب کی عطا کی ہوئی اس نعمت یعنی اپنی وسعت علم کو یوں بیان فرمارہے ہیں

''جامع ترمذی شریف وغیرہ کتب کثیرہ ائمہ حدیث میں باسانید عدیدہ وطرق متنوعہ دس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:''

فرأيتُه عزَّ وَجَلَّ وَضَعَ كَفَّهٗ بينَ كتفيَّ فوجدت بردأنا مله بين ثدييَّ فتجلّٰى لي كُلُّ شيئٍ وعرفتُ۔

میں نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا اس نے اپنا دستِ قدرت میری پشت پر رکھا کہ میرے سینے میں اس کی ٹھنڈک محسوس ہوئی اسی وقت ہر چیز مجھ پر روشن ہوگئی اور میں نے سب کچھ پہچان لیا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں:

هذا حديث حسن سألتُ محمد بن اسمٰعيل عن هذا الحديث فقال صحيح۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے میں نے امام بخاری سے اس کا حال پوچھا فرمایا صحیح ہے۔

اسی میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی معراج منامی کے بیان میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

فعَلِمْتُ ما فِي السموات والارضِ۔

جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے سب میرے علم میں آ گیا۔

(انباء المصطفیٰ بحال سر و أخفیٰ ص:۱۴)۱۳۱۸ھ

اور دوسری روایت میں ہے:

فَعَلِمْتُ ما بين المشرقِ والمغرب۔

جو کچھ مشرق و مغرب تک ہے سب مجھے معلوم ہو گیا۔

(الدولة المكية بالمادة الغيبيه۔ ص:۲۶۱)

مگر دیوبندیہ کی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عداوت دیکھو کہ دیوبندیہ ابلیس کے علم پر تو ایمان لائے ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور ابلیس کو علم میں حضور سے معاذ اللہ زیادہ بتائے ہیں۔ یہ دیوبندیہ کی کیسی سخت و شدید توہین اور ملعون گستاخی ہے۔

''نسیم الریاض'' میں فرمایا:

من قال فلان أعلم منه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فهو سابٌّ حُكْمُهٗ حكم السّابِّ۔

جو کسی کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ علم والا بتائے وہ حضور کو گالی دیتا ہے اس کا حکم وہی ہے جو گالی دینے والے کا ہے۔

وہابیہ دیوبندیہ کی تیسری ملعون گستاخی ان ہی کی ملعون عبارت میں یہ ہے ''آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے (الیٰ قولہ) اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و

عقلی سے ثابت ہے''۔ (حفظ الایمان،ص:۸۔ مصنفہ مولوی اشرفعلی تھانوی)

اس عبارت میں علم غیب کی دو ہی قسمیں کیں: ایک کل علم غیب دوسرے بعض علم غیب، کل علم غیب کو عقلی و نقلی دلیلوں سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے باطل بتایا۔ رہا بعض علم غیب تو اسے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے باطل نہیں بتایا بلکہ حضور کے بعض علم غیب کے لیے یوں منھ بھر کر بک دیا کہ اس بعض علم غیب میں حضور کی کچھ خصوصیت نہیں ایسا علم غیب تو زید وعمرو یعنی ہر خاص و عام شخص کو بلکہ ہر صبی و مجنون یعنی ہر ایک بچے ہر ایک پاگل کو بلکہ جمیع حیوانات و بہائم یعنی سب جانورں اور چارپایوں کو بھی حاصل ہے۔

یہ کتنی گھنونی گالی اور کھلی گستاخی ہے جو دیوبندیہ کی زبان وقلم سے نکل رہی ہے، دیوبندیہ کس ناپاک جرأت و جسارت سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاک اور علم انسانوں بچوں پاگلوں اور جانوروں کی معلومات میں برابری کررہے اور بری تشبیہ دے رہے ہیں۔

اتنی سی بات ان کی سمجھ میں نہیں آئی کہ عام انسان وغیرہ وہ مخلوقات جن کا انھوں نے نام لیا انہیں غیب کی کوئی بات اگر معلوم ہوگی بھی تو محض ظنی و تخمینی ہوگی گمان کے طور پر ہوگی۔

غیب کی باتوں کا علم یقینی تو اصالۃً خاص انبیائے کرام علیہم السلام کو ملتا ہے اور غیر انبیاء کو غیب کی جن باتوں پر یقین حاصل ہوتا ہے وہ انبیائے کرام علیہم السلام کے بتانے ہی سے حاصل ہوتا ہے۔

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ﴾

[پ:۲۹،ع:۱۲]

اللہ غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَیْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ یَّشَآءُ﴾

[پ:۴،ع:۹]

خدا اس لیے نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں اپنے غیب پر مطلع کردے ہاں اللہ اپنے رسولوں میں جس کو چاہے چن لیتا ہے۔

وہابیہ دیوبندیہ نے اپنی کتاب ''حفظ الایمان'' میں قرآن عظیم کو جھٹلایا، بچوں پاگلوں کی

ایک دوحرفی معلومات اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کے چھلکتے دریاؤں میں کچھ فرق نہ کیا اور صاف بک دیا کہ بعض علم غیب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کوئی خصوصیت نہیں، ایسا علم غیب تو عام انسانوں، تمام بچوں، پاگلوں، جانوروں کو بھی حاصل ہے۔ معاذ اللہ۔

اللہ اللہ اے مسلمان تجھے اپنے دین وایمان کا واسطہ:

کیا یہ الفاظ ایسے تھے کہ اللہ عزوجل اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ان کے صریح گالی سخت دشنام ہونے میں کسی کلمہ گو کو ادنیٰ شک ہوسکے۔ خدارا ذرا صدق دل سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پڑھ کر آنکھیں بند کر کے کانوں میں انگلیاں دے کر گردن جھکا کر اسلامی دل کی طرف متوجہ ہوکر غور کر دیکھو۔ کیا یہ کلمات (کہ شیطان کا علم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ ہے۔ (نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پچھلے نبی نہیں ان کے بعد اور نبی ہوجائے تو کچھ حرج نہیں) (جیسا علم غیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تھا ایسا تو ہر پاگل ہر چوپائے کو ہوتا ہے)

کسی مسلمان کی زبان یا قلم سے نکل سکتے ہیں کیا ان کا کہنے والا مسلمان ہوسکتا ہے کیا اس کہنے والے کو جو مسلمان گمان کرے خود مسلمان رہ سکتا ہے؟ نہیں نہیں لاکھ بار نہیں مسلمان کا ایمان آپ ہی انہیں سنتے ہی فوراً گواہی دے گا کہ یہ سب کلمات یقیناً کفر ہیں اور ان کے قائل قطعاً کافر ہیں۔

اے عزیز ایمان، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت سے مربوط (اور جڑا ہوا) ہے اور آتشِ جاں سوز جہنم سے نجات ان کی الفت پر منوط (وموقوف ہے) جو ان سے محبت نہیں رکھتا واللہ کہ ایمان کی بو اس کے مشام تک نہ آئی۔

وہ خود فرماتے ہیں:

لا یؤمن أحد کم حتیٰ أکون أحب إلیه من والده وولده والناس أجمعین۔

تم میں سے کسی کو ایمان حاصل نہیں ہوتا جب تک میں اسے اس کے ماں باپ اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔

محبوب بھی کیسا جانِ ایمان وکان احسان، جس کے جمال جہاں آراء کا نظیر کہیں نہ ملے گا اور

خامۂ قدرت نے اس کی تصویر بنا کر ہاتھ کھینچ لیا کہ پھر کبھی ایسا نہ لکھے گا، کیسا محبوب جسے اس کے مالک نے تمام جہان کے لیے رحمت بھیجا، کیسا محبوب جس نے اپنے تن نازک پر ایک عالم کا بار اٹھا لیا، کیسا محبوب جس نے تمہارے غم میں دن کا کھانا، رات کا سونا ترک کر دیا، تم رات دن اس کی نا فرمانیوں میں منہمک اور لہو ولعب میں مشغول ہو اور وہ تمہاری بخشش کے لیے شب وروز گریاں و ملول۔

شب، کہ اللہ عز وجل نے آسائش کے لیے بنائی، اپنے تسکین بخش پردے چھوڑے ہوئے موقوف ہے، صبح قریب ہے، ٹھنڈی نسیموں کا پنکھا ہو رہا ہے، ہر ایک کا جی اس وقت آرام کی طرف جھکتا ہے، بادشاہ اپنے گرم بستروں، نرم تکیوں میں مستِ خواب ناز ہے اور جو محتاج بے نوا ہے اس کے بھی پاؤں دو گز کی کملی میں دراز، ایسے سہانے وقت، ٹھنڈے زمانہ میں، وہ معصوم، بے گناہ، پاک داماں، عصمت پناہ اپنی راحت و آسائش کو چھوڑ، خواب و آرام سے منھ موڑ، جبین نیاز آستانہ عزت پر رکھے ہے کہ الٰہی میری امت سیاہ کار ہے، درگذر فرما اور ان کے تمام جسموں کو آتشِ دوزخ سے بچا۔

جب وہ جانِ راحت کانِ رافت پیدا ہوا، بارگاہ الٰہی میں سجدہ کیا اور ربِّ ھبْ لی اُمتی فرمایا جب قبر شریف میں اتارا، لبِ جاں بخش کو جنبش تھی، بعض صحابہ نے کان لگا کر سنا، آہستہ آہستہ امتی فرماتے تھے، بعض روایات میں ہے فرماتے ہیں: جب انتقال کروں گا، صور پھونکنے تک قبر میں امتی امتی پکاروں گا۔

قیامت کے روز کہ عجب سختی کا دن ہے، تانبے کی زمین، ننگے پاؤں، زبانیں پیاس سے باہر، آفتاب سروں پر، سائے کا پتہ نہیں، حساب کا دغدغہ، ملک قہار کا سامنا، عالم اپنی فکر میں گرفتار ہوگا، مجرمان بے یار دامِ آفت کے گرفتار، جدھر جائیں گے سوا نفسی نفسی اِذھبوا اِلیٰ غیری کچھ جواب نہ پائیں گے، اس وقت یہی محبوب غمگسار کام آئے گا، قفلِ شفاعت اس کے زور بازو سے کھل جائے گا، عمامہ سر اقدس سے اتاریں گے اور سر بسجود ہو کر "امتی" فرمائیں گے، یہ محبوب آ ایسا ہے کہ بے اس کی کفش بوسی کے جہنم سے نجات میسر، نہ دنیا و عقبیٰ میں کہیں ٹھکانہ متصور، جانِ برادر اپنے ایمان پر رحم کر، خدائے قہار جبار جل جلالہ سے لڑائی نہ باندھ۔

(مختصراً۔ قمر التمام فی نفی الظل عن سید الأنام صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔
ص:۶۶،۷۴)

سنو مسلمان وہ ہیں جنہیں قرآن عظیم فرماتا ہے:
﴿لَا تَجِدُ قَوْماً یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَوْ كَانُوْا اٰبَاءَ هُمْ اَوْ اَبْنَاءَ هُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ﴾

تو نہ پائے گا ان لوگوں کو جو مانتے ہیں اللہ اور پچھلے دن کو کہ محبت رکھیں اس سے جس نے ضد باندھی اللہ اور اس کے رسول سے اگر چہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ لوگ ہیں کہ نقش کر دیا اللہ نے ان کے دلوں میں ایمان اور مدد فرمائی ان کی، اپنی طرف روح سے۔

حضور پر نور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت سویدائے دل کے اندر جمائے جو ان کی جناب عالم پناہ میں گستاخی کرے اگر تمہارا باپ بھی ہو الگ ہو جاؤ، جگر کا ٹکڑا ہو دشمن بناؤ، ہزار زبان اور لاکھ دل کے ساتھ اس سے بیزاری کرو، تحاشی کرو، اس کے سایہ سے نفرت کرو، اس کے نام ومحبت پر لعنت کرو۔ الٰہی کلمہ گویوں کو سچا اسلام عطا کر صدقہ اپنے حبیب کریم کی وجاہت کا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

وہابیہ دیوبندیہ کی وہ صریح توہینیں اور ناقابل تاویل ملعون کفر ہی تھے جن کی وجہ سے امام اہل سنت قدس سرہٗ نے ''المعتمد المستند'' میں قادیانیوں کے ساتھ وہابیہ دیوبندیہ کے بارے میں بھی یہ احکام لکھے کہ۔۔۔۔

''یہ طائفے سب کے سب کافر ومرتد ہیں باجماع امت اسلام سے خارج ہیں اور بیشک بزازیہ اور درر وغرر اور فتاویٰ خیریہ ومجمع الانہر اور درمختار وغیرہا معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا کہ جو ان کے کفر وعذاب میں شک کرے خود کافر ہے'' (حسام الحرمین)

نیز تمہید ایمان میں فرمایا:

''مسلمانوں کا علاقہ محبت وعداوت صرف خدا اور رسول ہیں جب تک ان دشنام دہوں، گستاخی کرنے والوں سے دشنام گستاخی صادر نہ ہوئی یا اللہ ورسول کی جناب میں ان کی دشنام نہ دیکھی سنی تھی اس وقت تک کلمہ گوئی کا پاس لازم تھا، غایت احتیاط سے کام لیا۔ جب صاف صریح

انکار ضروریات دین و دشنام دہی رب العلمین وسید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آنکھ سے دیکھی تو اب بے تکفیر چارہ نہ تھا کہ اکابر ائمہ دین کی تصریحیں سن چکے کہ من شك فی عذابه و کفره فقد کفر جو ایسے کے معذب و کافر ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔ اپنا اور اپنے دینی بھائیوں عوام اہل اسلام کا ایمان بچانا ضروری تھا۔ لا جرم حکم کفر دیا اور شائع کیا۔ وذالك جزآء المحسنین (تمہید ایمان)

''المعتمد المستند'' سے وہابیہ دیوبندیہ اور قادیانیہ کی تکفیر کے بیان والا حصہ ان کی اصل کتابوں اور فوٹو فتوائے گنگوہی سمیت ۲۱/ذوالحجہ الحرام ۱۳۲۳ھ روز پنجشنبہ کو اس وقت کے مکہ مکرمہ کے علمائے اہل سنت کے سامنے نیز ۵/ربیع الآخر شریف ۱۳۲۴ھ کو مدینہ طیبہ کے علمائے اہل سنت کے سامنے پیش کر کے ان حضرات سے استفسار کیا گیا کہ۔۔۔۔۔

''آیا یہ لوگ اپنی ان باتوں میں ضروریات دین کے منکر ہیں، اگر منکر ہیں اور مرتد کافر ہیں تو آیا مسلمان پر فرض ہے کہ انہیں کافر کہے جیسا کہ تمام منکران ضروریات دین کا حکم ہے جن کے بارے میں علمائے معتمدین نے فرمایا جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے جیسا کہ شفاء السقام وبزازیہ ومجمع الانہر ودرمختار وغیرہا روشن کتابوں میں ہے'' ان حضرات نے نہایت خوش اسلوبی اور جوش دینی سے ''المعتمد المستند'' کی تصدیقیں فرمائیں اور وہابیہ دیوبندیہ قادیانیہ کے قطعی اجماعی کافر و مرتد ہونے کے فتاوے دیئے جنہیں ''حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین'' میں دیکھا جا سکتا ہے۔

نیز ہندوستان پاکستان کے ڈھائی سو سے زیادہ علماء و مشائخ نے وہابیہ دیوبندیہ کی تکفیر پر جو مہر تصدیق ثبت کیں وہ ''الصوارم الہندیہ'' میں موجود ہیں۔

ان دونوں مبارک کتابوں کو رد کرنے اور اپنے کفر پر پردہ ڈالنے کے لیے وہابیہ دیوبندیہ نے ''المہند'' اور ''براءۃ الابرار'' جیسی مکر و فریب، افترا و بہتان اور جھوٹ سے لبریز کتابیں لکھیں، ''شمع منورہ نجات'' شیر بیشہ سنت حضرت علامہ مولانا مفتی شاہ حشمت علی خاں علیہ الرحمہ والرضوان کی وہ مبارک کتاب ہے جو بھدرسہ ضلع فیض آباد میں کی ہوئی آپ کی تقریروں کا خلاصہ ہے، وہابیہ دیوبندیہ نے فیض آباد کورٹ میں جب آپ کے خلاف مقدمہ دائر کیا تو یہی خلاصہ خود تحریر کر کے آپ نے کورٹ میں پیش فرمایا اور وہابیہ دیوبندیہ پر ڈگری حاصل کی۔

''وہابیت دیوبندیت کے پرچارک جگن پور ڈاکخانہ رونا ہی ضلع فیض آباد کے اردو ٹیچر عبد الرؤف خاں نے پانچ سو اڑتالیس صفحات کی جو یہ مبسوط وضخیم کتاب ''براءۃ الابرار عن مکائد الاشرار'' چھ سو سولہ وہابیوں دیوبندیوں کے دستخطوں کے ساتھ مدینہ برقی پریس بجنور میں رنگون کے وہابیہ دیوبندیہ کے روپئے سے جو اپنے وقت میں مالداری کے لحاظ سے شدّاد و قارون کی یادگار ہیں چھپوا کر شائع کرائی ہے، اسی کتاب کے صفحہ ۳۰۰ سے ۳۱۰ تک میں آپ کو مولوی ابوالوفا شاہجہاں پوری صاحب کا فتویٰ ابھی دکھا چکا ہوں ملاحظہ فرمائیے، اسی کتاب کے صفحہ ۵۷ پر ٹیچر صاحب لکھتے ہیں:

''ملک الموت اور شیطان مردود کا ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا نص قطعی سے ثابت ہے اور محفل میلاد میں جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تشریف لانا نص قطعی سے ثابت نہیں ہے''

الکبریاء للہ ان وہابیوں دیوبندیوں کو حضور اقدس خاتم الانبیاء سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کس قدر کھلی ہوئی عداوت و دشمنی ہے کہ حضرت ملک الموت علیہ الصلوٰۃ والسلام اور شیطان ملعون کے لیے تو ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا نص قطعی سے ثابت بتادیا لیکن حضور اقدس محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صرف محفل میلاد اقدس ہی میں تشریف لانے کا نص قطعی سے ثبوت ہونے کا قطعاً انکار کردیا اور طرّہ یہ کہ اسی کفری مضمون کو ''براہین قاطعہ'' کی اس صفحہ ۵۱ والی کفری عبارت کا مطلب بتایا ہے۔

نان پارہ، ضلع بہرائچ شریف کی جامع مسجد میں جو معرکۃ الآرا مناظرہ دیوبندی کفریات پر میں نے مولوی نور محمد صاحب ٹانڈوی کے ساتھ کیا تھا اس میں جب یہ عبارت میں نے پیش کی تو مولوی ٹانڈوی صاحب بھونچکا ہو کر مبہوت رہ گیے کچھ دیر سوچ کر بولے یہ عبارت ''براہین قاطعہ'' کے صفحہ ۵۷ سے ادھوری اور ناقص لی گئی ہے، اس لیے اس کتاب میں اس عبارت کا صحیح مطلب نہیں سمجھا جاسکتا ہے۔ البتہ

''براہین قاطعہ'' کے صفحہ ۵۷ پر یہ پوری کامل عبارت درج ہے، وہاں اس کا صحیح مطلب بالکل واضح ہے۔ میں نے فوراً ''براہین قاطعہ'' کا صفحہ ۵۷ کھول کر ان کے آگے رکھ دیا اور کہا براہِ کرم وہ پوری عبارت اس میں دکھا کر صحیح مطلب بتادیجئے، مولوی ٹانڈوی نور محمد صاحب چُندھیا

سے گیے اور کچھ جواب نہیں دے سکے۔ بالآخر جواب سے عاجز و مجبور ہو کر پولیس کو اندیشہ فساد کی جھوٹی رپورٹیں دلوا کر بذریعہ پولیس یہ زبردست مناظرہ بند کرا دیا اور اس طرح لا جواب اعتراضات قاہرہ سے اپنا پیچھا چھڑا لیا۔

کہنا یہ ہے کہ اس کتاب ''براءۃ الابرار'' پر دستخط کرنے والے چھ سو سولہ وہابیہ دیوبندیہ جن کے فتوے اس کتاب میں چھپے ہیں جو اس کتاب کے مضامین کو درست مانتے ہیں ان سب حضرات کا عقیدہ اس عبارت سے یہ ثابت ہو گیا کہ وہ حضرت ملک الموت علیہ الصلوٰۃ والسلام اور شیطان لعین کا ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا نص قطعی سے ثابت مانتے ہیں لیکن جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ مانے کہ جہاں محفل میلاد شریف ہوتی ہے وہاں بحکم الٰہی تشریف فرما ہوتے ہیں، اس بے چارے کو یہ حضرات وہابیہ دیوبندیہ مشرک و بے ایمان جانتے ہیں ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم۔ لیکن پیچھا تو پھر بھی نہیں چھوٹا۔ میں ابھی سنا چکا ہوں کہ وہابیوں دیوبندیوں کے عین اسلام ''تقویۃ الایمان'' کا فتویٰ ہے کہ۔۔۔

''جو کسی نبی و ولی کو پیر و شہید کو کسی امام اور امام زادے کو کسی بھوت اور پری کو کسی جن اور شیطان کو ہر جگہ حاضر و ناظر مانے وہ ہر طرح مشرک و کافر ہے خواہ یہ حاضر و ناظر ہونے کی صفت اس کے لیے ذاتی مانے یا اللہ کی دی ہوئی مانے دونوں صورتوں میں شرک و کفر ثابت ہے''۔

تو اب بے چارے سنی مسلمانوں کو مشرک و کافر بنانے والے یہ چھ سو سولہ حضرات مولویان وہابیہ دیوبندیہ خود اپنے ہی عین اسلام ''تقویۃ الایمان'' کے فتوے سے مشرک و کافر ہو گئے۔ لہذا ''براءۃ الابرار'' کتاب ساری کی ساری مردود و نا معتبر ہو گئی کیوں کہ مشرکوں کی تصنیف ہے۔ سچ ہے چاہ کن را چاہ در پیش (کنواں کھودنے ولے کو خود کنویں کا سامنا ہوتا ہے) ولا یحیق المکر السیئ الا باھلہ۔ برا مکر کرنے والے کا مکر خود اسی پر پلٹ پڑتا ہے۔ والحمد للہ رب العلمین''۔ (شمع منورہ نجات ۱۱۶ تا ۱۱۸ مطبوعہ رضا اکیڈمی)

نیز فرماتے ہیں:

''موضع بسڈیلہ ڈاکخانہ دودھارا ضلع بستی کے مناظرے میں بھی مولوی ابوالوفا شاہجہاں پوری صاحب نے جلسۂ مناظرہ میں وہابیوں دیوبندیوں کے صدر بنے ہوئے تھے یہی (براءۃ الابرار) نامی ناپاک کتاب مناظر وہابیہ دیوبندیہ مولوی عبد اللطیف مئوی صاحب سے میرے آگے پیش

کروائی میں باعانۃ اللہ تعالیٰ وبعنایۃ حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پر اتنا ہی رد کر دیا کہ اس کے صفحہ ۵۷ پر ملک الموت علیہ الصلوٰۃ والسلام اور شیطان رجیم دونوں کے ہر جگہ حاضر وناظر ہونے کو نص قطعی سے ثابت لکھ دیا ہے تو خود وہابیوں دیوبندیوں کے عین اسلام ''تقویۃ الایمان'' ہی کے فتوے سے یہ کتاب ''براءۃ الابرار'' مشرک وکافر کی تصنیف اور مردود ومطرود ونا معتبر ہوگئی۔

میں نے جو یہ مختصر رد کیا تھا اس کا جواب نہ مولوی ابو الوفا صاحب دے سکے نہ مولوی عبد اللطیف صاحب دے سکے۔ اس مناظرے میں پچاسی مولوی صاحبان اکٹھا ہو گئے تھے ان میں سے بھی کوئی صاحب اس کا جواب نہیں دے سکے "فللہ الحمد وعلیٰ حبیبہ والٰہ الصلوٰۃ والسلام". (شمع منور رہ نجات ۱۴۰)

''حسام الحرمین'' میں علمائے حرمین شریفین کے سامنے دیوبندی گستاخیوں کی اصل عبارتیں پھر ان کے محاورۂ عرب کے مطابق صحیح صحیح ترجمے ان کی اصل کتابوں سمیت پیش کر کے علمائے حرمین شریفین سے استفسار کیا گیا۔

دیکھئے ''حسام الحرمین، صفحہ: ۷۳۔۷۴''

یاسادا تنا بینوا نصرًا لدین ربکم ان ہؤلآء الذین سماھم ونقل کلا بھم (وھاھو انبذ من کتبھم کالاعجاز الاحمدی وازالۃ الاوھام للقادیانی وصورۃ فتیا رشید احمد الکنکوھی فی فو تو غرافیا و البراھین القاطعۃ حقیقۃ لہ ونسبۃ لتلمیذہ خلیل احمد الانبھتی و حفظ الایمان لا شر فعلی التانوی معروضات مضروب بخطوط ممتازۃ علی عباراتھا المردود ات) ھل ھم فی کلماتھم ھذہ منکرون لضروریات الدین ، فان کانوا و کانوا کفاراً مرتدین ، فھل یفترض علی المسلمین اکفارُھم کسائر منکری الضروریات ، الذین قال فیھم العلماء الثقات ، من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔

(ترجمہ) اے ہمارے سردارو! اپنے رب عزوجل کے دین کی مدد کو بیان فرمائیے کہ یہ لوگ جن کا نام مصنف نے لیا اور ان کا کلام نقل کیا (اور ہاں یہ ہیں کچھ ان کی کتابیں جیسے قادیانی کی اعجاز احمدی اور ازالۃ الاوہام اور فتوائے رشید احمد گنگوہی کا فوٹو اور براہین قاطعہ کہ درحقیقت اسی گنگوہی کی ہے اور نام کے لیے اس کے شاگرد خلیل احمد انبیٹھی کی طرف نسبت ہے اور اشرفعلی

تھانوی کی حفظ الایمان کہ ان کتابوں کی عبارت مردودہ پر امتیاز کے لیے خط کھینچ دیے گئے ہیں)
آیا یہ لوگ اپنی ان باتوں میں ضروریات دین کے منکر ہیں، اگر منکر ہیں اور مرتد کافر ہیں تو آیا مسلمان پر فرض ہے کہ انہیں کافر کہے جیسا کہ تمام منکرانِ ضروریات دین کا حکم ہے جن کے بارے میں علمائے معتمدین نے فرمایا جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے۔

اس استفتاء میں قابل غور یہ بات ہے کہ دیوبندیہ کا منکرِ ضروریات دین ہونا پوچھا گیا اور منکر ضروریات دین اسی کو کہتے ہیں جو انکار ضروریات کا التزام کرے، ضروریاتِ دین کا صراحۃً انکار کرے اور بنابریں اس کی تکفیر، قطعی کلامی اجماعی ہو جیسا کہ استفتاء کے الفاظ اس پر صاف ناطق ہیں کہ فرمایا:

کسائر منکری ضروریات الدین قال فیھم العلماء الثقات، من شك فی کفرہ وعذابه فقد کفر۔

جیسا کہ تمام منکرانِ ضروریات دین کا حکم ہے جن کے بارے میں علمائے معتمدین نے فرمایا جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے۔

جواب میں علمائے حرمین شریفین نے ''المعتمد المستند'' پر تقریظیں لکھیں، تصدیقیں فرمائیں تو دیوبندیہ اور ان کی بولیوں پر جو احکام ''المعتمد المستند'' میں امام اہل سنت قدس سرہ نے لکھے از راہِ تقریظ و تصدیق وہ سب احکام، دیوبندیہ اور ان کے اقوال پر علمائے حرمین شریفین کی طرف سے بھی ہوئے یعنی علمائے حرمین شریفین کے نزدیک بھی استفتاء میں مذکور دیوبندیہ کی بولیاں دیوبندیہ کے الفاظ و کلمات معنی کفر میں صاف صریح متعین نا قابل تاویل ہیں اور دیوبندیہ اپنی ان بولیوں میں ضروریات دین کا صراحۃً التزاماً انکار کرنے والے ہیں، دیوبندیہ کا کفر، کفر صریح اور اس کفر کی بناء پر دیوبند کی تکفیر، تکفیر قطعی کلامی اجماعی ہے کہ جو دیوبندیہ کے اقوال پر آگاہ ہو کر دیوبندیہ کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ حتی کہ بعض علمائے حرمین شریفین نے مزید وضاحت کے لیے خود اپنے الفاظ میں یہ دہرایا کہ۔۔۔

هو کما قال ذالك الهمام یوجب ارتدادهم

واقعی جس طرح مصنف بلند ہمت نے بیان کیا ان لوگوں کے اقوال ان کا کفر واجب کر رہے ہیں۔ (حسام الحرمین، ص: ۱۲۴۔ تقریظ مولانا بن حسین مالکی)

ما نقله من الاقوال الفظیعة عن اهل هذه البدعة الشنیعة کفر صراح۔

وہ ہولناک بولیاں جو ان بری بد مذہبی والوں سے امام اہل سنت نے نقل کیں وہ صریح کفر ہیں۔ (حسام الحرمین، ص:۱۶۵ تقریظ مولانا سید احمد جزائری)

قد اطلعت علی کلم الضلین الحادثین الان فی بلاد الهند فوجدته موجبا لردتهم۔

میں ان گمراہ گروں کے اقوال پر مطلع ہوا جو ہند میں اب پیدا ہوئے تو میں نے پایا کہ ان کے اقوال ان کے مرتد ہو جانے کو واجب کر رہے ہیں۔ (حسام الحرمین، ص:۱۳۲ تقریظ مولانا محمد جمال بن محمد)

من قال بهذه الاقوال معتقداً لها کما هی مبسوطة فی هذه الرسالة لا شبهة انه من الکفرة لدی کل عالم من المسلمین۔

جو ان اقوال کا معتقد ہو جن کا حال اس رسالے میں مشرح لکھا ہے وہ بیشک بالاجماع کافر ہے۔ (حسام الحرمین ۹۶۔۹۷ تقریظ مولانا ابوالخیر میر داد)

مگر ''المہند'' ''حسام الحرمین'' کے بالکل برعکس ہے ''المہند'' میں خفض الایمان و براہین و تحذیر کی عبارتوں، ان کے ترجموں کا نام ونشان تک نہیں بلکہ ''المہند'' نے دیوبندی گستاخیوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش میں الٹا اقرار کفر اپنوں کے سر دھر دیا۔

وہ کیسے؟ گوش شنو و دیدۂ انصاف سے سنیے، دیکھیے شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں:

''مولوی خلیل احمد انبیٹھی صاحب نے غضب بالائے غضب تو یہ ڈھایا، ستم بر ستم تو یہ توڑا کہ ''المہند'' میں نہ تو حفظ الایمان تھانوی کی اس عبارت ص:۸۔ کا عربی ترجمہ دیا نہ ''براہین قاطعہ'' گنگوہی کی اس عبارت صفحہ ۵۱ کا عربی ترجمہ لکھا نہ ''تحذیر الناس'' نانوتوی کے صفحہ ۳ و ۱۴ و ۲۸ کی ان عبارتوں کے عربی ترجمے لکھے۔ بلکہ بالکل نئی نئی انوکھی نرالی عبارتیں لکھدیں جو دنیا بھر کی کسی ''حفظ الایمان'' کسی ''براہین قاطعہ'' کسی ''تحذیر الناس'' میں قطعاً نہیں اور کمال بے باکی کے ساتھ کسی عبارت کو لکھ دیا کہ یہ ہماری ''براہین قاطعہ'' کے مضمون کا خلاصہ ہے، کسی عبارت کو کہدیا کہ یہ ''تحذیر الناس'' کے مضمون کا خلاصہ ہے، کسی عبارت کو لکھنے کے بعد کہدیا مولانا

تھانوی کا کلام ختم ہوا۔

کہنا یہ ہے کہ اگر مولوی انبیٹھی صاحب کے نزدیک ان عبارتِ ''حفظ الایمان'' صفحہ ۸ و ''براہین قاطعہ'' صفحہ ۵۱ و ''تحذیر الناس'' صفحہ ۳ و ۱۴ و ۲۸ میں کوئی کفر نہ تھا تو ان کو ڈر کس بات کا تھا۔ ان پر لازم تھا کہ وہی اصل عبارتیں علمائے حرمین طیبین کے سامنے پیش کرتے، ان کے صحیح ترجمے عربی میں لکھتے، پھر ان عبارتوں کے جو صحیح مطلب ان کے نزدیک تھے وہ بتاتے اور پھر ان حضرات سے پوچھتے کہ ان عبارتوں کے یہی مطلب ہیں یا نہیں؟ اور یہ عبارتیں کفر سے پاک ہیں یا نہیں؟ اور جب مولوی انبیٹھی صاحب نے ایسا نہیں کیا تو ثابت ہو گیا کہ خود مولوی انبیٹھی صاحب کو بھی قطعی یقین تھا کہ عبارات ''حفظ الایمان صفحہ ۸ و ''براہین قاطعہ'' صفحہ ۵۱ و ''تحذیر الناس'' صفحہ ۳ و ۱۴ و ۲۸ میں یقیناً کفریات بھرے ہوئے ہیں۔ اگر پھر انہیں عبارتوں کو علمائے حرمین شریفین کے سامنے عربی میں ترجمہ کر کے پیش کر دیا جائے گا تو پھر وہی کفر و ارتداد و بے دینی و وہابیت کے فتوے صادر ہوں گے جو ''حسام الحرمین'' شریف میں صادر ہو چکے ہیں۔ اسی لیے اور صرف اسی لیے مولوی انبیٹھی صاحب اس بات پر مجبور ہوئے کہ ان اصل عبارتوں کو چھپائیں، ان کے عربی ترجمے بھی علمائے حرمین کریمین کو نہ دکھائیں، اور بالکل نئی نرالی انوکھی عبارتیں اپنے جی سے گڑھ کر پیش کر دیں اور کہہ دیں کہ حفظ الایمان و براہین قاطعہ و تحذیر الناس کے مضامین کے یہی خلاصے، یہی مطالب ہیں۔ پھر مولوی انبیٹھی صاحب کی اس حرکت پر مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب کے بھی تصدیقی دستخط ہیں تو وہابیوں دیوبندیوں کی اسی مایۂ ناز کتاب ''المہند'' ہی سے ثابت ہو گیا کہ حفظ الایمان صفحہ ۸ و ''براہین قاطعہ'' صفحہ ۵۱ و ''تحذیر الناس'' صفحہ ۳ و ۱۴ و ۲۸ کی ان عبارتوں میں خود تھانوی و انبیٹھی صاحبان کے نزدیک بھی یقیناً کفر و ارتداد و بے دینی و وہابیت ہے، اور ان کے لکھنے والوں پر کافر مرتد بے دین وہابی ہونے کے جو فتوے حسام الحرمین شریف میں صادر فرمائے گئے ہیں وہ قطعاً بلا شبہ حق و صحیح و درست ہیں'' (شمع منور رہ نجات صفحہ ۱۴۲ تا ۱۴۴)

یہ قاہر رد شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمہ والرضوان نے اولاً ''المہند'' صفحہ ۱۲۷ میں فرمایا پھر راندیر سورت میں دیوبندی مولوی محمد حسین کے ساتھ اسی کے مدرسہ میں مناظرہ کرتے ہوئے یہ قاہر رد فرمایا جس میں مزید فرمایا کہ ''ورنہ اسی بات پر فیصلہ ہے کہ ''حسام الحرمین'' شریف میں حفظ

الایمان تھانوی و براہین قاطعہ گنگوہی وتحذیر الناس نانوتوی کی جن عبارتوں پر مکہ معظمہ ومدینہ طیبہ کے علمائے کرام ومفتیان عظام نے کفر وارتداد وبے دینی ووہابیت کے فتوے دیے ہیں "المہند" کی اصلی عربی میں ان عبارتوں کے عربی ترجمے اور "المہند" کے اردو ترجمے میں وہ اصل عبارتیں دکھا دیجئے" (شمع منورہ رہ نجات صفحہ ۱۴۴)

دیوبندی مولوی ابوالوفا شاہجہان پوری کے ساتھ فیض آباد کورٹ کے مناظرہ میں بھی حضرت شیر بیشہ سنت نے یہی قاہر رد فرمایا۔ اور پھر راندیر میں دیوبندیہ کی اس قاہر رد پر کیا حالت ہوئی اس کا تذکرہ فرمایا کہ "مولوی راندیری صاحب ان عبارات حفظ الایمان وبراہین قاطعہ وتحذیر الناس میں سے نہ تو کسی عبارت کا عربی ترجمہ "المہند" کی اصلی عربی اور نہ کوئی اصل عبارت "المہند" کے اردو ترجمے میں دکھا سکے اور نہ کبھی کوئی وہابی دیوبندی مولوی صاحب قیامت تک دکھا سکتے ہیں، اور مدرسہ محمدیہ تو اس وقت وہابی دیوبندی مولوی صاحبوں سے بھرا ہوا تھا ان میں کے مشہور لوگوں کے نام یہ ہیں۔ مولوی عزیز گل کابلی، مولوی مہدی حسین شاہجہان پوری، مولوی ابراہیم راندیری، مولوی احمد اشرف راندیری، مولوی اسمٰعیل بسم اللہ، مولوی اسمٰعیل صادق، مولوی عبد الرحیم راندیری صاحبان سب کے سب خاموش ودم بخود رہ گیے، فللہ الحمد وعلیٰ حبیبہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام" (شمع منورہ رہ نجات صفحہ ۱۴۴)

"المہند" کی مہروں کا حال

"المہند" نے علامہ برزنجی کے رسالہ "تشقیف الکلام" کے اول سے ایک عبارت نقل کی اور ایک عبارت بیچ میں سے نقل کی اور ایک عبارت آخر میں سے نقل کی اور باقی رسالہ پورے کا پورا ہضم کرلیا اور اس کو "المہند" کی تقریظ بتایا۔ کہیے یہ کھلا ہوا فریب اور دھوکا ہے یا نہیں؟

برزنجی صاحب کے اس رسالہ پر تیئس مہریں تھیں، وہ تیئس مہریں سب کی سب "المہند" پر اتارلیں، کیا یہ انیٹھی صاحب کا ڈبل فریب نہیں، کیا ہر شخص اس طرح اپنی کتاب پر دنیا بھر کی کتابوں سے مہریں نہیں اتار سکتا ہے" اسی "المہند" کے صفحہ ۶۶ و ۶۷ پر مفتی مالکیہ اور ان کے بھائی صاحب کی تقریظیں چھاپی ہیں اور بمصداق "چہ دلاور است وزدے کہ بکف چراغ دارد" (چور کتنا دلیر ہے کہ ہاتھ میں چراغ لیے ہوئے ہے) یہ بھی لکھ دیا کہ۔۔۔

''مفتی مالکیہ اوران کے بھائی صاحب نے بعداس کے کہ تصدیق کردی تھی مخالفین کی سعی کی وجہ سے بحیلہ تقویت کلمات واپس لے لیااور پھر واپس نہ کیا، اتفاق سے ان کی نقل کر لی گئی تھی سو ہدیہ ناظرین ہے''

کیا انبیٹھی صاحب سے سیکھ کراسی طرح ایک شخص اپنی تحریر دنیا بھر کے موافق ومخالف تمام علماء کی تقریظیں چھاپ کر یہ نہیں کہہ سکتا کہ ان حضرات نے بعداس کے کہ تصدیق کردی تھی مخالفین کی سعی کی وجہ سے اپنی تصدیقات کو بحیلہ تقویت کلمات واپس لے لیااور پھر واپس نہ کیا، اتفاق سے ان کی نقلیں کر لی گئی تھیں سو ہدیہ ناظرین ہیں۔

پھر یہ بات بھی قابل ملاحظہ ہے کہ اگر مفتی مالکیہ اور ان کے بھائی صاحب نے انبیٹھی صاحب کا مکروفریب معلوم کرنے کے بعد اپنی تقریظوں کوواپس لے لیا تووہ ''المہند'' کے مقرظ ومصدق ہی نہیں رہے، پھران کی تصدیق چھاپنا کتنی بڑی بے ایمانی ہے، اور اگر مخالفین کی خوشامد کی وجہ سے انہوں نے حق کو چھپایا تووہ حضرات معاذ اللہ حق پوش باطل کوش ٹھہرے پھر بھی ان کی تقریظ کو چھاپنا کتنی بڑی بددیانتی ہے'' (مناظرہ اوری صفحہ ۱۱۵ تا ۱۱٦)

یہ ردبالغ ''رادالمہند'' میں ٦ ۳ویں ۷ ۳ویں نمبر کے تحت بی صفحہ ۱۱۸ سے دیکھا جاسکتا ہے۔

''المہند'' کی حالت زار:

''مکہ معظّمہ کے مفتی حنفیہ کے دستخط اور مہر ''المہند'' پرنہیں ہیں، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان پرانبیٹھی جی کی مکاری کھل گئی اورانھوں نے اس کی تصدیق نہیں فرمائی حالانکہ ''حسام الحرمین'' میں ان کی تقریظ موجود ہے۔

حضرت شیخ الدلائل مولانا مولوی شاہ عبدالحق صاحب الہ آبادی مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تقریظ شریف ''حسام الحرمین'' میں موجود ہے اور ''المہند'' پران کے دستخط بھی نہیں ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت شیخ الدلائل عربی اردو دونوں زبانیں جانتے اور دیو بندیوں کے عقائد کفریہ سے بخوبی واقف تھے، اگر انبیٹھی جی ان کی خدمت میں حاضر ہوتے توان کی ساری دجالی کا نافہ حضرت ہی کھول ڈالتے۔ اس لیے ان کے دستخط بھی نہیں لیے گئے۔ یہ بھی کذابی کی دلیل ہے۔

مدرسہ صولتیہ جو مکہ مکرمہ میں تھا اس کے مدرسین اکثر دیوبندیہ کے عقائد سے واقف تھے،

ان میں کے بعض حضرات نے ''حسام الحرمین'' پر تقریظ لکھی مگر ''المہند'' میں ان میں سے کسی کے دستخط بھی نہیں یہ بھی کذابی کی دلیل ہے'' (رالمہند صفحہ ۱۱۷، ۱۱۸، شائع کردہ از بمبئی)

''المہند'' کی دن دھاڑے آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش:

''جب انیٹھی جی نے دیکھا کہ کھایا اور کال بھی نہ کٹا، اس قدر کذب وفریب کے بعد بھی حرمین شریفین سے کچھ زائد مہریں نہیں ملیں تو مجبوراً اپنے جرگہ کے دیوبندیوں سے ہی تقریظیں لکھوا کر ان کے ترجمے چھاپ دیں اور اس طرح ''حسام الحرمین'' شریف کی نقل اتاری مگر بات تو یہ ہے کہ ''المہند'' نقل میں ہے کچھ نہ کم   آنچہ آدم می کند بوزینہ ہم

جس قدر دیوبندی وہابیوں کی تقریظیں ''المہند'' پر ہیں ان کے نام یہ ہیں:

(۱) محمد حسن دیوبندی (۲) احمد حسن امروہی (۳) عزیز الرحمن دیوبندی (۴) دیوبندی دھرم کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی (۵) محمود حسن دیوبندی (۶) قدرت اللہ مرادآبادی (۷) حبیب الرحمن دیوبندی (۸) قاسم نانوتوی لخت جگر محمد احمد نانوتوی (۹) غلام رسول مدرس دیوبند (۱۰) سہول مدرس دیوبند (۱۱) عبد الصمد بجنوری مدرس دیوبند (۱۲) محمد اسحق نہٹوری (۱۳) ریاض الدین میرٹھی (۱۴) امام الوہابیہ کے نئے خلیفہ اور جمعیۃ الوہابیہ کے صدر کفایت اللہ شاہجہاں پوری (۱۵) ضیاء الحق مدرس امینیہ دہلی (۱۶) محمد قاسم مدرس امینیہ دہلی (۱۷) عاشق الٰہی میرٹھی (۱۸) سراج احمد مدرس سردھنہ ضلع میرٹھ (۱۹) محمد اسحق میرٹھی (۲۰) حکیم مصطفےٰ بجنوری (۲۱) رشید احمد گنگوہی کے دلبند مسعود احمد گنگوہی (۲۲) محمد یحییٰ سہسرامی مدرس مظاہر علوم سہارن پور (۲۳) کفایت اللہ گنگوہی (۲۴) عبد الرحیم رائے پوری۔ ملاحظہ ہو۔ چنے ہوئے دیوبندیوں وہابیوں سے تقریظیں لکھوائیں اور ترجمہ کے ساتھ چھپوائیں تاکہ دیکھنے والا سرسری نظر سے دیکھ کر توشبہہ میں پڑ جائے کہ آہا ''المہند'' پر بھی بہت سے علماء کی مہریں ہیں'' (رادالمہند صفحہ ۱۱۶)

''المہند'' پر حرمین طیبین کی قابل اعتماد ایک مُہر بھی نہیں

''المہند'' پر مکہ معظمہ ومدینہ طیبہ کی کل اکیس مہریں ہیں، ان میں دو تو مفتی مالکیہ اور ان کے بھائی صاحب کی مہریں فرضی ثابت ہوئیں اور ایک مہر مفتی برنجی کی ان کے رسالہ سے اتاری گئی

ہے تیئیس اس کے ساتھ کی ''المہند'' پر نہیں، علامہ برزنجی کے رسالہ پر ہیں اور ایک محمد صدیق افغانی کی ہے ایک کسی محب الدین مہاجر کی ہے تو ''المہند'' پر حرمین شریفین کی نہ رہیں مگر تین مہریں'' (راد المہند)

پھر حاشیہ میں فرمایا:

''ان تین کا بھی حال یہ ہے کہ علامہ شنقیطی نے تو ''المہند'' ہی کا رد لکھا اور احمد رشید خاں نواب میں نواب اور خاں بتا رہا ہے کہ یہ بھی کوئی المہند ہی ہیں انیٹھی جی کی تلبیس ہے کہ نواب کو نام کے بعد ڈال دیا۔ اب رہے علامہ محمد سعید بابصیل تو ان کی تقریظ پوری نقل نہیں کی بلکہ کتر بیونت کاٹ چھاٹ کر کے خلاصہ لکھا جس کا صفحہ ۲۰ پر اقرار بھی ہے، تو ''المہند'' کے پاس ایک سر بھی قابل اعتماد نہیں رہی۔ ۱۲ منہ'' (راد المہند صفحہ ۹؛؛)

پھر آگے فرمایا:

''یہی ''المہند'' تھی جسے راندیر کے دیوبندیہ لے کر بہت ناز سے اچھلتے تھے کہ ''المہند'' میں حرمین شریفین کی پچاس مہریں ہیں جب اصل واقعہ انہیں اچھی طرح کھول کر دکھا دیا گیا تو سب ساکت ومبہوت ہو گئے۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ انیٹھی جی ''المہند'' پر تقریظ لکھوائی اور جہاں رسالہ فریب ومکر سے کام بنتا نہ دیکھا وہاں ردّ وہابیہ کا رسالہ پیش کر کے اس پر تقریظ لکھوئی اور ہندوستان آکر وہ سب مہریں ''المہند'' پر چھاپ دیں۔

چنانچہ دمشق کے علامہ شیخ مصطفی بن احمد شطی جنبلی کی تقریظ میں یہ عبارت موجود ہے:

''خاصان خدا میں سے جناب عالم فاضل فہیم عقیل کامل اس رسالہ کے مؤلف بھی ہیں جو چند شرعی مسئلوں اور شریف علمی بحثوں پر مشتمل ہے، وہابی فرقہ کی تردید کے لیے''۔

اسی طرح علامہ شیخ محمود رشید عطار کی تقریظ میں یہ عبارت موجود ہے۔

''میں مطلع ہوا اس تالیف جلیل پر، پس پایا اس کو جامع ہر باریک وباعظمت مضمون کا جس میں رد ہے بدعتی وہابیوں کے گروہ پر''۔

ان دونوں عبارتوں سے صاف ثابت ہو گیا کہ ان دونوں صاحبوں نے کسی ایسے رسالہ پر دستخط کیے تھے جو وہابیوں کے رد میں تھا، اور ظاہر ہے کہ ''المہند'' وہابیوں کے رد میں نہیں بلکہ دیوبندیوں کے اوپر سے وہابیت کا الزام دور کرنے میں ہے تو ظاہر ہوا کہ ان دونوں صاحبوں نے

''المہند'' پر مہریں نہیں کیں بلکہ انبیٹھی جی نے ردِّ وہابیہ کے رسالہ پر حاصل کیں اور اس پر سے ''المہند'' پر اتار لیں۔

''المہند'' کی دجالیاں مکّاریاں

''ہاں اشرفعلی تھانوی و خلیل احمد انبیٹھی و مرتضیٰ حسن دربھنگی و مبلغ وہابیہ ایڈیٹر انجم عبد الشکور کاکوروی و محمود حسین راندیری و غلام نبی تاراپوری و احمد بزرگ ڈابھیلی اور تمام وہابی دیوبندی صاحبان آپ لوگ ملاحظہ فرمایئے آپ صاحبوں کی مایۂ ناز ''المہند'' کیسی کیسی دجاّلیاں کر رہی ہے۔

اپنے دھرم کے پیشواؤں کی اصل عبارتیں پیش نہ کرنا، اپنا عقیدہ اپنی مذہبی کتابوں کے خلاف بتانا۔ چھپی ہوئی کتابوں کے مضمون سے انکار کر جانا۔ خلاصہ کے نام سے بالکل نیا مضمون لکھنا جس کے معنی کا بھی ان کتابوں میں پتہ نہیں۔ ایک نئی عبارت گڑھ کر اسے اپنی کتابوں کی عبارت بنا دینا۔ جو مضمون اصل کتابوں میں ہے اُس پر کفر کا فتویٰ دے دینا۔ جو ان کی کتابوں میں چھپے ہوئے مضمون کے مطابق عقیدہ رکھے اسے ملحد زندیق، ملعون، کافر، مرتد کہنا۔ جس بات کو ان کی کتابوں میں شرک یا بدعت سیئہ یا حرام لکھا ہے اسے اعلیٰ درجہ کی عبارت جنت کے درجے حاصل ہونے کا ذریعہ نہایت ثواب بلکہ واجب کے قریب نہایت پسندیدہ اعلیٰ درجہ کا مستحب (لکھ دینا) علم غیب کے حکم کو لفظ عالم الغیب کا اطلاق بنانا، انکار تخصیص کو اقرار تخصیص بنانا، انکار فرق کو طلب فرق بنانا، ایسا کے لفظ کو اڑا دینا، جھوٹ بول کر علمائے حرمین کو دھوکے دینا، حضور اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گالیاں دینا، علماء کی مہریں لے کر ''المہند'' کی عبارت بدل ڈالنا، دیوبندی جرگہ کے مولویوں کی تقریظیں چھاپنا، مہریں چھاپ کر کہہ دینا کہ ان کی اصل ہمارے پاس نہیں، دوسرے رسالہ سے ''المہند'' پر مہریں اتار لینا، ردّ وہابیہ کے رسالہ پر مہریں لے کر ''المہند'' پر اتار لینا وغیرہ وغیرہ۔

ارے بولو بولو، جلد بولو! کیا اسی کا نام حقانیت ہے، کیا اسی ''المہند'' پر اچھلتے کودتے ناچتے تھے، کیا اسی ''المہند'' کو حسام الحرمین شریف کے سامنے پیش کرتے تھے، ارے شرم! شرم!!! خدا سے ڈرو۔ دیوبندی دھرم سے توبہ کرو۔

مسلمانو! للہ انصاف! ایسے ناپاک تقیوں، ایسے ملعون جھوٹوں فریبوں اور ناپاکیوں کے

باکیوں، چالاکیوں، عیّاریوں، مکّاریوں، دغابازیوں، خباثتوں، شناعتوں، شرارتوں سے اگر انبیٹھی جی نے اپنے موافق فتاویٰ حاصل کر بھی لیے ہوں تو کیا اس سے دیوبندیوں کا کفر اٹھ سکتا ہے، ہرگز نہیں۔ پھر کچھ معلوم ہے یہ ناپاک حرکتیں کسی جاہل دیوبندی کی نہیں بلکہ ایسی خبیث ملعون کتاب کا مصنف دیوبندی دھرم کا سرغنہ خلیل احمد انبیٹھی ہے اور اس پر تصدیق کرنے والا دیوبندی دھرم کا بڑا گرو طائفہ وہابیہ حکیم الامۃ اشرفعلی تھانوی ہے، پھر اس پر بہت بڑے چھوٹے چنگی پوٹے وہابیوں دیوبندیوں کی تصدیقیں ہیں، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جھوٹ اور تقیہ اور فریب جس پر سنیوں کا بچہ بچہ لعنت بھیجتا ہے وہی دیوبندیت کے تاج کا سب سے اعلیٰ موتی ہے فلعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

پیارے بھائیو! اب تم خود ہی انصاف کرلو، حسام الحرمین شریف میں تو دیوبندیوں کی اصل عبارتیں لکھی گئی ہیں جن پر علمائے کرام ومفتیانِ عظام مکہ معظّمہ ومدینہ طیبہ نے بالاتفاق کفر وارتداد کے فتوے دیے، لیکن ''المہنّد'' میں ان کفری عبارتوں میں سے کسی ایک کا بھی پتہ نہیں، تو اب تم خود ہی سمجھ لو کہ ''حسام الحرمین'' شریف حق وصحیح اور ''المہنّد'' جھوٹی ناپاک ملعون فضیح ہے یا نہیں۔

(راد المہنّد صفحہ ۱۱۹ تا ۱۲۳)

ایک سہل بات

''المہنّد'' میں شائع شدہ تصدیقات میں نہ تو یہ ہے کہ تھانوی، گنگوہی، انبیٹھی ونانوتوی صاحبان، حفظ الایمان وبراہین وتحذیر الناس وفوٹو فتوائے گنگوہی کی عبارات قطعیہ کے (معاذ اللہ) لکھنے اور قائل ومعتقد ہونے کے باوجود مسلمان ہیں اور نہ یہ ہے کہ۔ حفظ الایمان وبراہین وتحذیر وفوٹو فتوائے گنگوہی میں کفریاتِ قطعیہ یقینیہ نہیں ہیں۔

اور نہ تو یہ ہے کہ...

حفظ الایمان وبراہین وتحذیر وفوٹو فتوائے گنگوہی کی عبارات کی بنا پر تھانوی وگنگوہی وانبیٹھی ونانوتوی صاحبان کے خلاف حسام الحرمین میں جو فتاوے صادر فرمائے گئے وہ (معاذ اللہ) غلط اور ناقابل عمل ہیں۔

اور نہ یہ ہے کہ...

حسام الحرمین میں جو ہمارے فتاوے ہیں وہ ہمیں دھوکہ دے کر ہم سے لیے گئے ہیں ہم نے ناواقفی بے علمی میں لکھے ہیں۔

اور نہ یہ ہے کہ...

حسام الحرمین والے فتاوے ہم نے واپس مانگ لیے اور اب جو انہیں پیش کرے وہ جھوٹا ہے۔

اور نہ یہ ہے کہ...

اب مولوی خلیل انبیٹھی صاحب نے ہمارے سامنے حفظ الایمان، براہین قاطعہ، تحذیر الناس اور فوٹو فتوائے گنگوہی کی عبارتوں کا قائل و مصنف و معتقد اور مصحح و مصدق کافر نہیں۔ مرتد نہیں۔ گمراہ نہیں۔

جب ''المہند'' میں یہ تفصیل نہیں یہ توضیح نہیں اور ہرگز نہیں ہے تو وہ ''حسام الحرمین'' کا جواب تو کیا ہو سکے گی اس سے ''حسام الحرمین'' کی حقانیت و صداقت کے روئے روشن پر ذرہ برابر آنچ بھی نہیں آسکتی۔

''دیو بندیہ وہابیہ اگر سچے ہوتے تو اس فتویٰ کے حکم سے برائت کی صرف یہی صورت ہو سکتی تھی کہ اپنی وہ تمام اصل عبارتیں جنہیں علمائے اہل سنت کفر بتاتے ہیں اور جن پر ''حسام الحرمین'' شریف میں کفر کا فتویٰ لیا گیا سب کی سب بعینہا بلا کم و کاست بغیر کسی قسم کی تغیر و تبدل و تحریف اور کمی بیشی کے علمائے کرام حرمین طیبین کے سامنے پیش کر دیتے، پھر جس قدر چاہتے ان کی تاویلیں بھی عرض کرتے، علمائے کرام ان عبارتوں کو ملاحظہ کرتے، ان کی تاویلوں پر نظر فرماتے پھر اگر کفر ہوتا تو کفر کا فتویٰ دیتے، کفر نہ ہوتا تو صاف لکھ دیتے کہ ان عبارتوں میں کفر نہیں، ان کے لکھنے والے کافر نہیں بلکہ مسلمان ہیں۔ اس قسم کا اگر فتویٰ لاتے تو بیشک وہ اعتبار کے قابل ہوتا۔ مگر انبیٹھی جی نے اپنے دیو بندی پیشواؤں کی کفری عبارتوں میں سے ایک بھی نہیں پیش کی بلکہ سب کی سب اپنی اندرونی دلی جیب میں چھپالیں اور جھوٹی عبارتیں گڑھ کر پیش کیں''۔

(رادّ المہند صفحہ ۱۲۴۔۱۲۵)

آخر انبیٹھی صاحب نے ایسا کیوں کیا؟

حضرت شیر بیشہ سنت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''انبیٹھی اور سارے کے سارے دیوبندی وہابی سب کے سب جانتے تھے کہ ضرور ضرور بیشک بلاشبہہ ان کی ان ملعون عبارتوں میں قطعاً یقیناً اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین اور گستاخی اور ضروریات دین کا انکار اور کفر وارتداد ہے۔ اگر وہی اصل عبارتیں پیش کردیں گے تو پھر وہی کفر وارتداد کا فتویٰ لگے گا جو ''حسام الحرمین'' شریف میں پہلے لگ چکا ہے۔ ہزار بہانے کریں گے ایک نہیں چلے گا، لاکھ تاویلیں گڑھیں گے ایک نہیں سنی جائے گی، اسی لیے ان اصل عبارتوں کو پیش کرنے کی ہمت نہیں ہوئی اور نئی عبارتیں گڑھ کر پیش کرنی پڑیں تو ''المہند'' سے ثابت ہوا کہ دیوبندیوں کے نزدیک بھی یہ عبارتیں کفر اور ان کے لکھنے والے کافر و مرتد ہیں، وللہ الحمد۔

ارے وہابیو دیوبندیو! دیکھو اسے حق کا غلبہ کہتے ہیں کہ تمہاری ہی ''المہند'' تمہارے ہی ہاتھوں سے تمہاری ہی گردنوں پر چل گئی اور دیوبندیت کا کام تمام کرگئی۔ یہ ''المہند'' کیا ہے گویا ''حسام الحرمین'' شریف کی صیقل ہے۔ حق وہ ہے جو سر پر چڑھ کر بولے'' (رادّ المہند صفحہ ۱۲۷)

مسلمانو

اس دنیا میں جہاں:

﴿اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ﴾ [پ:۵،ع:۷]

ترجمہ: ایمان والے اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں۔

کا نور پر سرور ہے وہیں:

﴿وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ الطَّاغُوْتِ﴾ [پ:۵،ع:۷]

ترجمہ: اور کفار شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں۔

کا بھی ظہور ہے۔

کافروں کے لیے:

﴿وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ﴾ [پ:۳،ع:۲]

ترجمہ: اور کافروں کے حمایتی شیطان ہیں، وہ انہیں نور سے اندھیریوں کی طرف نکالتے ہیں۔

کی قہری مار ہے اور ایمان والوں کے لیے:

﴿اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ﴾ [پ:۳،ع:۲]

ترجمہ: اللہ والی ہے ایمان والوں کا۔ انہیں اندھیریوں سے نور کی طرف نکالتا ہے۔

کی بشارت ہے۔ اور حق کا طالب نامراد نہیں رہتا۔

﴿وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا﴾ [پ:۳،ع:۲]

ترجمہ: اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھادیں گے۔

دیوبندیہ قتال فی سبیل الطاغوت سے کب باز آتے ہیں اگرچہ ہر بار منہ کی کھاتے اور ذلت و شکست سے دوچار ہوتے ہیں۔ فتح ونصرت اور غلبہ وشوکت تو نصیبہ اہل حق ہے۔

الإسلام يعلو ولا يعلى۔

اسلام غالب رہتا ہے مغلوم نہیں ہوتا۔

دیوبندیہ اپنی انہیں طاغوتی کوششوں سے ایک اندھیری یہ ڈالتے ہیں کہ

''حسام الحرمین شریف'' میں پہلے ''تحذیر الناس'' کے صفحہ ۴ والی عبارت لکھی ہے پھر صفحہ ۲۸ والی عبارت لکھی ہے پھر صفحہ ۳ والی عبارت لکھی ہے اور اس طرح مقدم ومؤخر کر کے مسلسل ایک عبارت بنا کر کفری معنی پیدا کر لیے گئے ہیں۔

سرخیل گروہ اہل حق حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمہ والرضوان فرماتے ہیں

''موضع ادری ڈاکخانہ اندارا ضلع اعظم گڑھ کے مناظرہ میں پھر شہر گیا کے مناظرے میں بھی مولوی منظور سنبھلی صاحب نے یہی اعتراض کیا میں نے جواب دیا کہ ''تحذیر الناس'' صفحہ ۳ کی عبارت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصفِ مبارک خاتم النبیین کے اس ضروری دینی معنی کو کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مبعوث ہو چکنے کے بعد مبعوث ہوئے ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بعثت کے لحاظ سے سب سے آخری نبی ہیں۔

عوام یعنی نا سمجھ لوگوں کا خیال اور اہل فہم یعنی سمجھ دار لوگوں کے نزدیک غلط و باطل بتایا۔ یہ ایک عقیدۂ ضروریہ دینیہ کا انکار اور ایک مستقل کفر ہے۔

''تحذیر الناس'' صفحہ ۱۴ والی عبارت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں کسی اور نئے نبی کے پیدا ہونے کے شرعاً محال و غیر ممکن ہونے کا انکار کیا اور صاف لکھ دیا۔

''اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو تو بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے''

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں اور نبی کے پیدا ہونے کو شرعاً جائز و ممکن بتانا اور اسے ختم نبوت کے خلاف نہ ٹھہرانا، یہ ایک دوسرے عقیدۂ ضروریۂ دینیہ کی تکذیب اور دوسرا مستقل کفر ہے۔

''تحذیر الناس'' صفحہ ۲۸ والی عبارت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد بھی جدید نبی کے پیدا ہونے کے شرعاً محال اور ناممکن ہونے کا انکار کیا اور صاف لکھ دیا

''اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا''

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد جدید نبی کے پیدا ہونے کو شرعاً جائز و ممکن بتانا اور اس کو ختم نبوت کے مخالف نہ ٹھہرانا یہ ایک تیسرے عقیدۂ ضروریۂ دینیہ کو جھٹلانا اور تیسرا مستقل کفر ہے تو ہر ایک عبارت میں ایک ایک کفر بکا ہے۔ لہٰذا اگر پہلے صفحہ ۳ والی پھر صفحہ ۱۴ والی پھر صفحہ ۲۸ والی عبارتیں لکھی جاتیں تو بھی تین کفر ہوتے۔

اگر پہلے صفحہ ۲۸ والی پھر صفحہ ۱۴ والی پھر صفحہ ۳ والی عبارتیں نقل کی جاتیں تو بھی تین کفر ہوتے۔ اگر پہلے صفحہ ۳ والی پھر صفحہ ۲۸ والی پھر صفحہ ۱۴ والی عبارتیں درج کی جاتیں تو بھی تین کفر ہوتے۔ اگر پہلے صفحہ ۲۸ والی پھر صفحہ ۳ والی پھر صفحہ ۱۴ والی عبارتیں تحریر کی جاتیں تو بھی تین کفر ہوتے۔ اگر پہلے صفحہ ۱۴ والی پھر صفحہ ۳ والی پھر صفحہ ۲۸ والی عبارتیں مندرج کی جاتیں تو بھی تین کفر ہوتے۔ اور اب کہ پہلے صفحہ ۱۴ والی پھر صفحہ ۲۸ والی پھر صفحہ ۳ والی عبارتیں پیش کی گئی ہیں اب بھی وہی تین کفر ہیں ہر ایک عبارت الگ الگ کفری معنی میں مستقل اور متعین ہے۔

ترتیب بدل جانے سے کفری معنیٰ پیدا نہیں ہوئے بلکہ ہر ایک عبارت کفری معنیٰ بتانے میں ایسی صریح نص مفسر ہے کہ ان تینوں عبارتوں میں سے کسی عبارت میں کسی اور اسلامی معنی کا قطعاً کوئی احتمال ہی نہیں پھر ترتیب بدل جانے پر آپ کا اعتراض لغو اور مہمل و بے کار ہو گیا یا نہیں۔

اس لا جواب قاہر جواب پر اودری کے مناظرے میں مولوی منظور سنبھلی صاحب کو قطعاً ساکت وصامت ہی ہونا پڑا تھا اور ان کی حمایت و امداد کے لیے ضلع اعظم گڑھ و ضلع گورکھپور و ضلع بلیا و ضلع جون پور کے جو ڈیڑھ سو وہابی دیوبندی مولوی صاحبان اودری کے جلسۂ مناظرہ میں جمع ہو گئے تھے ان میں سے بھی کوئی صاحب اس قاہر و لا جواب ایراد کا کوئی جواب نہیں دے سکے تھے۔

کمال حیاداری یہ ہے کہ مناظرہ گیا میں بھی وہی بات اپنی پرانی بوسیدہ جس کی دھجیاں برسوں پہلے اڑا چکا تھا پھر میرے آگے پیش کر دی اور میں نے پھر اپنا وہی قاہر و زبردست ایراد کچھ توضیح و تمثیل کے اضافے کے ساتھ اس پر نازل کر دیا اور مولوی منظور سنبھلی صاحب کو اس جواب کے جواب سے پھر عاجز و مبہوت ہی ہونا پڑا اور گیا کے اس جلسہ مناظرہ میں مولوی عبد القدوس و مولوی ولایت حسین و مولوی ناظر امام وغیرہم پینسٹھ وہابی دیوبندی مولوی صاحبان مولوی منظور سنبھلی صاحب کی امداد و اعانت کے لیے موجود تھے ان میں سے بھی کسی صاحب سے اس لا جواب جواب کا کچھ جواب نہیں دیا جا سکا۔ فللہ الحمد و علی حبیبہ و آلہ الصلوٰۃ والسلام"۔ (شمع منورہ رہ نجات صفحہ ۱۳۸ تا ۱۴۰)

ایک اندھیری دیوبندیہ نے یہ بھی ڈالی کہ

"اعلیحضرت نے "حسام الحرمین" میں عبارت "حفظ الایمان" کا لفظی ترجمہ پیش کر دیا اس لفظی ترجمہ کی وجہ سے علمائے حرمین نے کفر کا فتویٰ دے دیا اور انبیٹھی صاحب کا مقصد یہ تھا کہ علمائے حرمین "حفظ الایمان" کی عبارت کا پورا پورا صحیح مطلب سمجھ کر علیٰ وجہ البصیرۃ فتویٰ دیں اس لیے تھانوی کے کلام کا خلاصہ اور مطلب اپنے لفظوں میں لکھ کر اس پر فتویٰ لیا آپ کے اعلیحضرت کا پیش کیا ہوا ترجمہ بیشک صحیح اور مطابق اصل ہے مگر لفظی ہونے کی وجہ سے توہین ہو گیا اور "المھند" میں پیش کیا ہوا ترجمہ با محاورہ ہے اس لیے توہین نہ ہوا"۔

موضع اودری ضلع اعظم گڑھ میں مولوی منظور سنبھلی نے یہ اعتراض کیا تھا۔۔۔ اس کے جواب

میں حضرت شیر بیشہ سنت علیہ الرحمہ والرضوان نے فرمایا۔

''المہند'' پر میرے لاجواب اعتراضات کے جواب سے عاجز ہو کر مولوی سنبھلی صاحب نے یہ تو قبول دیا کہ ''حسام الحرمین'' شریف میں عبارت تھانوی کا جو ترجمہ پیش کیا گیا ہے وہ صحیح اور مطابق اصل ہے مگر اتنے ہی پر اکتفا کرتے تو ہمارا ان کا اتفاق ہو جاتا لیکن افسوس کہ اتنا کہنے کے بعد پھر احبار پرستی کی رگ پھڑک اٹھتی ہے تو تھانوی کے کفر پر پردہ ڈالنے کے لیے یوں کہتے ہیں کہ یہ بامحاورہ نہیں لفظی ترجمہ ہے اسی وجہ سے یہ مصیبت تھانوی صاحب پر آگئی کہ ان پر خدا اور رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھروں سے کفر کا فتویٰ لگ گیا۔ الحمد للہ والحق ماشهدت به الاعداء ع: مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

اب میں آپ کو چیلنج دیتا ہوں کہ آپ اس بات کا ثبوت دیں کہ وہ ترجمہ عربی محاورے کے خلاف ہے اور وہ کون سی بات ہے جس پر اصل عبارت تھانوی دلالت نہیں کرتی مگر ترجمہ اس پر دلالت کر رہا ہے آپ نے جو جملہ كانت فاطمة بنت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه ثم عليها وبارك وسلم تحت على بن ابى طالب كرّم الله تعالىٰ وجهه پیش کیا ہے اس پر قیاس مع الفارق ہے۔ عربی میں کسی معظم کے لیے واحد کی ضمیر بولنا توہین نہیں اردو میں واحد کی ضمیر سے اگر مقصود اظہار عظمت ومحبت نہ ہو تو توہین ہے۔ عربی كانت فلانة تحت فلان کے یہی معنی ہوتے ہیں کہ فلاں عورت فلاں مرد کی بیوی تھی اردو میں اس رشتہ کو یوں نہیں بتاتے کہ فلاں عورت فلاں کے نیچے تھے بلکہ یہی کہتے ہیں کہ فلاں عورت فلاں مرد کی بیوی تھی ان وجوہ سے اس جملہ کا لفظی ترجمہ توہین ہو گیا۔ لیکن عبارتِ ''حفظ الایمان'' میں یہ لفظ ہے۔ ''اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے'' اس کا عربی ترجمہ صرف یہی ہے

أى خصوصية فيه لحضرة الرسالة.

عبارت تھانوی میں یہ ہے ''ایسا علم غیب'' عربی میں اس کا ترجمہ اس کے سوا کچھ اور ہو ہی نہیں سکتا کہ مثل هذا العلم بالغيب۔ پھر اب آپ یوں کر کہہ سکتے ہیں کہ ترجمہ بامحاورہ نہیں۔ پہلے آپ یہ بتا دیتے کہ عربی محاورے میں اس کا ترجمہ یوں ہونا چاہیے تھا اور اس پر کلام عرب سے دلائل پیش کرتے اس کے بعد یہ کہنا کچھ زیبا تھا کہ ترجمہ بامحاورہ نہیں۔

رہا آپ کا ترجمہ ''المہند'' کو بامحاورہ بتانا تو یہ آپ کا ایسا سفید جھوٹ ہے جس کے بولنے کی

انبیٹھی صاحب کو بھی ہمت نہ ہو سکی ورنہ وہ اپنی گڑھی ہوئی عبارت کے مقابل اصل عبارت ''حفظ الایمان'' لکھ دیتے کوئی ان کا کیا کر لیتا، یہی نا کہ اہل انصاف اس کذب و فریب پر لعنت الٰہی کا تحفہ بھیجتے تو وہ اب کیا رکیں گے۔

آپ نے بزور زبان یہ کہہ دیا کہ ''المھنّد'' اور ''حفظ الایمان'' دونوں کی عبارتوں کے مطلب میں کچھ فرق نہیں، سنیے ''حفظ الایمان'' میں ہے۔ ''آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا''۔

اور ''المھنّد'' میں ہے

''علم غیب کا اطلاق''

کہیے ان دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہوا یا نہیں۔ حکم اور اطلاق دونوں کے درمیان فرق عظیم ہے یا نہیں؟

''حفظ الایمان'' میں ہے

''ایسا علم غیب تو حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے''

''المھنّد'' میں ہے

''بعض غیب کا علم اگرچہ تھوڑا سا ہو زید و عمر بلکہ ہر بچہ اور دیوانہ بلکہ جملہ حیوانات اور چوپاؤں کو بھی حاصل ہے''۔

''حفظ الایمان'' میں لفظ ''ایسا'' حرف تشبیہ تھا۔ ''المھنّد'' کی عبارت میں تشبیہ پر دلالت کرنے والا کون سا لفظ ہے جو اصل کفر تھا اوسی کو اڑا دیا۔ کہیے فرق ہوا یا نہیں؟''

(روداد مباحثہ، اہل سنت و وہابیہ صفحہ ۱۱۲ تا ۱۱۴)

پھر دیو بندیت کا وہ سپوت پیدا ہوا جس نے ایمان کے ساتھ ساتھ عقل و فہم کی آنکھ پر بھی ٹھیکری رکھ لی۔ جس مکر کے کرنے اور جس جھوٹ کے بولنے میں دیو بندیہ کو شرم خلق آڑے آئی۔ دیو بندیت کا یہ سپوت اس مکر و زور پر بھی اقدام کر گیا بلکہ دیو بندیہ کو تو اقرار ہی کرتے بنی تھی کہ ''حسام الحرمین'' میں پیش کردہ ''حفظ الایمان و براہین وتحذیر'' کا ترجمہ صحیح اور اصل کے مطابق ہے۔۔ دیو بندیت کے اس سپوت نے ع پدر اگر نتواند پسر تمام کند کا نقشہ کھینچ دیا اور اپنی کتاب انکشاف مکر و باطل مسمّی بہ غلط ''انکشاف حق'' میں لکھ گیا

''تحذیر الناس وحفظ الایمان و براہین قاطعہ کے کلام کو وہ حضرات (علمائے حرمین شریفین)

نہیں پہچانتے تھے ان کے سامنے ان کی زبان میں جو مضمون بنا کر پیش کیا گیا اس پر ان حضرات نے حکم کفر دیا جو مضمون ان حضرات کے سامنے پیش کیا گیا ہے اس مضمون کو جس مسلمان کے سامنے بھی پیش کیا جائے گا اگر چہ وہ مسلمان کم علم ہو اس کو تو وہ بھی یقینا کفر ہی بتلائے گا اس کے کفر ہونے میں کسی کو شبہہ نہیں ہو سکتا مگر کلام تو اس میں ہے کہ وہ مضمون ان عبارات کا قواعد شرعیہ واصول علمیہ کے مطابق ہے نہیں''۔ (انکشاف صفحہ ۲۰۸)

بصیرت کا یہ اندھا اپنی بصارت اور نحو وصرف وعربی دانی سے بھی کورا تھا یا ہو گیا تھا کہ اسے ''حسام الحرمین'' میں ''حفض الایمان'' براہین قاطعہ وتحذیر الناس'' کی اصل عبارات اور اصل کے مطابق ان کے ترجمے نظر نہ آئے حالانکہ اس کے سگے اپنے دیو بندیہ اسکا اقرار دے چکے۔ پھر حضرات علمائے حرمین شریفین کے سامنے استفتاء میں تکفیر دیو بندیہ سے متعلق ''المعتمد المستند'' کا کلام ہی نہیں پیش کیا گیا بلکہ فوٹو فتوائے گنگوہی سمیت دیو بندیہ کی اصل کتابیں حفظ الایمان، براہین قاطعہ، تحذیر الناس بھی حاضر کی گئیں۔ ''تمہید ایمان'' میں ہے۔

''ایک فوٹو (فتوائے گنگوہی) علمائے حرمین شریفین کو دکھانے کے لیے مع کتب دیگر دشنامیاں گیا تھا۔'' (تمہید ایمان صفحہ ۴۴)

خود ''حسام الحرمین'' کے استفتاء میں ہے:

ها هو ذا نبذ من كتبهم كالاعجاز الاحمدى و ازلة الاوهام للقاديانى وصورة فتيا رشيد احمد الكنكوهى فى فوتو غرافيا والبراهين القاطعة تحقيقة له ونسبة لتلميذه خليل احمد الانبهتى وحفظ الايمان لاشرفعلى التانوى معروضات، مضروب بخطوط ممتازة على عباراتها المردودات۔

(ترجمہ) ہاں یہ ہیں کچھ ان کی کتابیں جیسے قادیانی کی اعجاز احمدی اور ازالۃ الاوہام اور فتوائے رشید احمد گنگوہی کا فوٹو اور براہین قاطعہ کہ در حقیقت اسی گنگوہی کی ہے اور نام کے لیے اس کے شاگرد خلیل احمد انبیٹھی کی طرف نسبت ہے اور اشرفعلی تھانوی کی ''حفظ الایمان'' کہ ان کتابوں کی عبارات مردودہ پر امتیاز کے لیے خط کھینچ دیے گئے ہیں۔ (حسام الحرمین صفحہ ۷۳، ۷۴)

پھر علمائے حرمین شریفین میں حضرت مولانا عبد الحق مہاجر الٰہ آبادی بھی ہیں جو اردو زبان سے واقف ہیں۔۔ نیز ایک معمولی سوجھ بوجھ رکھنے والا شخص بھی دیکھ سکتا، سمجھ سکتا ہے کہ استفتاء

میں دیوبندیہ کا عقیدہ اپنے لفظوں میں پیش کر کے اس کے متعلق استفسار نہیں کیا گیا بلکہ خود دیوبندیہ کی بولیاں پیش کر کے صاف صاف ان بولیوں کے بارے میں پوچھا گیا

هل هم فی کلماتهم هذه منکرون الضروریات الدین۔

(ترجمہ) آیا یہ لوگ اپنی ان بولیوں میں ضروریات دین کے منکر ہیں۔

(حسام الحرمین، صفحہ: ۴۷)

نیز صرف قول وعقیدہ کے متعلق بھی سوال نہیں کیا گیا بلکہ قائلین کے نام لے کر ان کا حکم پوچھا گیا۔

تو یہ کوردیدہ کیا کہے گا؟

کیا یہ کہے گا کہ ان حضرات نے یہ اطمینان کیے بغیر کہ استفتاء میں پیش کی ہوئی حفظ و براہین وتحذیر کی بولیاں ان اصل کتابوں کے مطابق ہیں اور یہ غور کیے بغیر کہ ان بولیوں میں کسی طرح کا کوئی اسلامی پہلو نہیں دیوبندیہ کی بولیوں کو کفر صریح اور دیوبندیہ کو ایسے کافر و مرتد قرار دے دیا کہ جو دیوبندیہ کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ حاشا کہ وہ علمائے ربانیین بے غور و اطمینان کے نام بنام ایسا سخت حکم فرمائیں۔

خود ''حسام الحرمین'' میں ہے حضرت مولانا علی بن حسین مالکی علیہ الرحمہ مدرس مسجد حرام فرماتے ہیں:

حضرة المولیٰ احمد رضا خان، اطلعنی علیٰ وریقات بین فیها کلام من حدث فی الهند من ذوی الضلالات وهم غلام احمد القادیانی ورشید احمد واشرف علی وخلیل احمد وخلافهم من ذوی الضلال والکفر الجلی. وان منهم من تکلم فی حق رب العالمین، ومنهم من الحق النقص باصفیائه المرسلین، وانه قد ابطل کلام کل من هؤلاء المضلین، برسالة بدیعة رفیعة واضحة البراهین، وامرنی بالنظر فی کلام هؤلاء القوم، وماذا یستحقونه من اللوم فنظرت اطاعة لامره فی کلامهم فاذا هو کما قال ذلك الهمام یوجب ارتدادهم فهم یستحقون الوبال، بل هم اسوء حالا من الکفار ذوی الضلال.

(ترجمہ) حضرت مولیٰ احمد رضا خان تو انہوں نے مجھے کچھ اوراق پر اطلاع دی جن میں ان

گمراہوں کے کلام بیان کیے جو ہند میں نئے پیدا ہوئے اور وہ غلام احمد قادیانی و رشید احمد و اشرفعلی و خلیل احمد وغیرہ ہیں جو گمراہی اور کھلے کفر والے ہیں اور یہ کہ ان میں کوئی تو وہ ہے جس نے خود رب العلمین کی شان میں کلام کیا اور ان میں کوئی وہ ہے جس نے برگزیدہ رسولوں کو عیب لگایا اور یہ کہ مصنف نے ان سب گمراہ گروں کے کلام کا رد ایک نوطرز اور بلند قدر رسالے میں لکھا ہے جس کی حجتیں روشن ہیں، اور مجھے حکم دیا کہ ان لوگوں کے کلام میں غور کروں اور دیکھوں کہ یہ کس ملامت کے مستحق ہیں تو میں نے مصنف کا حکم ماننے کے لیے ان لوگوں کے اقوال میں نظر کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ واقعی جس طرح مصنف بلند ہمت نے بیان کیا ان لوگوں کے اقوال ان کا کفر واجب کر رہے ہیں تو وہ سزاوار عذاب ہیں بلکہ وہ کافر گمراہوں سے بھی بدتر حال میں ہیں۔

(حسام الحرمین صفحہ ۱۲۴)

اللہ انہیں بہتر جزا عطا فرمائے کتنا صاف تر فرمایا "النظر فی کلام هؤلآءِ القوم" ان لوگوں کے کلام میں غور کروں۔

اور مکر باطل کی جڑ کیسی کاٹ ڈالی کہ

"نظرت فی کلامهم یوجب إرتدادهم"

ان لوگوں کے اقوال میں غور کیا ان لوگوں کے اقوال ان کا کافر ہونا واجب کر رہے ہیں۔

نیز شیخ مالکیہ مدینہ طیبہ حضرت مولانا سید احمد جزائری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

فقد إطلعت علی ما تضمنه هذا السؤال مع الأمعان الذی عرضه حضرة الشیخ احمد رضا خان، متع الله المسلمین بحیاته، ومتعه بطول العمر والخلود فی جناته، فوجدت مانقله من الاقوال الفظیعة، عن اهل هذه البدعة الشنیعة، کفر صراح۔

(ترجمہ) استفتاء، جو حضرت جناب احمد رضا خان نے پیش کیا اس کے اندر جو کچھ تھا میں نے نہایت غور سے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے اور اسے درازی عمر اور اپنی جنتوں میں ہمیشگی نصیب کرے تو میں نے پایا کہ وہ ہولناک بولیاں، ہولناک اقوال صریح کفر ہیں جو ان بری بدمذہبیوں سے انہوں نے نقل کیے۔

یہی وہ غور وخوض اور اظہار حکم شرعی ہے جس کی گذارش تمام علمائے حرمین شریفین سے استفتاء،

میں کی گئی تھی جسے ان حضرات نے باحسن وجوہ شرفِ قبول بخشا مگر کوردیدہ کو کچھ نظر نہ آیا اور کیسے نظر آئے جب کہ اس کا مقصود تو صرف یہ تھا کہ کسی طرح اس کے اور اس کے اپنوں کے کفر پر پردہ پڑے اور عام مسلمانوں کو اپنے جال میں گرفتار کرنے کا موقع ہاتھ آئے۔

اب کہ وہ مضمون مضمون کی رٹ لگانے والا کوردیدہ تو در گور ہوا اس کے اتباع واذناب چشم انصاف رکھتے ہوں تو شمشیر حرمین کی ان تابشوں کے لیے جو ان حضرات کے کلام باصواب کاشف حجاب دافع شک وارتیاب سے ہویداء ہیں۔ چشم انصاف کے دریچے کھولیں اور مکر باطل وفریب کفر کے دلدل سے نکلیں ورنہ اپنے اس کوردیدہ کی مضمون مضمون کی رٹ کو بیٹھ کر روئیں جسے گستاخان بارگاہ رسالت پر فریفتہ ہو کر حمایت کفر وارتداد کے نشہ میں چور ہو کر اس کی کچھ پروانہ رہی تھی کہ عالم اسلام وسنیت ہی میں نہیں بلکہ دنیائے علم وفہم میں بھی کیا کچھ اس کی رسوائی ہوگی اور جہالت وعشق احبار دیوبندیت سے دنیا اسے مطعون کرے گی۔

وہ مفید ومضر کی تمیز سے آنکھیں بند کر کے ''حسام الحرمین'' میں مولینا شیخ ابوالخیر میرداد کی تقریظ سے ''اِنکشاف'' صفحہ ۲۰۹ میں یہ جملے نقل کر لایا:

''فان من قال بهذه الأقوال معتقد الها كما هى مبسوطة فى هذه الرسالة لاشبهة انه من الكفرة الضالين اه''

اور اس کا ترجمہ یہ کیا

''جس شخص نے یہ اقوال کہے ان پر اعتقاد رکھتے ہوئے جیسے کہ اس رسالہ میں بسط کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں وہ بیشک کافروں گمراہوں میں سے ہے''

اور پھر اس پر اپنی جہالت وحماقت اور شقاوت وغباوت کی جولانی دکھاتے ہوئے یوں بول پڑا

''اس میں صاف تصریح ہے کہ جو مضمون فاضل بریلوی نے اپنے رسالہ میں لکھ کر پیش کیا ہے اس مضمون پر حکم کفر کی تصدیق فرما رہے ہیں اور یہ بھی فرما رہے ہیں کہ اگر قائل اس کا معتقد ہو کیونکہ رسالہ میں ان علمائے دیوبند کو اس مضمون خبیث کا معتقد بنایا گیا ہے۔ اب ذرا غور کیجئے وہ جب صاف صاف تبری وتحاشی کے ساتھ متعدد بار اس کا انکار کر چکے اور اس مضمون کو خود کفری مضمون بتا چکے اور ایسے مضمون کے قائل باعتقاد کو بھی کافر وخارج اسلام بتا چکے اور اس عبارت کا

مضمون صحیح بھی بیان کر چکے تو یہ حکم کفر حسبِ ارشاد علمائے حرمین بھی ان لوگوں پر کیسے ہو گیا“
(انکشاف صفحہ ۲۰۹)

اس جہالت وحماقت کی کوئی حد ہے حضرت مولینا میر داد علیہ الرحمہ تو فرما رہے ہیں کہ جوان بولیوں کا معتقد ہو کافر ہے اور یہ کور دیدہ لے اڑا کہ بنائے ہوئے مضمون پر حکم کفر کی تصدیق ہے۔ منقول اقوال دیوبندیہ اور بنائے ہوئے مضمون میں تمیز نہیں اور اکابر علمائے حرمین شریفین اور امام اہل سنت کے کلام کو جانچنے پرکھنے کی ہوس؟

ع: ایں خیال ست ومحال ست جنون

رہا دیوبندیہ کا دن دوپہر کے سورج کا انکار کرنا یعنی اپنی بولیوں میں کفر و توہین ہونے سے منکر ہونا تو اولاً ”صریح بات میں تاویل نہیں سنی جاتی ۔۔ ورنہ کوئی بات بھی کفر نہ رہے۔ مثلاً زید نے کہا کہ خدا دو ہیں اس میں یہ تاویل ہو جائے کہ لفظ خدا سے بحذف مضاف حکم خدا مراد ہے یعنی قضا دو ہیں مبرو معلق جیسے قرآن عظیم میں فرمایا۔ الآ اَنْ یَّاْتِیَ اللہ ای اَمْرُ اللہ ۔عمرو کہے میں رسول اللہ ہوں اس میں یہ تاویل گڑھ لی جائے کہ لغوی معنی امراد ہے یعنی خدا ہی نے اس کی روح بدن میں بھیجی ایسی تاویلیں زنہار مسموع نہیں۔

شفا شریف میں ہے:

ادعاء ہ التاویل فی لفظ صراح لا یقبل۔

صریح لفظ میں تاویل کا دعویٰ نہیں سنا جاتا۔

شرح شفائے قاری میں ہے

ھو مردود عند القواعد الشرعیة۔

ایسا دعویٰ شریعت میں مردود ہے۔

نسیم الریاض میں ہے:

لا یلتفت لمثلہ ویعد ھذیانا۔

ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا اور وہ ہذیان سمجھی جائے گا۔

فتاویٰ خلاصہ وفصول عمادیہ وجامع الفصولین وفتاویٰ ہندیہ وغیرہا میں ہے

واللفظ للعمادی قال انا رسول اللہ اوقال بالفارسیة من پیغمبر م یرید بہ

من پییغام می برم یکفر۔

اگر کوئی شخص اپنے آپ کو اللہ کا رسول یا پیغمبر کہے اور معنیٰ یہ لے کہ میں پیغام لے جاتا ہوں، قاصد ہوں تو وہ کافر ہو جائے گا یہ تاویل نہ سنی جائے گی"(تمہید ایمان صفحہ ۳،۴،۷۸)

تاویل تین قسم ہے قریب، بعید، معتذر، معتذر حقیقت میں تاویل نہیں تحویل وتحریف ہے بزعم مرتکب یا تجرید اُمعتذر پر بھی تاویل کا اطلاق ہے۔ اور ادعاء ہ التاویل فی لفظ صراح لا یقبل۔ صریح ومتعین المعنیٰ لفظ میں تاویل کا دعویٰ نہیں سنا جاتا۔ یہاں تاویل سے تاویل معتذر ہی مراد ہے یعنی متعین میں قائل جو کچھ بات بنائے گا وہ تاویل معتذر رہی ہوگی۔ کیونکہ تاویل معتذر نہ ہو بلکہ تاویل قریب یا بعید ہو تو پھر متعین متعین نہیں رہے گا۔

ثانیاً دیوبندیہ نے بزور زبان اپنی بولیوں میں جو تاویلات یعنی تحریفات کیں ان کا بھی رد رسائل اہل حق مثلاً تمہید ایمان، وقعات السنان، ادخال السنان، الاستمداد، الموت الاحمر وغیرہ سے پا چکے اور جواب سے عاجز وساکت ومہر بہ لب رہے۔ تو اپنی بولیوں کا مطلب کفر وتوہین ہونا خود بھی قبول دیا۔

اور ضرور دیوبندیہ ان بولیوں کے معتقد ہیں اس لیے کہ ان بولیوں کے بکتے وقت لکھتے وقت دیوبندیہ سوتے نہ تھے، پاگل نہ تھے، شراب پیے ہوئے نہ تھے اور جب وہ بولیاں نہیں ہیں مگر کفر وتوہین۔ تو یقینا کفر وتوہین ہی ان کی مراد اور ان کا اعتقاد ہوا۔ تو مولینا میرداد ممدوح نے جو معتقد الھا فرمایا دیوبندیہ کا حال واقعی ہوا۔ اور وہ بسط البنانی تکفیر بھی کہ

''جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد صراحۃً یا اشارۃً یہ بات کہے، میں اس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں''(بسط البنان صفحہ ۲۱)

خود تھانوی جی کی تکفیر ہوئی اور خود ان کے اپنے منہ سے ہوئی۔ تو مولانا میر داد علیہ الرحمہ کے معتقد الھا فرمانے سے بجنوری جی یا دیوبندیہ کو کیا نفع ملا؟

پھر علامہ شیخ صالح کمال علیہ الرحمہ والرضوان کی تقریظ سے یہ نقل کیا

فھم والحال ماذکرت مارقون من الدین" اھ

اور اس کا ترجمہ یہ کیا

''یعنی تم نے جو حال ان کا بیان کیا ہے اگر وہ ایسے ہی ہیں تو بیشک وہ لوگ دین سے باہر

ہیں"

یہاں بھی یہ کندۂ ناتراشیدہ ترجمہ عبارت میں اور بعد میں بھی اگر لگا کر والحال کو شرط بنا کر خوب لیے اڑا۔ اس جاہل گنوار کو تمیز نہ ہوئی کہ والحال شرط مشعر عدم جزم ہے یا بعد جزم، بیان مبنا ئے حکم تکفیر ہے اگر علم وفہم کی کچھ بھی بینائی ہوتی تو اسی سے متصل اوپر کے جملے بھی دیکھتا جن میں علامہ موصوف نے بلاشرط صاف صاف فرمایا۔

وان ائمة الضلال الذين سميتهم كما قلت ومقالك فيهم بالقبول حقيق فهم والحال ماذكرت مارقون من الدين۔

اور بیشک گمراہی کے وہ پیشوا جن کا تم نے نام لیا ایسے ہی ہیں جیسا تم نے کہا اور تم نے ان کے بارے میں جو کچھ کہا سزاوار قبول ہے اور ان کا جو حال تم نے بیان کیا اس پر وہ کافر اور دین سے باہر ہیں۔

یعنی وہ دیوبندیوں کی تکفیر حتماً جزماً فرمارہے ہیں اور "والحال" سے دیوبندیہ کی تکفیر جزمی حتمی کی بنا بتارہے ہیں یعنی دیوبندیہ نے اپنی "حفظ الایمان وبراہین قاطعہ وتحذیر وفتوائے گنگوہی" میں جو صریح ومتعین وناقابل تاویل کفریات وکلمات توہین بکے ان کی وجہ سے وہ کافر ہیں۔ مگر بجنوری جی کو یہ سمجھ کہاں، اگر تھوڑی بہت تھی تو بھی نثارِ دیوبندیت ہوگئی۔

پھر علامہ برزنجی مرحوم کی تقریظ سے بجنوری جی نے یہ جملہ نقل کیا

"هذا الحكم لِهٰؤلآءِ الفرق والاشخاص ان ثبتت عنهم هذه المقالات الشنيعة اھ"

اور اس کا ترجمہ یہ کیا

"یعنی یہ حکم کفران فرقوں اور اشخاص پر جب ہے کہ جب ان سے یہ مقالات شنیعہ ثابت ہو جائیں"

علامہ موصوف نے صاف صریح مقالات (بولیاں) فرمایا اور انہیں بولیوں کو شنیعہ (گندی خراب) کہا تھا اس کا ترجمہ تو کور دیدہ "مقالات" کر گیا مگر فوراً ہی بحکم الكفرة ملة واحدة یہود سے ترکہ میں ملی احبار پرستی کی رگ پھڑک اٹھی تو "یعنی" کا پچر لگا کر "مقالات مطابقۂ اصل" کو "مضامین مخترعۂ غیر" بنایا اور یوں جوں پڑا

''یعنی جو مضمون رسالہ میں لکھ کر پیش کیا گیا؟ اس کے ثبوت شرعی ہو جانے پر حکم کفر ہے''
(انکشاف صفحہ ۲۱۰)

اس اندھیر کی کوئی حد ہے؟ وہ ''مقالات شنیعہ'' فرمائیں اور یہ کوردیدہ ''مضامین مخترعہ'' لے اڑے۔

بے حیا باش ہر چہ خواہی کن

نیز علامہ محمد بن حمدان محرسی مالکی علیہ الرحمۃ والرضوان کی تقریظ ''حسام الحرمین'' سے یہ نقل کیا:

'' و ہؤلاء ان ثبت عنهم ماذكره هذا الشيخ من إدعاء النبوة للقاديانی وانتقاص النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من رشید احمد وخلیل احمد واشر فعلی المذکورین فلا شك فی كفرهم۔

یعنی جو کچھ اس شیخ (یعنی فاضل بریلوی) نے ان لوگوں کے متعلق بیان کیا ہے ادعائے نبوت قادیانی اور تنقیص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رشید احمد و خلیل احمد و اشرفعلی سے اگر یہ ثابت ہو جائے تو ان کے کفر میں کچھ شک نہیں''۔

پھر اس پر اپنی جہالت کی ترنگ میں کہا

''صاف طور پر فرما رہے ہیں کہ ہم اپنے لیے ثابت ہو جانے کا دعویٰ نہیں کرتے بلکہ فاضل بریلوی کے بیان کردہ مضمون کے لیے فرما رہے ہیں۔ اگر یہ بات ثابت ہو جائے اور کوئی شبہ کلام و متکلم اور تکلم میں باقی نہ رہے اس وقت یہ حکم کفر ہے'' (انکشاف صفحہ ۲۱۱)

بجنوری جی کو علم سے کچھ لگاؤ رہ گیا تھا؟ یا سب دیوبندیت پر نچھاور کر دیا تھا؟ یہ شبہہ فی الکلام، شبہہ فی التکلم، شبہہ فی المتکلم بجنوری جی سمجھتے بھی تھے یا سنی سنائی رٹی رٹائی پر شیخی بگھارنے کے عادی تھے اگر چہ اس کے نتیجے میں جہالت و غباوت کے القاب ان کا نصیبہ اور رسوائی کے ہاران کے زیب گلو بنیں۔

سنو! اشخاص متعینہ کی تکفیر جیسے موضوع عظیم الخطر پر تقریظ و تصدیق میں علامہ مالکی ممدوح کا "ان" شرطیہ فرمانا غایت احتیاط کی تعبیر ہے نہ کہ تصریح والتزام ادعائے عدم جزم جس سے بجنوری جی نے تعبیر کی۔

ورنہ بجنوری جی کے ہمنوا ذرا بتائیں تو جہاں شبہہ فی الکلام ہو شبہہ فی التکلم ہو شبہہ فی المتکلم

ہو وہاں ایک صالح دیندار متقی مخلص مفتی کی شرعی ذمہ داری کیا ہے؟ کیا یہی ذمہ داری ہے کہ اگر لگا کر شخص متعین و متشخص پر تکفیر جیسا حکم عظیم الخطر اپنے قلم اپنے مہر ودستخط سے لکھ کر شائع کرنے کے لیے فریق مخالف کے ہاتھوں میں تھمادے؟ بجنوری جی کو خوف خدا نہیں کہ ایمان ہی نہیں مگر شرم خلق بھی رخصت ہوگئی تھی؟ کہ مسلمانوں کو دھوکا دیتے اور ہاتھی کے دانت کھانے کے اور ہوتے ہیں اور دکھانے کے اور کا مظاہرہ کرتے کچھ حیا نہ آئی۔

مسلمانو! تم نے کچھ سمجھا؟ یہ کوردیدہ تمہارے خوف سے علمائے حرمین شریفین کے خلاف کھلّم کھلاّ کچھ بولنے کی جرأت نہ کرسکا مگر دل کی دبی زبان پر آہی گئی اور پردے پردے میں یہ کور دیدہ جہالت کا پلندہ ان حضرات معظمین کو معاذ اللہ غیر ذمہ دار، نا اہل، اور بے ثبوت کافی کلمہ گویوں کی تکفیر کرنے والا۔ بتا گیا۔

آخر مقالہ: ۲۰ میں بجنوری نے علامہ عبد القادر توفیق شلبی طرابلسی حنفی مدرس مسجد کریم نبوی کی تقریظ ''حسام الحرمین'' سے یہ نقل کیا۔

''أما بعد: فإذا ثبت وتحقق ما نسب لهؤلاء القوم وهم غلام احمد القادیانی وقاسم النانوتوی ورشید احمد الکنکوهی وخلیل احمد الأنبیهٹوی واشرفعلی التهانوی وأتباعهم مما هو مبین فی السوال فعند ذلك یحکم بکفرهم''۔

پھر یعنی سے اس کا مطلب یہ بیان کیا:

''یعنی جب ثابت اور متحقق ہوجائے جو کچھ اس شیخ نے ان لوگوں کی طرف منسوب کیا ہے (یعنی فاضل بریلوی) نے جن لوگوں کی طرف جو مضامین منسوب کیے ہیں اگر یہ مضامین واقعی طور پر ان سے ثابت اور متحقق ہوجائیں تو بے شک ان لوگوں پر حکم کفر ہوگا''۔ (انکشاف، ص: ۲۱۱)

اور ''حسام الحرمین'' کے ترجمہ ''مبین احکام وتصدیقات اعلام'' میں جو ''ثبت و تحقق'' کا ترجمہ صیغۂ ماضی سے کیا گیا اس پر بجنوری جی تلملا اٹھے اور لکھا کہ

''یہ بالکل خلافِ واقعہ ہے نہ مولانا شلبی کی یہ مراد۔ نہ یہ ترجمہ قاعدہ اکثریہ اغلبیہ کے موافق۔''

''مضامین مضامین'' کا تلفظ پر فریب و جہالت نما تو اس کے منھ کو ایسا لگا ہے کہ چھوٹتا ہی نہیں۔ بیسوں جگہ کتاب میں اسے دُہرایا گیا پھر بھی اسے اندیشہ لگا ہوا ہے کہ مسلمان اہل ایمان

اس کی اس جہالت وفریب میں مبتلا نہ ہوں گے اور لاکھ ''مضامین مضامین'' مطلب مطلب چلاتا رہے۔ مسلمان اس کی ایک نہ سنیں گے اور عظمتِ مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دلوں میں بٹھائے ہوئے اس کو اور اس کے سگے دیوبندیوں کو کافر مرتد ہی مانیں گے۔

ہم یہاں اس کی اس ہوس اور اس کے مبلغ علم کی کچھ زیادہ ہی خاطر کردیں۔

علامہ شلبی موصوف نے کیا فرمایا:

فإذا ثبت وتحقق ما نسب لهٰؤلاء القوم مما هو مبين فى السؤال فعند ذٰلك يحكم بكفرهم۔

جب کہ ثابت و متحقق ہوا وہ جو استفتا میں ان لوگوں کی نسبت بیان کیا گیا تو بے شک یہ ان کے کفر پر حکم کرتا ہے۔

اب ''حسام الحرمین'' کے استفتا میں دیکھ لیجیے کہ دیوبندیہ کی نسبت کیا بیان کیا گیا ہے۔ استفتا میں دیوبندیہ کی ''حفظ الایمان و براہین وتحذیر وفتوائے گنگوہی'' کی بولیاں ہیں۔ ان بولیوں کا عربی میں ترجمہ ہے۔ اس ترجمہ میں بجنوری جی بھی کوئی فنی صرفی نحوی غلطی دکھانے سے عاجز رہے یہ عجز بجنوری جی کی طرف سے بھی اقرار ہوا کہ استفتا میں کفریات وکلماتِ دشنامِ دیوبندیہ کا ترجمہ صحیح اور مطابق اصل ہے۔ جیسا کہ ان کے سگے دیوبندیہ اس کا صریح اقرار پہلے ہی دے چکے۔ نیز بجنوری جی اور تمام دیوبندیہ اس ترجمہ میں محاورہ کی بھی کوئی غلطی نہ دکھا سکے تو اس ترجمہ کا بامحاورہ ہونا بھی ان کے اور تمام دیوبندیہ کے نزدیک ثابت ومسلم ٹھہرا (۱) اور وہ دیوبندی بولیاں نہیں ہیں مگر صاف صریح متعین ناقابل تاویل کفر وتوہین، جس سے ان کے قائلین دیوبندیہ نے قطعاً یقیناً ہرگز ہرگز انکار نہ کیا اور نہ رجوع کیا تو شبہ فی الکلام، شبہ فی التکلم، شبہ فی المتکلم میں سے کس کا رفع زمانۂ آئندہ کے لیے باقی رہا؟ کہ ''فإذا ثبت وتحقق'' کا ترجمہ مستقبل سے کیا جاتا۔ اور کیا جاتا تو بھی دیوبندیہ کو اس سے کیا نفع پہونچ سکتا تھا۔ دیوبندیہ صریح کفر بک چکے اور کافر ہو لیے اب کسی مفتیٔ شرع کو اس کا ثبوت یقینی بہم نہ پہونچنے سے دیوبندیہ کا صریح کفر مٹ تو نہیں جائے گا۔ اور

(۱)۔ ''قطع وبرید وتبدیل وتحریف'' کے دیوبندی پس خوردہ بجنوری افترا کا جواب صفحہ: ۳۸ تا ۳۹ میں ''شمع منورہ نجات'' صفحہ ۱۳۸ تا صفحہ: ۱۴۰ سے گزرا۔

اس مفتیٔ شرع کے ثبوت وتحقق کی قید لگا دینے سے دیوبندیہ مسلمان تو نہ ہو جائیں گے۔

رہی عبارات دیوبندیہ میں وہ مکابرانہ مزوّرانہ مطلب آفرینی جس سے بجنوری جی نے ''انکشاف'' کے صفحات سیاہ کیے ان میں اکثر بلکہ سب دیوبندی پس خوردہ ہیں جس کے پرخچے متعدد رسائل میں اُڑا دیئے گئے۔ کسی چھوٹے بڑے دیوبندی حتیٰ کہ تھانوی صاحب کو بھی ان قاہر ردوں کے جواب کی سکت نہ ہوئی اور یوں عبارات ''حفظ الایمان'' اور براہین وتحذیر وفتوائے گنگوہی'' کا کفر وتوہین میں متعین ہونا یعنی ان عبارتوں میں کسی صحیح قابل قبول اسلامی پہلو کی گنجائش نہ ہونا تھانوی اور سارے دیوبندیوں نے خود ہی قبول دیا۔

یہاں ان تمام مطلب آفرینیوں کے رد کی حاجت نہیں۔ ''وقعات السنان، ادخال السنان، الاستمداد، الموت الاحمر اور قہر واجد دیان'' جیسی کتابیں ان مطلب آفرینیوں کے رد کے لیے کافی ووافی ہیں۔ تاہم بعض مطلب آفرینیوں کی جن میں بجنوری جی نے اپنا خون پسینہ بہایا ہے خبر گیری یہاں مناسب ہے۔

تھانوی عبارت میں لفظ ''حکم'' سے اطلاق کا معنی پیدا کرنے کے لیے بمصداق

ع: اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی

بجنوری جی نے بزعم خویش بڑی اونچی اڑان بھری اور ''شرح ام البراہین'' مطبوعہ مصر ص:۳۳ پر علامہ شیخ ابراہیم دسوقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حاشیہ سے یہ نقل کیا:

"إعلم أن الحكم يطلق عند أهل العرف العام على إسناد أمر إلى الآخر إيجابًا وسلبًا ويطلق عند المناطقة على إدراك أن النسبة واقعة أو ليس بواقعة وتسمّٰى حينئذ تصديقًا ويطلق على النسبة التامة الخ."

جان لو کہ لفظ حکم کا اطلاق اہل عرف عام کے نزدیک ایک امر کی اسناد دوسرے امر کی طرف ایجاباً یا سلباً پر ہوتا ہے اور منطقیوں کے نزدیک ادراک نسبت واقعہ یا غیر واقعہ پر۔ اس وقت اس کا نام تصدیق ہوگا اور اسی کلمۂ حکم کا اطلاق نسب تامہ پر بھی ہوتا ہے۔ (انکشاف، ص:۱۲۹)

اس میں ''حکم'' کے تیسرے معنیٰ یعنی النسبة التامة کا اول تو مطلب گڑھا:

''پوری پوری نسبت کرنا'' (انکشاف، ص:۱۲۹)

پھر اس جہالت پر یہ چنائی چنی کہ

''صاحب حفظ الایمان کا کلام علم غیب کی نسبت تامہ پر ہے جو اطلاق (۱) عالم الغیب ہی سے ہوتی ہے'' (انکشاف، ص:۱۲۹)

بجنوروی صاحبان! أولاً: التّامة کے معنی میں وہ تکرار ''پوری پوری'' کس لغت یا اصطلاح میں ہے؟

ثانیًا: اس پر یہ چنائی کہ ''علم غیب کی نسبت تامہ اطلاقِ عالم الغیب ہی سے ہوتی ہے''۔ کیسی ڈھٹائی ہے؟

کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عالم بالغیب، عالم بالغیوب، عالم الاسرار والخفایا وغیرہ کہنے سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف علم غیب کی نسبت تامہ نہیں ہوتی؟

ایک مبتدی طالب علم بھی جانتا ہے کہ نسبتِ تامہ، نسبتِ ناقصہ کی مقابل ہے، اگر سنّی مسلمان کہتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیب داں ہیں، رازوں کو جانتے ہیں، پوشیدہ باتوں کو جانتے ہیں تو اس میں ہرگز نسبتِ ناقصہ نہیں اور جب ناقصہ نہیں تو بے شک بالیقین نسبتِ تامہ ہے اور اطلاق عالم الغیب نہیں ہے۔ تو حصر کہاں رہا؟

مگر بجنوری جی کو ایک نوسکھ طالب علم کے برابر بھی سمجھ نہیں، یا تھی مگر عشقِ دیوبندِ کفر و توہین کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس طوق جہالت کو اپنے گلے کا ہار بنایا کہ علم غیب کی نسبتِ تامہ کا اطلاق عالم الغیب میں حصر کیا۔

---

(۱)۔ یہ اطلاق کی بناوٹ بھی بجنوری جی کی اپنی کمائی نہیں بلکہ وہی تھانوی پس خوردہ ہے۔ تھانوی نے جی سے ''بسط البنان'' میں یہ بناوٹ گڑھی تھی جس پر رد کرتے ہوئے ''وقعات السنان'' صفحہ ۲۶: میں فرمایا۔ ''اوّلاً'' سائل کا سوال کہ وہ بھی انہیں کا خانہ ساز تھا اس کی عبارت ملاحظہ ہو جس میں صراحۃً یہ الفاظ موجود کہ۔ ''زید کا عقیدہ کیسا ہے؟'' (حفظ الایمان، ص:۲) میں یہ کہ صرف لفظ (عالم الغیب کے اطلاق) کو پوچھتا ہو اگرچہ معنی صحیح ہوں اسے یہ رسلیا (بسط البنان) والا یوں بناتا ہے کہ۔ ''سوال میں مقصود اصل مسئلہ کی تحقیق نہیں ہے بلکہ عالم الغیب کے اطلاق کو پوچھا ہے''۔ (بسط البنان، ص:۲۶) تھانوی صاحب دیکھیے یہ بلید کیسا کذاب دزد بکف چراغ (نہایت جھوٹا، چور ہاتھ میں چراغ لیے ہوئے) ہے۔ سائل تو صاف صاف عقیدہ کو پوچھتا ہے یہ نری اطلاق لفظ پر ڈھالتا ہے''

کمر بستہ ہوتا ہے تو یہ تو ہرگز نہیں ہوسکتا کہ حق دلیلوں سے وہ باطل کو حق ثابت کرلے لامحالہ ایک باطل کے لیے کئی باطل کا ارتکاب کرتا ہے اور ایک جھوٹ کو سچ کرنے کے لیے سو جھوٹ بولتا ہے۔

ثالثًا:

ہاں بجنوری جی نے یہاں تھانوی پس خوردہ والی ایک بڑی عیاری پہلے ہی کی وہ یہ کہ حفظ الایمانی سوال نہ لکھ کر اس کا خلاصہ لکھا تا کہ من مانی مطلب آفرینی کی راہ ہموار رہے۔ لکھتے ہیں:

''اصل واقعہ یہ ہے کہ مولوی اشرفعلی صاحب سے استفتا کیا گیا تھا جو چند سوالات پر مشتمل تھا آخری سوال اس کا یہ تھا جس کا خلاصہ یہ ہے، زید کہتا ہے کہ علم غیب کی دو قسمیں ہیں: ایک بالذات اس معنی کر اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے۔ دوسرے بالواسطہ اس معنی کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عالم الغیب تھے اس سوال کے جواب میں مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی نے اس بات پر کہ حق تعالیٰ کے سوا دوسرے کو عالم الغیب نہیں کہہ سکتے دو دلیلیں بیان کی ہیں'' [انکشاف، ص: ۱۲۶،۱۲۵]

کیوں بجنورو صاحبان اس سوال میں صراحۃً صاف صاف یہ الفاظ نہ تھے

کہ ''زید کا یہ عقیدہ کیسا ہے؟'' [حفظ الایمان، ص: ۲]

یہ تو بجنوروی جی کی منظور نظر ''حفظ الایمان'' ہے جو بانگ دہل پکار رہی ہے کہ تھانوی جی سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بعطائے الٰہی عالم الغیب ماننا، اعتقاد کرنا پوچھا گیا تھا، بجنوری جی نے اس سباق کے خلاف عالم الغیب کے اطلاق (عالم الغیب کہنے) کی طرف جواب کا رُخ پھیر رہے ہیں؟ زبان سے تو خوفِ آخرت ودین ودیانت کے وہ بلند بانگ دعوے اور عملاً مکر وزور وخیانت وبددیانتی کا یہ عالم؟ حکم کے تین معانی بجنوری جی نے خود نقل کیے اور پھر جہالت کی یہ ترنگ کہ

''سائل کا سوال عالم الغیب کے بارے میں ہے علم غیب کے بارے میں نہیں۔ دوسرے یہ کہ اگر کلام علم غیب کے بارے میں کرتے تو یوں کہتے کہ آپ کی ذات مقدسہ کے لیے علم غیب ثابت کرنا یا علم غیب ماننا'' [انکشاف، ص: ۱۲۷]

کیوں بجنوری منشو! حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عالم الغیب ماننے اور حضور کے لیے

علم غیب ماننے میں فرق ہے؟ کیا حکم کے تین معانی جو بجنوری جی نے نقل کیے ان میں سے دوسرا معنیٰ، تصدیق واعتقاد واذعان نہیں جس کا ترجمہ ماننا ہے؟

اب تو آپ لوگوں کو کھلا کہ سوال عقیدہ سے ہے اور اس کے جواب میں ''حکم'' بجنوری جی کے نقل کردہ معانی حکم میں سے دوسرے معنیٰ میں ہے یعنی اعتقاد واذعان وتصدق کیوں کہ حکم کا یہی معنیٰ سوال اور سباق کے مطابق ہے۔

رابعًا:

اطلاق از قبیل تلفّظ ہے اور بجنوی جی اپنے جاہلانہ استدلال میں حکم کے جن معانی کی نقل لائے وہ سب از قبیل معانی ومفاہیم ہیں اوّل وآخر کی تعبیر نسبة اور النسبة سے ہے۔

اور نسبت بولی نہیں جاتی سمجھی جاتی ہے اور معنیٰ اوسط کا مَسکن قلب ہے وہ بھی از قبیل لفظ نہیں زبان اس کی مظہر ہے ولہذا کہتے ہیں اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ۔ تو ان تینوں معانی میں سے کسی بھی معنیٰ کے اعتبار سے اطلاق پر حکم کا اطلاق صحیح نہ ٹھہرا۔ تو بجنوری جی نے کھایا اور کال بھی نہ کٹا ہاں بجنوری محنت ومشقت نے بجنوری جی کے نام علم پر پانی ضرور پھیر دیا۔

اب تشبیہ وبرابری پر بجنوری جی نے جو ریز کی ہے اس پر کچھ سن لیجیے۔ بجنوری جی لکھتے ہیں:

''مولوی اشرفعلی صاحب کی عبارت میں نہ تشبیہ ہے نہ برابری''۔ [انکشاف: ص:۱۳۹]

ہم ابھی ثابت کیے دیتے ہیں کہ دونوں ہیں۔ مگر پہلے یہ تو سنیے دروغ گورا حافظہ نہ باشد۔ بجنوری جی نے یہیں صفحہ:۱۳۹ میں دوجگہ تھانوی تشبیہ وبرابری پر مَعاذ اللہ اور نَعُوْذُ باللہ منہ پڑھا یعنی تشبیہ وبرابری کے کفر ہونے کا اقرار کیا اور دو صفحہ آگے صفحہ:۱۴۳ پر کہا:

''تشبیہ مان ہی لی جائے تو بھی تنقیص وتوہین نہیں پائی جاتی ہے''۔

تو پھر دو صفحہ پہلے وہ کیوں کہا تھا کہ:

''یعنی معاذ اللہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو ان مذکورہ اشیا (یعنی بچوں، پاگلوں، جانوروں) کے علم کے ساتھ تشبیہ ہے یا برابر کیا ہے۔'' [انکشاف:۱۲۹]

ہاں یہ کہیے کہ وہ مسلمانوں کے ڈر سے کہا تھا ورنہ دلی عقیدہ تو یہی ہے کہ یہ تشبیہ توہین نہیں، تنقیص نہیں، گستاخی نہیں، کفر نہیں۔

بجنوری جی لکھتے ہیں:

''لفظ ''ایسا'' ہر جگہ تشبیہ کے لیے ہی نہیں بولا جاتا''۔ [انکشاف: ۱۳۹]

اور پھر یہ مثال دے کر کہ

''زید نے ایسا گھوڑا خریدا جو اسے پسند آیا'' [انکشاف: ص: ۱۳۹]

پوچھتے ہیں:

''یہاں لفظ ''ایسا'' کو کس کی تشبیہ کے لیے استعمال کیا گیا ہے''۔ [انکشاف: ص: ۱۳۹]

جی اس کی تشبیہ کے لیے ہے جسے بجنوری جی نے اپنے بطن فریب مآب میں چھپا رکھا۔ بجنوری جی مہارتِ علم وفن کے آسمان چھوتے مظاہروں کے باوجود اردو زبان کے قواعد سے بھی جاہل تھے۔ سنیے!

جہاں مشبہ ومشبہ بہ دونوں صراحۃً یا حکماً مذکور ہوں وہاں لفظ ''ایسا'' تشبیہ ہی کے لیے آتا ہے، تشبیہ ہی کے لیے متعین ہوتا ہے اس کی مثال وہ نہیں جو بجنوری جی نے دی بلکہ اس کی مثال یہ ہے جیسے کوئی کہے بجنوری جی نے تھانوی صاحب کی جو تھوڑی بہت حمایت کی ہے اس میں بجنوری صاحب کی کیا خصوصیت ہے ایسی تھوڑی بہت حمایت تو در بھنگی وٹانڈوی واجودھیاباشی نے بھی کی ہے۔

اب تو بجنوری منشو! کچھ شرما کر فرار وجہالت سے گریزاں ہو کر مانو گے کہ تھانوی عبارت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم غیب اور (دیوبندی دھرم میں) بچوں، پاگلوں، جانوروں کے علم غیب مشبّہ ومشبّہ بہ ہیں اور لفظ ''ایسا'' تشبیہ ہی کے لیے ہے۔

یہ تو تھی تھانوی عبارت میں تشبیہ، اب برابری بھی دیکھ لو۔

تھانوی نے یہ تشبیہ دے کر اس پر تفریع کی کہ

''تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جائے''۔ [حفظ الایمان، صفحہ: ۸]

بجنوروی صاحبان گوش شنوار کھتے ہوں تو سنیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے رب کریم جل جلالہ نے جو علوم غیبیہ کثیرہ عظیمہ فخیمہ عطا فرمائے اگر ان کی وجہ سے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عالم الغیب کہنا جائز ہو جائے۔ تو اس سے یہ کیوں کر لازم آیا کہ دیوبندی دھرم میں پاگلوں، جانوروں کو ایک آدھ بات جو غیب کی معلوم ہے اس کی وجہ سے پاگلوں، جانوروں کو بھی عالم الغیب کہنا صحیح ہو جائے۔

تو اس کے سوا تم اور کیا کہہ سکتے ہوں کہ یہ لازم اس لیے آیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم اقدس اور پاگل چار پائے کا علم دونوں ایک سے ہیں ایک برابر ہیں یا فرق ہے بھی تو بہت معمولی۔ لہٰذا جیسے وہ اطلاق عالم الغیب صحیح ہونے کی علت ہو گیا یہ بھی ہو جائے گا۔ تو صاف کھل گیا کہ بے ادب خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے بچوں، پاگلوں جیسا علم مانتے اور علّیت اطلاق کو اس پر متفرع جانتے ہیں۔

اب تو نہ کہو گے کہ

''برابری کے معنیٰ کس قاعدے سے متعین ہوئے''۔ [انکشاف: ص: ۱۳۹]

انتباہ

تھانوی صاحب کو یہ سب اور اس سے بہت زائد ان کی کفری عبارت کا مطلب ان کے جیتے جی کھول کھول کر دکھا دیا گیا۔ سیکڑوں سوالات وضربات ان کے سر پر نازل کیے گئے جن کے جواب سے عاجز وساکت رہ کر ''خفض الایمان'' میں کفر بکنے کے بعد ''بسط البنان وتغییر العنوان'' میں بے تعلق باتیں لاکر اور نئے کفریات بک کر تھانوی جی نے اپنی عبارت کا وہی مضمون وہی مطلب ہونا خود بھی قبول دیا جس پر ''حسام الحرمین اور الصوارم الہندیہ'' میں فتوائے تکفیر ہے اور یوں اپنی عبارت ''خفض الایمان'' کو متعین فی الکفر بتا کر اپنے کفر پر خود اپنے ہاتھوں رجسٹری کر لی۔ اور ان کی حمایت میں بجنوری جیسوں کی واویلوں اور ''فلاں نے تکفیر نہیں کی'' جیسے پوچ اور لچر استدلال بلکہ افترا و بہتان نے نادان دوستی کا کام کیا اور تھانوی صاحب کو ان کے کفر پر اور جما دیا۔ اور ان کے پیچھے ان کے حامیوں کا دین و ایمان بھی تباہ وبرباد ہو گیا۔ بجنوری منش سوچتے ہیں یہ واویلے اور فلاں وفلاں کی چیخ پکار تھانوی صاحب سے کفر اٹھا دیں گے؟ ہرگز نہیں یہ اللہ کا دین ہے اور وہ اپنے سچے وعدہ سے اپنے بندوں کو توفیق دے گا جو اس کے دین کی مدد کو اٹھیں گے۔ تھانوی وغیرہ مرتدین کے فتنۂ توہین کے مقابلے میں سینہ سپر ہوں گے اور کلمۂ حق سے ان مرتدین کے مکر و بناوٹ کی ہر اندھیری کافور کر کے ان دلدادگانِ توہین کا کافر، مرتد ہونا بے خوف وخطر بیان کریں گے۔

اہل عقل وانصاف خود فیصلہ کرلیں کہ:

بجنوری جی کی جہالتیں، سفاہتیں اور افترائات وبہتانات کے ترنگیں آشکارا ہوجانے کے بعدان کی زبانی یا بے ثبوت وحوالہ تحریر نقل وروایت کس درجۂ اعتبار وشمار میں ہوسکتی ہے۔

اور مسلمان اپنے اسلاف کا یہ ارشاد یاد کریں:

فإعلم ثبتنا الله وإياك على الحق ولا جعل للشيطان وتلبيسه الحق بالباطل إلينا سبيلاً أن مثل هٰذه الحكاية أولاً لا تطيع في قلب مومن ريبًا إذ هي حكاية عمن إرتد و كفر بالله ونحن لا نقبل خبر المسلم المتهم و كيف بكافر إفترى هو ومثله على الله ورسوله ما هو أعظم من هٰذا والأدب لسليم العقال يشغل بمثل هٰذه الحكاية سِرّه وقد صدرت من عدوٍ كافرٍ مُبغِض للدين مفترٍ على الله ورسوله۔

[شفاشریف، ص:۱۱۵]

اے عزیز! اللہ پاک ہمیں اور تمہیں حق پر ثابت قدم رکھے اور ایسا کرے کہ شیطان کو ہم تک پہونچنے کا کوئی راستہ نہ ملے اور ہمارے عقیدۂ حقہ پر باطل کی اندھیری ڈالنے کے لیے وہ ہمارے قریب نہ آسکے۔ یقین رکھو کہ اس طرح کی حکایت اول توکسی مومن کے دل میں کسی طرح کا شک نہیں ڈالے گی اس لیے کہ یہ حکایت وہ بیان کررہا ہے جس نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور کافر ومرتد ہوگیا ہم کسی ایسے مسلمان کی خبر قبول نہیں کرتے جس پر تہمت ہوتو کافر کی کیسے قبول کریں گے حالاں کہ اس نے اور اس جیسوں نے اس سے بھی بڑا افترا(۱) کیا۔ تعجب ہے کہ عقل سلیم رکھنے والا ایسی حکایت کی طرف دھیان کیوں دیتا ہے جب کہ وہ ایسے کی زبان سے نکلی ہے جو دشمن ہے، کافر ہے، دین سے دشمنی رکھنے اور اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افترا کرنے اور بہتان باندھنے والا ہے۔

---

(۱)۔ قولہ ''بڑا افترا'' یعنی کفر وگستاخی۔ ۱۲ منہ

دیوبندیہ کے کفر پر پردہ ڈالنے کی بجنوری جی ایک ناکام کوشش

صاحب جلالین پر خامہ فرسائی

بجنوری لکھتے ہیں:

فقیر نے سوال یہ کیا تھا کہ اس بیان میں (۱) صاحب جلالین میں کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین وتنقیص نہیں نکلی کہ انہوں نے وحی الٰہی کی قراءت میں القائے شیطان اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبانِ مبارک پر القائے مدح اصنام جو کہ سراسر شانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف ہے بیان کیا۔ (انکشاف، ص: ۲۳۲) کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان پر بتوں کی مدح بالقائے شیطان جاری ہونا ماننا توہین نہیں ہے۔ (انکشاف، ص: ۲۳۳) تفسیر جلالین میں تینوں مقاماتِ مذکورہ میں اس مضمون کو صراحۃً بیان کیا'' (انکشاف، ص: ۲۳۴) اس میں بجنوری جی نے اپنے بقول جس بیان میں اپنے منہ توہین مانی اور صرف توہین کے الفاظ ہی نہیں، توہین کا صراحۃً مضمون (۲) مانا اور اس بیان کو صاحب جلالین کا قول کہا اور صراحۃً صاحب جلالین کو اس کا قائل ٹھہرایا کہ لکھا:

کہ ''تفسیر جلالین میں اسی مضمون کو صراحۃً بیان کیا'' (انکشاف، ص: ۲۳۴)

اور پھر بجنوری جی صاحب جلالین کے ویسے ہی مدح خواں رہے اس سے بجنوری جی کا یہ دھرم صاف آشکارا ہے کہ جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرے (معاذ اللہ) اور

---

(۱)۔ ''انکشاف'' میں یوں ہی ہے۔ ۱۲ منہ

(۲)۔ دیوبندیوں کی عبارات میں توہین کے مضمون ہونے کا بجنوری جی جگہ جگہ انکار کیے ہیں اسی سلسلے میں اپنا بھرم رکھنے کے لیے ''انکشاف، ص: ۲۲۳'' پر لکھا۔ جو مضامین خبیثہ ان عبارات کے ذریعہ بیان کیے گئے ہیں ان مضامین خبیثہ کے کفر اور اس کے قائل کے کافر ہونے میں کسی کو کلام نہیں ہو سکتا۔ یعنی بجنوری جی باور کرار ہے ہیں کہ توہین کے مضمون پر وہ تکفیر کرتے ہیں مگر یہ بجنوری جی کے وہی ہاتھی دانت ہیں جو دکھانے کے ہوتے ہیں کھانے کے نہیں یہاں بجنوری جی نے اپنا دھرم صاف کھول دیا کہ توہین کے کھلے ہوئے صراحۃً مضمون پر بھی وہ تکفیر نہیں کرتے۔ ۱۲ منہ

صرف الفاظ نہیں بلکہ توہین کا مضمون بیان کرے اور مضمون اشارۃً کنایۃً نہیں بلکہ صاف صریح ہو۔ بجنوری جی کے نزدیک یہ نہ کفر ہے، نہ گمراہی ہے، نہ کوئی گناہ۔ اور وہ توہین کا صراحۃً مضمون لکھنے، بیان کرنے والا بجنوری جی کے نزدیک نہ کافر ہے نہ گمراہ، نہ مجرم ہے۔ جس کا صاف مطلب ہے بجنوری جی کے نزدیک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کفر نہیں اور اس جرم ملعون سے بجنوری جی کے نزدیک کسی مدعی اسلام شخص کے اسلام پر کچھ آنچ نہیں آتی یہ ہے کہ بجنوری جی کے دل کی دبی جو توہین کو کفر اور توہین کرنے والے کو کافر ماننے کے ہزار ریائی اقراروں کے باوجود بجنوری جی کے منھ سے پھوٹی پڑ رہی ہے۔

ہم بحمد اللہ تعالیٰ مسلمان ہیں، سنّی ہیں، حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم اور حضور کے صدقے حضور سے نسبت رکھنے والوں کی تعظیم ہمارے دلوں میں پیری ہوئی ہے کلمۂ اسلام کا احترام ہم ہی جانتے ہیں۔

اور جسے بارگاہِ رسالت کا یقیناً گستاخ جانتے ہیں اسے بالیقین کافر مرتد مانتے ہیں۔ ہم بحمدہ تبارک وتعالیٰ ببانگ دہل اعلان حق کرتے ہیں کہ صاحبِ جلالین نے نہ تو ہرگز ہرگز توہین وتنقیص کے الفاظ کہے، نہ معاذ اللہ توہین وتنقیص کا صراحۃً یا اشارۃً مضمون کیا۔ صاحب جلالین نے یہاں اپنا کوئی قول وکلام ہرگز نہ لکھا بلکہ صاحب جلالین نے جو کچھ کیا وہ صرف یہ ہے کہ ایک روایت تھی جسے نقل کر دیا اور نقل روایت مستلزم اعتقاد وقبول نہیں۔

تو صاحب جلالین بالجزم کسی مضمون توہین کے قائل وقابل بالالتزام نہیں ہوئے۔ اور کوئی شک نہیں کہ جس طرح قرآن کریم میں جہاں ظاہر، نص، مفسر، محکم ہیں وہیں خفی، مشکل، مجمل، متشابہ بھی ہیں۔ اسی طرح روایات احادیث میں جہاں ظاہر، نص، مفسر، محکم ہیں وہیں خفی، مشکل، مجمل، متشابہ بھی ہیں

اور یہ روایت اقسام اوائل سے نہیں بلکہ اقسام اواخر میں قسم ''مشکل'' سے ہے۔ ولہٰذا علامہ قاضی عیاض علیہ الرحمۃ والرضوان نے اس روایت کی تعبیر ''مشکل'' سے کی کہ فرمایا:

لنا فی الکلام علی مشکل ھذا الحدیث ماخذین۔ اشفا شریف ثانی، ص: ۱۱۰، مجمل

اس مشکل حدیث پر کلام میں ہمارے لیے دو ماخذ ہیں۔

اور قرآن کریم وحدیث صحیح میں جو ''مشکل'' ہو اس کا اولین حکم یہ ہے:

إعتقاد الحقيقة فيما هو المراد۔[نور الانوار ،ص:۹۰]
مشکل کے بارے میں یہ اعتقاد رکھے کہ اس سے شارع کی جو بھی مراد ہے حق ہے۔
اور ثانیاً مشکل کا حکم یہ ہے۔
ثم الإقبال على الطلب والتامل فيه إلى أن يتبين المراد۔[نور الانوار ،ص:۹۰]
وہ کلمہ مشکل کس کس معنی میں آیا ہے اسے تلاش کرے اور کافی غور وخوض کرے کہ ان میں سے یہاں کس معنی میں ہے؟ یہاں تک کہ مراد ظاہر ہو۔

تو صاحب جلالین علیہ الرحمۃ والرضوان کا اس روایت کو نقل فرمانا محض اہل علم وصاحبان بصیرت کے سامنے روایت کو پیش کر دینا ہے تاکہ برتقدیر صحت روایت وہ حضرات اپنی طلب وتامل سے روایت کے حقیقی وواقعی مراد تک پہونچیں۔ تو صاحب جلالین ظنّاً بھی کسی مضمون توہین کے قائل وقابل نہیں ہوئے۔ محشّی جلالین میں صاحب جلالین کا یہی مقصد سمجھا لہٰذا حواشی میں کافی تفصیل سے ردّ وتاویل کا ذکر کیا اور حکم مشکل، طلب وتامل کی نظر حکم بھی کرتی ہے کہ روایت مذکورہ:

"قد قرء النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم في سورة النجم بمجلس من قريش بعد أَفَرَأَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرٰى. بالقاء الشيطان على لسانه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من غير علمه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم۔

شعر:

به تلك الغرانيق العلىٰ وإن شفاعتهن لترتجى

ففرحوا بذلك ثم أخبره جرئيل بما ألقاه الشيطان على لسانه من ذٰلك فحزن فسلى بهذه الأية ليطمئن جلالین ،ص:۲۸۴]

میں قرء کا مفعول بہ محذوف ہے اور وہ "بقية السورة" ہے اور "تلك الغرانيق" الخ قرء کا مفعول بہ نہیں بلکہ القاء مصدر کا مفعول بہ ہے۔ علی لسانہ میں علی بمعنی بائے الصاق ہے اور لسان بمعنی تکلم ہے جیسا کہ تاج العروس میں ہے یا لسان بمعنی نغمہ ہے جیسا کہ شفا شریف ثانی ص:۱۱۲ میں ہے:

محاکیا "نغمة النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم"
پھر علامہ علی قاری نے "نغمة" کی تفسیر لہجہ وآواز سے کی۔

اور علامہ شہاب الدین خفاجی نے فرمایا:

الظاهر أنه أريد به هُنا الصوت مطلقًا۔ [نسیم الریاض چہارم، ص:۱۹۸]

ظاہر یہ ہے کہ نغمہ سے یہاں مطلقاً آواز مراد ہے۔

تو علیٰ لسانہ کا معنی ہوا۔ ''حضور کی تلاوت آیت سے ملا کر(۱)'' جیسا کہ تفسیر خزائن العرفان میں ہے: یا یہ معنی ہوا حضور کی آواز سے ملا کر یا آواز اور تلاوت کا لہجہ و انداز سے ملا کر جیسے شفاوشروح شفا سے گزرا۔ اور بہر حال ''علیٰ لسانہ'' القاء مصدر کا ظرف ہے القاء کا بذریعہ علیٰ مفعول بہ نہیں ہے۔ القاء کا بذریعہ علیٰ مفعول بہ مقدم اسماعھم ہے جو مقدر(۲) ہے (یعنی علیٰ أسماعھم أی قریش) من غیر علمہ القاء مصدر سے متعلق اور القاء کا ظرف ہے اور بالقاء الخ قد قرء سے حال ہے اور معنیٔ روایت یہ ہیں:

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قریش کی ایک مجلس میں سورۂ نجم کی تلاوت میں أَفَرَأَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى. وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرٰى کے بعد بقیہ سورت کی تلاوت فرمائی جب کہ شیطان نے اس سے ملا کر یا حضور کی آواز کی نقل بنا کر بتوں کی تعریف کے دو کلمے تِلْكَ الْغَرَانِيْقُ الخ قریش کے کانوں میں ڈال دیئے اس سے قریش خوش ہوئے سمجھے کہ حضور نے معاذ اللہ ان کے بتوں کی تعریف کی۔ وحی الٰہی کی تبلیغ و تعلیم میں مشغول ہونے کے سبب حضور کا اتفاق اس القائے شیطانی کی طرف نہ گیا۔ حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے جب عرض کی کہ شیطان نے یہ کچھ قریش کے کانوں میں پھونکا ہے تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رنج ہوا اس پر اللہ عزوجل نے اس آیت سے اپنے محبوب کو تسلی دی۔ وہ آیت یہ ہے:

---

(۱) تاج العروس ص:۳۷۶ میں مَرَرْتُ بہ کے الصاق مجازی کی تفسیر کرتے ہوئے بحوالہ صحاح كأنك الصقت المرور به (گویا تم نے اپنا گزرنا اس سے ملایا) یعنی الصقت متعدی لائے ہیں ولہذا تفسیر خزائن العرفان، ص:۱۷، ع:۱۴۔ سورۂ حج زیر آیت:۵۲ یہی تعبیر اختیار کی فرمایا:

''شیطان نے مشرکین کے کان میں دو کلمے ایسے کہہ دیئے''۱۲منہ

(۲)۔ بجنوری جی نے جلالین کے اسی صفحہ سے بما ألقاه الشيطان على لسان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم بطل اھ ''نقل کیا ہے اس میں بھی علیٰ لسان کا یہی معنی ہے۔ ۱۲منہ

﴿وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّا اِذَا تَمَنّٰى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْ اُمْنِيَّتِهٖ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۲﴾ لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ الْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ﴾ [پ:۱۷، ع:۱۳، س: الحج: آیت: ۵۲۔۵۳]

اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول یا نبی (۱) بھیجے سب پر کبھی یہ واقعہ گزرا ہے کہ جب انہوں نے پڑھا تو شیطان نے ان کے پڑھنے میں لوگوں پر کچھ اپنی طرف سے ملا دیا تو مٹا دیتا ہے اللہ اس شیطان کے ڈالے ہوئے کو پھر اللہ اپنی آیتیں پکی کر دیتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے تا کہ شیطان کے ڈالے ہوئے کو فتنہ کر دے ان کے لئے جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جن کے دل سخت ہیں اور بے شک ستم گار دُھر کے جھگڑالو ہیں۔

صاحبِ جلالین کی جلالت علمی مقتضی ہے کہ خود انہوں نے یہی یا اس جیسا بے غبار معنی اس روایت کا سمجھا ورنہ جس معنی پر بجنوری جی نے ''توہین نہیں نکلی'' بہ استفہام انکاری کے کہا اور اپنی خباثت قلبی سے توہین کا صراحۃً مضمون صاحبِ جلالین کے سر دھر دیا ہے۔ اس معنی پر روایت کے الفاظ مختل ہو کر رہ جائیں گے اور حاشا کہ صاحب جلالین جیسا عالم اس حالت میں اس روایت کو نقل کرے اور اپنی تفسیر میں جگہ دے۔

مختل ہم نے اس لیے کہا کہ شروع میں ''قَدْ قَرَءَ'' اور بیچ میں ''مِنْ غَيْرِ عِلْمِهٖ'' متضاد ٹھہریں گے اس لیے کہ اس معنٰی پر قَدْ قَرَءَ (معاذ اللہ) التزام قراءتِ مدح اصنام کو بتاکید بیان

---

(۱)۔ تفسیر خزائن العرفان میں فرمایا: شانِ نُزول: جب سورۂ والنجم نازل ہوئی تو سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجدِ حرام میں اس کی تلاوت فرمائی اور بہت آہستہ آہستہ آیتوں کے درمیان وقفہ فرماتے ہوئے جس سے سننے والے غور بھی کر سکیں اور یاد کرنے والوں کو یاد کرنے میں مدد بھی ملے جب آپ نے آیت وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى پڑھ کر حسبِ دستور وقفہ فرمایا تو شیطان نے مشرکین کے کان میں اس سے ملا کر دو کلمے ایسے کہہ دیئے جن سے بتوں کی تعریف نکلتی تھی، جبریلِ امین نے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ حال عرض کیا اس سے حضور کو رنج ہوا، اللہ تعالٰی نے آپ کی تسلی کے لئے یہ آیت نازل فرمائی۔

کرے گا اور التزام بے علم کے ممکن نہیں (۱)۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان بہت ارفع و اعلیٰ ہے عامۂ بشر میں دیکھ لیجیے جو بات کسی سے ایسے سرزد ہوئی جس کی اُسے کچھ خبر نہ ہوئی کون ذی شعور اس بات کی اس کی طرف نسبت التزامی کرے گا اور اس کی بے خبری جانتے ہوئے یوں بیان کرے گا کہ بے شک فلاں نے یہ بات کہی اور اس کہنے کی اسے کچھ خبر نہ ہوئی۔

ولہذا صاحب جلالین کا دامن توہین یا قبول توہین جیسی کفری نجاست سے قطعًا پاک وصاف قرار پایا۔

نیز آیت:

﴿وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ﴾ [پ:۱۷ ع:۱۴]

اور بے شک ظالم لوگ شقاق بعید میں ہیں۔

کے تحت جو ہے:

خلافٍ طويل مع النبي والمؤمنين حيث جرىٰ على لسانه ذكر الهة بما يؤذيهم ثم ابطل ذٰلك۔ [جلالین، صفحۂ مذکور]

یہ "جرى علىٰ لسانه" زعم ظالمین کا بیان ہے۔ یعنی جرى علىٰ لسانه زعما منه هم يا علىٰ زعمهم۔ جیسا کہ خود الفاظ عبارت سے مفہوم ہو رہا ہے۔ یعنی بے شک ظالم لوگ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ایمان والوں کے ساتھ طویل جنگ ٹھانے ہوئے ہیں کیوں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک پر ان ظالموں کے گمان میں معاذ اللہ ان ظالموں کے بتوں کا چرچا ان ظالموں کی پسند کے مطابق جاری ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کا جھوٹ اور باطل ہونا ظاہر فرما دیا۔

الحاصل صاف ظاہر و ثابت ہوا کہ صاحب جلالین کسی قول و مضمون توہین کے ہرگز قائل و بادی نہیں قابل نہیں صرف ایک ''روایت مشکل'' کے ناقل ہیں جب کہ تھانوی وغیرہ دیوبندی اشکال سے برکنار معانی کفر و توہین میں متعین عبارات حفظ الایمان و براہین و تحذیر و فتاوے

---

(۱)۔ صدور افعالِ اختیاریہ کو شعور سے انفکاک نہیں۔ ۱۲ (فتاویٰ رضویہ مترجم، جلد:۲۱، صفحہ:۵۱۷۔ ۱۲ ان۔ الیاقوتۃ الواسطۃ، ص:۳۔

گنگوہی کے ناقل نہیں یقیناً قائل ہیں ان عبارات کے خود بادی ہیں حتی کہ مثلاً زید جس کے عقیدے سے ''حفظ الایمان'' میں سوال ہے اس کے خواب وخیال میں بھی مطلق بعض علوم غیبیہ کی بنا پر عالم الغیب ماننا نہ آیا ہوگا مگر تھانوی جی نے اسے اپنے جی سے گڑھ لیا اور جو زید کا عقیدہ اور صحیح منشا تھا یعنی علوم کثیرہ عظیمہ، وافرہ متظافرہ کی بنا پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عالم الغیب ماننا تھانوی اس سے صاف نظر چرا گئے۔ کیوں؟ صرف اس لیے کہ اس منشا سے صحیح پر اس گندی گالی یعنی بچوں، پاگلوں، جانوروں کو بڑھانے کا موقع نہیں ملتا اور ان کا ناپاک مقصد توہین حاصل نہ ہوتا۔

بجنوری جی کے لیے اسی شفا شریف میں وہیں یہ درس عبرت تھا کہ

وصدق القاضی بکر بن العلاء المالکی حیث قال لقد بلی الناس ببعض أهل الأهواء والتفسیر وتعلق بذلك الملحدون۔ [شفا شریف، ج:۲،ص:۱۰۷]

قاضی بکر بن علا مالکی نے سچ کہا جہاں فرمایا کہ یقیناً کچھ تفسیر لکھنے والوں اور بعض بد دین گمراہوں کے سبب لوگ آزمائش میں پڑ گئے اور باطل پرست ملحدین ظاہر بعض روایتِ حدیث سورۂ نجم جیسی باتوں میں الجھ کر رہ گئے۔

یہ انہیں نظر نہ آیا اور نہ یہ بصیرت نصیب ہوئی کہ ایک عالم ربانی کا فرمانا خود ان پر کیسا صادق آیا کہ اس مصروف عن الظاهر محتمل للمعنی الطاهر نقل میں توہین بتا کر اس سے کفر صریح کے قائل، عبارات متعین فی الکفر کے بادی دیوبندیہ کو انہوں نے مسلمان ٹھہرانا چاہا اور اپنا دین لٹنے ایمان برباد ہونے کی کچھ پرواہ نہیں کی۔

ایک آسان بات

بجنوری جی جگہ جگہ رونا روئے ہیں کہ فلاں عالم فلاں جگہ کے عالم فلاں مدرسہ کے عالم نے خبثائے دیوبندیہ کی تکفیر نہیں کی۔ آخر یہ رونا کیوں؟

بجنوری جی خود کو ان پڑھ کہتے اور ناسمجھ جبلوں میں اپنا شمار تو کراتے نہیں تھے بلکہ مدعی علم تھے نہ صرف مدعی علم بلکہ نہایت قابلیت جتاتے اور دوررس ماہر کامل بنتے تھے تو پھر یہ فلاں وفلاں کی اوٹ میں منہ چھپانا کیوں؟ اجماع درکار تھا تو وہ تو ہو چکا۔

إن جمیع من سب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فھو کافر مرتد بإجماع الأمة۔[المعتقد، ص:۱۴۷]

جو کوئی بھی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرے یا حضور کو عیب لگائے وہ بالاجماع کافر مرتد ہے۔

اب دیکھنا کیا باقی رہا تھا صرف یہ جو کچھ براہین وحفظ الایمان وتحذیر وفتوائے گنگوہی میں دیوبندیہ نے لکھا وہ کفر وتوہین ہے یا نہیں؟ اور ہے تو متعین ہے یا کسی تاویل بعید ابعد ضعیف اضعف کی گنجائش رکھتا ہے اس کے لیے نہ اجماع تلاش کرنے کی حاجت تھی اور نہ منصب اجتہاد کی ضرورت اپنے اسی علم اور قابلیت مہارت کو جس کے بجنوری جی مدعی تھے کام میں لاتے۔عبارات دیوبندیہ میں کوئی اپنا شبہ تو بجنوری صاحب نے پیش نہ کیا پوری کتاب میں جو کچھ ہے دیوبندیہ کا ہی پس خوردہ یا اس پر حاشیہ آرائی ہے۔اپنے کف لسان باطل کی وجہ میں خود ہی ''بسط البنان'' وغیرہ کو پیش کیا۔(جیسا کہ انکشاف،ص:۵۷۔۵۸ میں ہے)

''بسط البنان'' میں تھانوی جی نے جو کچھ مکروفریب کیا اور بزورزبان اپنی عبارت کا جو مطلب گڑھا اس کا قاہر رد ''وقعات السنان، ادخال السنان اور قہر واجد دیان میں۔

نیز تحذیر وبراہین سمیت حفظ الایمان کی دیوبندی بناوٹوں کا ردّ متین ''الموت الأحمر'' میں نیز فتوائے (ا) گنگوہی سے انکارِ دیوبندیہ کا خصوصی رد ''تمھید ایمان بآیاتِ قرآن''(۱۳۲۶ھ)

(ا)۔ بجنوری جی کی جہالت کہ فتوائے گنگوہی کی گنگوہی کی طرف نسبت کے انکار پر الخط یشبہ الخط سے دلیل لائے اور اپنے پاؤں پر تیشہ زنی کو فتاوٰی رضویہ کا حوالہ دیا جس میں صاف واشگاف تصریح موجود ہے کہ

''مفتی کے خطوط بھی بالاجماع مستثنیٰ ہیں۔'' (فتاوٰی رضویہ جلد چہارم، صفحہ: ۵۴۳)

بجنوری جی یا ان کے ہم نوا استفتا بھیج کر تحریری فتوی بے دو گواہان عادل کے منگوانے کے قائل اور اس پر عامل تو نہ ہوں گے بلکہ اپنے چیلوں کو بھی روک گئے ہوں گے کیوں کہ جب الخط یشبہ الخط خط کے مشابہ ہوتا ہے تو کیا اطمینان کہ فلاں مفتی ہی نے یہ فتوی لکھا ہے اس کے مہر و دستخط سے کسی جاہل گنوار یا کسی منافق غدار نے نہیں لکھا یہ ہے مبلغ علم اور اس پر میدانِ تحقیق اور مبحث تکفیر میں بے متبعانہ جولانی دکھانے کی وہ دھن۔ خدا جب دین لیتا ہے تو عقل چھین لیتا ہے۔

نیز ان سب اور ان سے بہت زائد کارد بدیع "الاستمداد علی اجیال الارتداد" میں امام اہل سنت قدس سرہ کی حیات مبارکہ ہی سے چھپ کر شائع و مشتہر ہے۔ ان سب کو بنگاہ عمیق و بنظر

(بقیہ صفحہ گزشتہ) فائدۂ نفیسہ:

مفتی کے خطوط بالاجماع مستثنیٰ ہیں۔ (فتاوی رضویہ، جلد: ۴، صفحہ ۵۳۳)

یعنی مفتی کا خط فتوی اسی کا معنی جائے گا پھر جب اس فتوے کی مفتی کی طرف نسبت شائع و مشتہر ہو اور مفتی اس نسبت سے انکار نہ کرے تو وہ احتمال بعید بھی کہ ممکن ہے۔ فتوی مفتی کا نہ ہو کسی اور نے مفتی کے نام سے لکھ دیا ہو مرتفع ہو جائے گا اور بغیر کسی احتمال وشبہ کے وہ فتوی صراحۃً بداہۃً اسی مفتی کا قرار پائے گا۔

ولہٰذا "تمہید ایمان" میں فرمایا:

"زید سے اس کا ایک مہری فتوی اس کی زندگی و تندرستی میں علانیہ نقل کیا جائے اور وہ قطعاً یقیناً صریح کفر ہو، سالہا سال اس کی اشاعت ہوتی رہے، لوگ اس کا رد چھاپا کریں زید کو اس کی بنا پر کافر بتایا کریں زید اس کے بعد پندرہ برس جیے اور یہ سب کچھ دیکھے، سنے اور اس فتوی کی اپنی طرف نسبت سے انکار اصلاً شائع نہ کرے بلکہ دم سادھے رہے یہاں تک کہ دم نکل جائے کیا کوئی عاقل گمان کر سکتا ہے کہ اس نسبت سے اسے انکار تھا یا اس کا مطلب کچھ اور تھا"۔ (صفحہ: ۳۹)

فتوائے کذب گنگوہی کا یہی حال ہے ولہٰذا "تمہید ایمان" میں فرمایا:

"وہ فتوی جس میں اللہ تعالیٰ کو صاف صاف کاذب جھوٹا مانا ہے اور جس کی اصل مہری دستخطی اس وقت تک محفوظ ہے اور اس کے فوٹو بھی لیے گئے جن میں سے ایک فوٹو کہ علمائے حرمین شریفین کو دکھانے کے لیے مع دیگر کتب دشنامیاں گیا تھا سرکار مدینہ طیبہ میں بھی موجود ہے یہ تکذیب خدا کا ناپاک فتوی اٹھارہ برس ہوئے ربیع الآخر ۱۳۰۸ھ میں رسالہ صیانۃ الناس کے ساتھ مطبع حدیقۃ العلوم میرٹھ میں مع رد کے شائع ہو چکا۔ پھر ۱۳۱۸ھ میں مطبع گلزار حسنی، بمبئی میں اس کا اور مفصل رد چھپا۔ پھر ۱۳۲۰ھ میں پٹنہ عظیم آباد مطبع تحفۂ حنفیہ میں اس کا اور قاہر رد چھپا۔ اور فتوی دینے والا جمادی الآخرہ ۱۳۲۳ھ میں مرا۔ اور مرتے دم تک ساکت رہا نہ یہ کہا کہ وہ فتوی میرا نہیں، حالاں کہ خود چھاپی ہوئی کتابوں سے فتوی کا انکار کر دینا سہل تھا، نہ یہی بتایا کہ مطلب وہ نہیں جو علمائے اہل سنت بتا رہے ہیں بلکہ میرا مطلب یہ ہے۔ نہ کفر صریح کی نسبت کوئی سہل بات تھی جس پر التفات نہ کیا"۔ (صفحہ: ۳۸-۳۹)

تو فتوائے گنگوہی کی ، اس میں مذکور کفر صریح کی گنگوہی کی طرف نسبت میں کیا شبہ رہا۔ ۱۲ منہ

انصاف دیکھ لیتے۔ پھر بالفرض کفریات دیوبندیہ پر ان قاہر ردوں میں سے صرف ایک اک رد کو چھوڑ کر وہ سب کا جواب دے لیتے۔ کفریاتِ دیوبندیہ پر محض ایک ایک دلیل باقی رہ جاتی تو بھی دیوبندیہ کو شرعاً کافر مرتد ماننے کے سوا ان کے سامنے کوئی راستہ نہ ہوتا بلکہ بفرضِ محال ایک بھی نہ سہی از اول تا آخر سب اعتراضوں کے جواب باصواب وہ دے لیتے (حالاں کہ یہ قطعاً جزماً ناممکن ہے) تو بھی اس سے دیوبندیہ نہ مسلمان بنتے اور نہ ہی ان کی تکفیر کے سوا بجنوری جی کو کوئی چارۂ کار رہتا۔ وہ کیوں؟ ہم سے سنیے:

دیوبندیہ کے جیتے جی دیوبندیہ کے رد ہوتے رہے، تکفیریں ہوتی رہیں، دیوبندیہ کی کمیٹیاں جڑ کر بیٹھیں مگر ان کفری عبارات میں کوئی اسلامی پہلو نہ نکلتا تھا، نہ نکلا تو بفرض غلط وہ عبارتیں متعین نہ تھیں تو یوں دیوبندیہ کے کفر میں متعین ہوگئیں۔ اب کسی بجنوری یا ہندی وغیرہ کی تاویل سے ان عبارات کے قائلین کو کیا فائدہ؟ وہ تو کافر کے کافر ہی رہے۔ اور ان سب حقائق کو دیکھتے، سنتے، جانتے، بوجھتے بالیقین ان سے باخبر رہتے ہوئے کسی بجنوری وغیرہ کو دیوبندیہ کی تکفیر سے کفِ لسان کی کیا گنجائش رہتی تو صاف ظاہر وروشن ہوگیا کہ بجنوری جی نے جو کچھ ریز کی وہ حمایتِ دیوبندیت وحمیت کفر وردّت کی رگ تھی جو پھڑک اٹھی اور بجنوری کے دین وایمان کا کھلم کھلا صفایا کرگئی۔

أعاذنا الله تعالیٰ من ذٰلك وجميع المسلمين بجاه حبيبه الأمين عليه وعلىٰ اٰله وصحبه وحزبه وابنه الصلوٰة والتسليم وعلينا معهم وفيهم الى يوم الدين. والحمد لله رب العالمين.

اسرار احمد نوری
نوری دار الافتا مدرسہ رضویہ اہل سنت بدر الاسلام
مانا پار بہریا، ڈاک خانہ، حسین آباد گرنٹ،
ضلع بلرام پور (یوپی) ٢٧١٦٠٤

رجب: ۱۴۲۴ھ

فہرست کتاب

اللِّمَمُ الْمَلَكِيَّةُ والتَّسْجِيلَاتُ الْمَكِّيَّةُ

(١٣٢٤ھ)

بسم الله الرحمٰن الرحيم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

سلٰم منا ورحمة الله وبركاته على سادتنا علمآء البلد الأمين. وقادتنا كبرآء بلد سيد المرسلين. صلى الله تعالىٰ وسلم وبارك عليه وعليهم أجمعين.

وبعد: فإن المعروض على جنابكم. بعد لثم أعتابكم. عرض محتاج فقير مظلوم أسير ذى قلب كسير على عظماء كرماء أسخياء رحماء يدفع الله بهم البلاء والعنا. ويرزق بهم الهنا(١) والغنا. (٢)أنّ السنّة فى الهند غريبة وظلمٰت الفتن والمحن مهيبة. قد إستعلیٰ الشر وإستولى الضَّرُّ،(٣)وتفاقم الأمرَ. فالسنى الصابر على دينه كالقابض على الجمر. فوجب على ذمة همة أمثالكم السادة القادة الكرام إعانة الدين و إهانة المفسدين إذ ليس بالسيوف فبالأقلام. فالغياث (٤) الغياث يا خيل الله. يافرسان عساكر رسول الله أمدّونا بمدّة. وأعدوالدفع

---

(١). عَنَاء بالفتح والمد: رنج ديدن. غَنَاء بالفتح والمد: فائده وسود. صراح "سيبويہ گفت بعضے ہمزۂ مثل "یشاءُ" راحذف کنند و یشا گویند. حاشیۂ فصول ونوادر، ص: ١٣٢.

(٢). الهنأ کا ہمزہ برائے مناسبت الف ہوگیا. ١٢، ن

(٣) . الضَّرُّ، وَیُضَمُّ لغتان، او بالفتح مصدرٌ وبالضم اسمٌ. (ق) ١٢ ن

(٤) . الغِیاث بالکسر اِغاثۃ کا اسم. پہلا آغیثُوا مقدر کا مفعول مطلق ہے. اور دوسرا بظاہر تاکید، اور معنیً مفعول فیہ کہ. پے در پے فریاد کو پہونچنا مراد ہے تو اس سے پہلے "بَعْدَ" مضاف تھا جسے حذف کر کے مضاف الیہ کو اس کا قائم مقام کر دیا گیا. (جیسا کہ زیدٌ سَیرًا سَیرًا کے تحت بشیر النحو یہ، ص: ١٤٢ میں ہے). ١٢

الأعداء عدة. وشدوا عضدنافی ھٰذہ الشدۃ. ومن المیسور علی قدر المقدور فی
إبانة ھٰذہ الأمور أن رجلًامِنْ علماء بلادنا. الملقّب علی لسان عمائدنا وأسیادنا.
بعالم أھل السنة والجماعة وقف نفسه علی دفاع تلك الضلالة والشناعة.
فصنف کتبًا وألف خطبا تنوف کتبه(۱) علی مائتین. بھا للدین زین وجلاء(۲)
الرین. منھا شرح علقه علی المعتقد المنتقد. سماہ المعتمد المستند. وقد تکلم
فی مبحث شریف منه علی أصول البدع الکفرية الشائعة الاٰن فی الدّیار الھندية.
نعرض منھا ذکر بعض الفرق بلفظہٖ لیتشرف منکم بنظرة وتصدیق. وتفرح
السنة ویفرجُ عنھا کل محنة بعون التصویب منکم والتحقیق. وتذکرو اصریحا
أن أئمة الضلال الذین سماھم ھل ھم کما قال. فمقاله فیھم بالقبول حقیق أم
لا یجوز تکفیر ھم ولا تحذیر العوام عنھم وتنفیرھم وإن أنکروا ضروریات
الدین وسبو االله رب العالمین وسبوا رسوله الأمین المکین صلی الله تعالیٰ علیه

---

(۱) تلك عدتھا إذ ذاك أما ألاٰن فقد تافت ولله الحمد علی أربع مائة الخ. مصححه
غفرله. یہ شمار اس وقت تھا اور اب بفضلہٖ تعالیٰ ۴۰۰ سے زائد تصانیف ہیں۔ ۱۲مصحح عفی عنہ.
میں کہتا ہوں یہ خبر بھی حینِ حیات کی ہے پوری عمر مبارک کی تصنیفات کا شمار کہیں زائد ہے۔ پھر وہ
تصنیفات بھی محنت دیگراں کو اپنے خانے میں ڈال لینے کی علّت سے بری ہیں خود امام اہل سنت تحدیثِ
نعمت کے طور پر گویا ہیں۔ ''بعونہ عزّ وجلّ فقیر کی عامہ تصنیفات افکارِ تازہ سے مملو ہوتی ہیں حتی کہ فقہ میں
جہاں مقلدین کو ابدائے احکام میں مجال دم زدن نہیں۔ تحدثا بنعمة الله تعالیٰ'' اور اس کی صداقت
کے اعتراف واظہار کو علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی علیہ الرحمہ باعثِ سعادت جان کر وللأرض من
کاس الکرام نصیب کی تصویر بارگاہ امام میں یوں نوا سنج ہیں کہ "صدقت یا سیدی لا ریب فیه
اذ کان فضل الله علیك عظیمًا فاسنك من زکوٰته حظًّا یسیرًا۔ بملازمان سلطاں کہ رساند ایں
دعا را۔ کہ بشکر بادشاہی بنواز دایں گدارا۔'' (الکلمة الملھمة. ص:۵۵.) ۱۲ اسرار احمد نوری، ربیع الآخر
۱۴۲۸ھ، اپریل ۲۰۰۷ء

(۲)۔ الجَلَاءُ بالفتح: الخروج من البلد. ت وجَلَا الھَمَّ عنه جِلَاءً بالکسر: أذْھَبَه. ق.

وسلم وطبعوا وأشاعوا كلامهم المهين لأنهم علماء مولوية. وإن كانوا من الوهابيّة. فتعظيمهم واجب فى الدين. و إن شتموا الله وسيد المرسلين صلى الله تعالى عليه وعلى اٰله وصحبه أجمعين. كما تزعمه بعض الجهلة من المذبذبين. ويا ساداتنا! بينوا نصرَ الدينِ ربكم أن هٰؤلاء الذين سماهم ونقل كلامهم) وهاهو ذا بنذ من كتبهم كالإعجاز الأحمدى وإزالة الأوهام للقاديانى وصورة فتيا رشيد أحمد الكنكوهى فى فوتوغرافيا والبراهين القاطعة حقيقةً له ونسبةً لِتلميذه خليل أحمد الأنبهتى وحفظ الإيمان لأشرف على التانوى معروضات. مضروب بخطوط ممتازة على عباراتها المردودات).هل هم فى كلماتهم هٰذه منكرون لضروريات الدين؟ فإن كانوا وكانوا كفارًا مرتدين. فهل يفترض على المسلمين إكفارهم كسائر منكرى الضروريات الّذينَ قال فيهم العلماء الثقات: من شك فى كفره وعذابه فقد كفر. كما فى شفاء السقام والبزازية ومجمع الأنهر والدر المختار وغيرها من الكتب الغرر. ومن شك فيهم أو وقف فى تكفيرهم .أو عظمهم أو نهى عن تحقيرهم .فما حكمه فى الشرع المبين لا زلتم بفضل الله مفيضين. على المسلمين أحكام الدين اٰمين

والصّلٰوة والسّلام على سيّد المرسلين محمد واٰله وصحبه أجمعين.

قال فى ألمعتمد المستند:

(بعد ما حقق أن صاحب البدعة المكفرة أعنى به كل مدّع للإسلام منكر لشئ من ضروريات الدين كافر باليقين. وفى الصلاة خلفه وعليه والمناكحة والذبيحة والمجالسة والمكالمة وسائر المعاملات حكمه حكم المرتدين كما نص عليه فى كتب المذهب كالهداية والغرر وملتقى الأبحر والدر المختار ومجمع الأنهر وشرح النقاية البرجندى والفتاوٰى الظهيرية والطريقة المحمدية والحديقة الندية والفتاوىٰ الهندية وغيرها متونًا وشروحًا وفتاوٰى، ما نصه ولنعد بعض من يوجد فى أعصارنا وأمصارنا من هٰؤلاء الأشقياء. فان الفتن داهمة

والظلم متراكمة. والزمان كما أخبر الصادق المصدوق صلى الله تعالیٰ علیه وسلم يصبح الرجل مؤمنًا ويمسى كافرًا ويمسى مؤمنا ويصبح كافرًا. والعياذ بالله تعالیٰ فيجب التنبّه على كفر الكافرين الْمُتَسَتِّرِيْنَ بإسم الإسلام ولا حول قوة إلا بالله.

فمنهم المرزائية:

ونحن نسميهم الغلامية نسبة إلى غلام أحمد القاديانی دجال حدث فی هٰذا الزمان فإدعیٰ أولاً مما ثلة المسيح وقد صدق والله فإنه مثل المسيح الدجّال الكذاب ثم ترقى به الحال فإدعى الوحی وقد صدق والله لقوله تعالیٰ فی شان الشيٰطين يُوْحِىْ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا. (۱) أما نسبة الإيحاء إلى الله سبحٰنه وتعالیٰ وجعله كتابه البراهين الغلامية كلام الله عزّ و جلّ فذٰلك أيضًا مما أوحی إليه ابليس أن خذ منی وأنسب إلى إلٰه العالمين. ثم صرح بإدعاء النبوة والرسالة وقال: هو الله الذی أرسل رسوله فی قاديان وزعم أن مما نزل الله تعالیٰ عليه إنا أنزلناه بالقاديان وبالحق نزل. وزعم أنه هو أحمد الذی بشر به إبن البتول وهو المراد من قوله تعالیٰ عنه وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِىْ مِنْ بَعْدِى اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ. (۲) وزعم أن الله تعالیٰ قال له إنك أنت مصداق هٰذه الأية: هُوَ الَّذِىْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ. (۳) ثم أخذ يفضّل نفسه اللئيمة على كثير من الأنبياء والمرسلين. صلوٰات الله تعالیٰ وسلامه عليهم أجمعين. وخص من بينهم كلمة الله وروح الله ورسول الله عيسیٰ صلى الله تعالیٰ عليه وسلم فقال:ـ

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو　　　اس سے بہتر غلام احمد ہے۔

أی أتر كوا ذكر إبن مريم فإن غلام أحمد أفضل منه وإذ قد أوخذ بأنك

---

(۱)۔[پ:۸،ع:۱]　(۲)۔[پ:۲۸،ع:۹]

(۳)۔[پ:۲۸،ع:۹]

تدّعی مما ثلة عیسٰی رسول الله علیه الصّلوٰة والسلام فأین تلك الأیات الباهرة التی أتی بها عیسٰی کإحیاء الموتٰی و إبراء الأکمه والأبرص وخلق هیأة الطیرمن الطین فینفخ فیه فیکون طیرًا بإذن الله تعالٰی فأجاب بأن عیسٰی إنما کان یفعلها بمسمریزم إسم قسم من الشعوذة بلسان إنکلیزة قال ولولا أنی أکره أمثال ذٰلك لأتیت بها وإذ قد تعود الإنباء عن الغیوب الأتیة کثیرا ویظهر فیه کذبه کثیرًا بثیرا۔ داوی دواءه هٰذا بأن ظهور الکذب فی إخبار الغیب لا ینافی النبوة فقد ظهر ذٰلك فی إخبار أربع مائة من النبیین وأکثر من کذبت أخباره عیسٰی وجعل یصعد مصاعد الشقاوة حتی عد من ذٰلك واقعة الحدیبیة فلعن الله من أذی رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم ولعن من أذی أحدًا من الأنبیاء صلی الله تعالٰی علی أنبیائه وبارك وسلم وإذ قد أراد قهر المسلمین علٰی أن یجعلوه إیّاه المسیح الموعود إبن مریم البتول ولم یرض بذٰلك المسلمون وأخذوا یتلون فضائل عیسٰی صلوات الله تعالٰی علیه قام بالنِضال وطفق یدّعی له علیه الصلوٰة والسلام مثالب ومعایب حتی تعدّٰی إلٰی أمه الصدیقة البتول المصطفاة المطهرة المبرّأةِ بشهادة الله تعالٰی ورسوله صلی الله تعالٰی علیه وسلم وصرح أن مطاعن الیهود علی عیسٰی وأمه لا جواب عنها عندنا ولا نستطیع ردّها أصلاً وجعل یلمز البتول المطهرة من تلقاءنفسه فی عدة مواضع من رسائله الخبیثة بما یستثقل المسلم نقله وحکایته ثم صرح أن لا دلیل علی نبوة عیسٰی قال بل عدة دلائل قائمة علٰی إبطال نبوته ثم تستّر فرقاعن المسلمین أن ینفرواعنه کافة۔ فقال: وإنما نقول بنبوته لأ ن القرآن عده من الأنبیاء ثم عاد۔ فقال: لایمکن ثبوت نبوته۔ وفی هٰذا کما تری أکذاب للقرآن العظیم أیضًا حیث حکم بما قامت الأدلة علی بطلانه إلی غیر ذٰلك من کفر یاته الملعونة۔ أعاذ الله المسلمین من شره وشر الدجاجلة أجمعین۔

ومنهم الوهابیة الأمثالیة والخواتمیة:

وقد قصصنا علیك أقوالهم وشانهم وإنهم کانوا وبانوا فیما قبل وهم

والنذيرية مقتسمون إلى الأميرية نسبة إلى أمير حسن وأمير احمد السهسوانيين المنسوبة إلى نذير حسين الدهلوى والقاسمية المنسوبة إلى قاسم النانوتى صاحب "تحذير الناس" وهو القائل فيه لو فرض فى زمنه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بل لو حدث بعده صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نبى جديد لم يخل ذٰلك بخاتميته وإنما يتخيل العوام أنه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خاتم النبيين بمعنى اٰخر النبيين مع أنه لا فضل فيه أصلاً عند أهل الفهم إلى اٰخر ما ذكر من الهذيانات. وقد قال فى التتمة والأشباه وغيرهما إذالم يعرف أن محمدًا صلى الله عليه وسلم اٰخر الأنبيآء فليس بمسلم لأنه من الضروريات الخ. النانوتى هٰذا هو الذى وصفه محمد على الكانفورى ناظم الندوة بحكيم الأمة المحمدية فسبحٰن مقلب القلوب والأبصار ولا حول ولا قوة إلا بالله الواحد القهار العزيز الغفار. فهٰؤلاء المردة المريدة الخناس مع إشتراكهم فى تلك الداهية الكبرٰى مفترقون فيما بينهم على اٰراء يوحى بها إليه الشيطان غرورًا. وقد فصلت فى غير ما رسالة.

ومنهم الوهابية الكذابية:

أتباع رشيد أحمد الكنكوهى تقول أولاً على الحضرة الصمدية تبعًا لشيخ طائفته إسمٰعيل الدهلوى عليه ما عليه بإمكان الكذب وقد رددت عليه هذيانه فى كتاب مستقل سميته "سبحٰن السبوح عن عيب كذب مقبوح" (١٣٠٧ھ) وأرسلته إليه وعليه بصيغة الإلتزام من بوسطة وأتت منه الرجعة بواسطتها منذ إحدى عشرة سنة وقد أشاعوا ثلٰث سنين أن الجواب يكتب، كتب، يطبع، أرسل للطبع. وما كان الله ليهدى كيد الخائنين. فما إستطاعوا من قيام وما كانوا منتصرين والاٰن إذ قد أعمى سبحانه الله بصر من قد عميت بصيرته من قبل. فأنّٰى يرجى الجواب. وهل يجادل ميت(١) من تحت التراب. ثم تمادى به الحال. فى

---

(١). هٰذا بحمد الله تعالىٰ من كرامات المصنف قاله فى حياة الكنكوهى ثم أمات الله الكنكوهى ولم يقدره ان يُجِيْبَ جوابًا الخ مصححه غفرله. یہ بعنایت الٰہی حضرت مصنف کی کرامتوں سے ہے یہ لفظ انہوں نے گنگوہی کی زندگی میں لکھا تھا پھر اللہ عزوجل نے گنگوہی کو موت دی اور اصلاً جواب دینے پر قادر نہ کیا۔ ۱۲ مصحح غفرلہ

الظلم والضلال حتى صرح فی فتوی له (قد رأیتها بخطه وخاتمه بعینی وقد طبعت مرارًا فی بمبئی وغیرها مع ردها) أن من یکذب الله تعالٰی بالفعل ویصرح أنه سبحانه وتعالٰی قد کذب. وصدرت منه هٰذه العظیمة فلا تنسبوه إلی فسق فضلاً عن ضلال فضلاً عن کفر فإن کثیرًا من الأئمة قد قالوا بقیله. وإنما قصاری أمره أنه مخطئ فی تاویله. فلا إله إلا الله! أنظر إلی وخامة عواقب التکذیب بالإمکان کیف جرّت إلی التکذیب بالفعل سنّةَ (۱) الله فی الذین خلوا من قبل أولئك الذین أصمهم الله وأعمٰی أبصارهم ولا حول ولا قوة إلا بالله العلی العظیم.

ومنهم الوهابیة الشیطانیة:

هم کالفرقة الشیطانیة من الروافض کانوا أتباع شیطان الطاق (۲) وهٰؤلاء أتباع شیطان الآفاق إبلیس اللعین وهم أیضًا أذناب ذلك المکذب الکنکوهی فإنه صرح فی کتابه البراهین القاطعة وما هی والله إلا القاطعة لما أمر الله به أن یوصل بأن شیخهم إبلیس أوسع علما من رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم وهٰذا نصه الشنیع بلفظه الفظیع، ص:۴۷. شیطان وملک الموت کو الخ أی أن هٰذه السعة فی العلم ثبتت للشیطان وملك الموت بالنص وأی نص قطعی فی سعة علم رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم حتی ترد به النصوص جمیعًا ویثبت شرك وکتب قبله أن هٰذا الشرك لیس فیه حبة خردل من إیمان. فیا للمسلمین یا للمومنین بسید المرسلین صلی الله تعالٰی علیه وعلیهم أجمعین.

---

(۱). مفعول مطلق ہے۔ ۱۲ن

(۲). هو کبیر الفرقة الشیطانیة کان یکون فی طاق جامع الکوفة فتسمیه الشیاطین مومن الطاق وسماه الامام جعفر الصادق رضی الله تعالٰی عنه شیطان الطاق الخ مصححه غفرله. وہ فرقۂ شیطانیہ کا گُرو ہے جامع مسجد کوفہ کے طاق میں رہا کرتا تھا تو وہ شیاطین اسے مومن الطاق کہا کرتے اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس کا نام شیطان الطاق رکھا۔ ۱۲ مصحح غفرلہ

أنظروا إلى هٰذا الذى يدّعى علو الكعب فى العلوم والإتقان وسعة الباع فى الإيمان والعرفان ويدعى فى أذنابه بالقطب وغوث الزمان كيف يسب محمدًا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ملأ فيه ويؤمن بسعة علم شيخه إبليس ويقول لمن علمه الله مالم يكن يعلم وكان فضل الله عليه عظيمًا الذى تجلى له كل شئ وعرفه وعلم مافى السمٰوٰت والارض وعلم مابين المشرق والمغرب وعلم علم الأولين والآخرين كما نص على كل ذٰلك الأحاديث الكثيرة أنه "أى نص فى سعة علمه" فهل ليس هٰذا إيمانًا بعلم إبليس و كفرًا بعلم محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وقد قال فى نسيم الرياض كما تقدم من قال فلان اعلم منه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقد عابه ونقصه فهو ساب. والحكم فيه حكم الساب من غير فرق لا نستثنى منه صورة. وهٰذا كله إجماع من لدن الصحابة رضى الله تعالىٰ عنهم.

ثم أقول: أنظروا إلى آثار ختم الله تعالىٰ كيف يصير البصير أعمىٰ. وكيف يختار على الهدى العمى. يؤمن بعلم الأرض المحيط لإبليس وإذ جاء ذكر محمد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال: "هٰذا شرك". وإنما الشرك إثبات الشريك لله تعالىٰ. فالشئ إذا كان إثباته لأحد من المخلوقين شركا، كان شركا قطعًا لكل الخلائق إذ لا يصح أن يكون أحد شريكًا لله تعالىٰ. فأنظروا كيف آمن بأن إبليس شريك له سبحٰنه. وإنما الشركة منتفية عن محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم. ثم أنظروا إلى غشاوة غضب الله تعالىٰ على بصره يطالب فى علم محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بالنص. ولا يرضى به حتى يكون قطعيًا فإذا جاء على سلب علمه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم تمسك فى هٰذا البيان نفسه على ص: ٦٦ بستة أسطر قبل هٰذا الكفر المهين بحديث باطل، لا أصل له فى الدين. وينسبه كذبا إلى من لم يروه بل رده بالردّ المبين.

حيث يقول: روى الشيخ عبدالحق (قدس سره عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم أنه قال) لا أعلم ماوراء هٰذا الجدار الخ. مع أن الشيخ قدس الله

تعالى سره إنّما قال فى مدارج النبوة هٰكذا يشكل هٰهُنا بأن جاء فى بعض الروايات أن قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : إنما أنا عبد لا أعلم ماوراء هٰذا الجدار . وجوابه إن هٰذا القول لا أصل له الخ ولم تصح به الرواية الخ . فانظروا كيف يحتج "بلا تقربو الصلوٰة" ويترك "وانتم سكٰرى" و كذلك قال الإمام إبن حجر العسقلانى لا أصل له الخ .

وقال الإمام إبن حجر المكى فى أفضل القرى لم يعرف له سند الخ . وقد عرضت قوليه هٰذين أعنى ما إقترف من تكذيب الله سبحٰنه وتنقيص علم رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على بعض تلامذته ومريديه فعارضنى . وقال ما كان شيخنا ليتفوه بأمثال هٰذا الكفر فأريته الكتاب . و كشفت عن كفره الحجاب . فأجاءه الإضطراب إلى أن قال ليس هٰذا الكتاب لشيخى إنما هو لتلميذه خليل أحمد الأنبهتى . فقلت هو قد قرظ عليه وسماه كتابًا مستطابًا وتاليفًا نفيسًا ودعا الله تعالىٰ أن يتقبله . وقال هٰذا الكتاب دليل واضح على سعة نور علم مؤلفه وفسحة ذكائه وفهمه وحسن تقريره وبهاء تحريره الخ . فقال لعله لم ينظر فيه مستوعبًا إنما نظر بعض مواضع متفرقة . وإعتمد على علم تلميذه . قلت: كلا بل قد صرح فى هٰذا التقريظ أنه راٰه من أوله إلى اٰخره . قال: لعله لم ينظُر فيه نظَر تدبر . قلتُ: كلّا بل قد صرّح فيه أنه راٰه بنظر غائر . وهٰذا لفظه فى التقريظ أنّ أحقر الناس رشيد أحمد الكنكوهى طالع هٰذا الكتاب المستطاب البراهين القاطعة من أوله إلى اٰخره بأمعان النظر الخ . فبهت الذى كابر . والله لا يهدى كيد المكابرين .

ومن كبراء هٰؤلاء الوهابية الشيطانية: رجل اٰخر من أذناب الكنكوهى يقال له اشرفعلى التانوى صنف رُسَيِّلة لا تبلغ أربعة أوراق وصرّح فيها بأن العلم الذى لرسول الله صلى الله عليه وسلم بالمغيبات فان مثله حاصل لكل صبى وكل مجنون بل لكل حيوان وكل بهيمة . وهٰذا لفظه الملعون: إن صح الحكم على ذات النبى المقدسة بعلم المغيبات كما يقول به زيد فالمسئول عنه أنه

ماذا أراد بهذا أبعض الغيوب أم كلها، فإن أراد البعض فأى خصوصية فيه لحضرة الرسالة فإن مثل هذا العلم بالغيب حاصل لزيد وعمر وبل لكل صبى ومجنون بل لجميع الحيوانات والبهائم، وإن أراد الكل بحيث لا يشذ(١) منه فرد فبطلانه ثابت نقلا وعقلاً الخ.

أقول: فأنظر إلى آثار ختم الله تعالى كيف يسوّى بين رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وبين كذاو كذا و كيف ضل عنه أن علم زيد وعمرو وعلم عظماء هذا المتشيخ الذين سماهم بالغيوب لايكون إن كان إلاظنًا و إنما العلم اليقينى بها إصالةً لأنبياء الله تعالى وما حصل به القطع لغيرهم فإنما يحصل بأنباء الأنبيآء عليهم الصلاة والسلام لا غير۔

ألم تر إلى ربك كيف يقول: وَمَا كَانَ اللهُ لِيُطْلِعَكُمْ على الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَاءُ ۔(٢)

وقال عزمن قائل: عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ۔ (٣)الآية۔ فأنظر كيف ترك القرآن۔ وودّع الإيمان وأخذ يسأل عن الفرق بين النبى والحيوان۔ كذٰلك يطبع الله على قلب كل متكبر خوّان۔

ثم أنظروا كيف حصر الأمر بين مطلق العلم والعلم المطلق ولم يجعل الفرق بعلم حرف أو حرفين وعلوم خارجة عن العدو الحد شيئًا۔ فإنحصر الفضل عنده فى الإحاطة التامة ووجب سلب الفضيلة عن كل فضل أُبْقِيَ بقيةٌ فوجب سلب فضل العلم مطلقًا عن الأنبياء عليهم الصلاة والسلام من دون تخصيص بالغيب والشهود وجَرَيان تقريره الخبيث فيه أظهر من جريانه فى علم الغيب فإن حصول مطلق العلم ببعض الأشيآء لكل إنسان وحيوان أظهر من حصول بعض علوم الغيب لهم۔

---

(١)۔شَذَّ يَشُذُّ بالضم على الشُّذُوْذِ وَالنُّدْرَةِ۔وَيَشِذُّ بالكسر على القياس۔هٰذا الذى ذَكَرَهٗ أئمة الصَّرْفِ۔تاج العروس۔١٢

(٢)۔اپ:٤،ركوع:٩ا (٣)۔اپ:٢٩،ركوع:١٢ا

ثمّ أقول: لن ترى أبدا من ينقّص شان محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وهو معظم لربّه عزّوجلّ كلا. والله إنما ينقّصه من ينقّص ربّه تبارك وتعالىٰ كما قال عزّ وجلّ: وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهٖ. فإن ذٰلك التقرير الخبيث إن لم يجرِ فى علم الله عزوجلّ فإنه يجرى بعينه من دون كلفة فى قدرته سبحٰنه وتعالىٰ كأن يقول ملحد منكر لقدرته العامة سبحٰنه وتعالىٰ متعلما من هٰذا الجاحد المنكر لعلم محمّد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم أنه إن صح الحكم على ذات الله المقدسة بالقدرة على الأشيآء كما يقول به المسلمون فالمسئول عنهم إنهم ماذا أرادوا بهٰذا أبعض الأشياء أم كلها فإن أرادوا البعض فأىّ خصوصية فيه لحضرة الألوهية فإن مثل هٰذه القدرة على الأشياء حاصلة لزيد وعمرو بل لكل صبى ومجنون بل لجميع الحيوانات والبهائم وإن أرادوا الكل بحيث لا يشذ منه فرد فبطلانه ثابت عقلًا ونقلًا فإن من الأشياء ذاته تعالىٰ شانه ولا قدرة له على نفسه وإلا لكان مقدورًا فكان ممكنًا فلم يكن واجبًا فلم يكن إلٰها فأنظر إلى الفجور كيف يجُرّ بعضه إلى بعض. والعياذ بالله رب العالمين. وبالجملة هٰؤلآء الطوائف كلهم كفار مرتدون خارجون عن الإسلام بإجماع المسلمين.

وقد قال فى البزازية والدرر والغرر والفتاوى الخيرية ومجمع الأنهر والدر المختار وغيرها من معتمدات الأسفار فى مثل هٰؤلاء الكفار: من شك فى كفره وعذابه فقد كفر الخ. وقال فى الشفاء الشريف ونكفر من لم يكفر من دان بغير ملة الإسلام من الملل أو وقف فيهم أو شك الخ. وقال فى البحر الرائق وغيره من حسّن كلام أهل الأهواء أو قال معنوى أو كلام له معنى صحيح إن كان ذٰلك كفرا من القائل كفر المحسّن الخ.

وقال الإمام إبن حجر فى "الأعلام" فى فصل الكفر المتفق عليه بين أئمتنا الأعلام: من تلفظ بلفظ الكفر يكفر وكل من إستحسنه أورضى به يكفر الخ. فالحذر الحذر. أيّها الماء والمدر. فإن الدين أعز ما يؤثر. وإن الكافر لا يوقّر. وإن الضلال أهم ما يُحذر. وإن الشر أجلبُ للشر. وإن الدجال شر منتظر. وإن

أتباعه أوفر وأكثر. وإن عجائبه أظهر وأكبر. وإن الساعة أدهى وأمرّ. ففرّوا إلى الله. فقد بلغ السيل زُباه. ولا حول ولا قوة إلا بالله. وإنما أطنبنا في هذا المقام. لأن التنبيه على هذا من أهم المهامّ. وحسبنا الله ونعم الوكيل. وأفضل الصلاة وأكمل التبجيل على سيّدنا محمد واله أجمعين. والحمد لله رب العالمين.

إنتهى كلام المعتمد المستند. هذا ما أردنا عرضه عليكم. ورجونا كل خير وبركة لديكم. أفيدونا الجواب. ولكم جزيل الثواب من الملك الوهاب. والصّلوٰة والسّلام على الهادي للصواب والآل والأصحاب. إلى يوم الجزاء والحساب. ۲۱ ذي الحجة يوم الخميس ۱۳۲۳ھ في مكة المكرمة. زادها الله شرفًا وتكريمًا آمين.

مہری تصدیقاتِ مکہّ (۱۳۲۵ھ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

سلام ہماری طرف سے اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہمارے سرداروں، امن والے شہر مکہ معظّمہ کے عالموں، اور ہمارے پیشواؤں، سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہر مدینہ طیبہ کے فاضلوں پر۔ اللہ تعالیٰ درود وسلام وبرکت نازل کرے ہمارے نبی اور سب انبیا پر۔ پھر آپ کی آستانہ بوسی کے بعد آپ کی جناب میں عرض (ایسی عرض جیسے کوئی حاجت مند، بے نوا، ستم دیدہ، گرفتار، دل شکستہ، عظمت والے کریموں، سخاوالے رحیموں سے عرض کرے جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ بلا ورنج دور فرماتا اور اُن کی برکت سے خوشی وسود مندی بخشتا ہے) یہ ہے کہ مذہبِ اہل سنت ہندوستان میں غریب ہے۔ اور فتنوں اور محنتوں کی تاریکیاں مہیب، شر بلند ہے، اور ضرر غالب۔ اور کام نہایت دشوار۔ تو سنّی اپنے دین پر صبر کرنے والا ایسا ہے جیسے آگ مٹھی میں رکھنے والا۔ تو آپ جیسے سرداروں، پیشواؤں، کریموں کے ذمۂ ہمت پر مددِ دین اور تذلیل مفسدین واجب ہے جب تلواروں سے نہیں تو قلموں سے سہی۔ فریاد فریاد! اے خدا کے لشکرو! نبی صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کی فوج کے سوارو! ہماری مدد کرو اور اپنی روشنائی سے، اور دفعِ دشمناں کے لیے سامان مہیا کرو اور اِس سختی میں ہمارے بازو کو قوت دو۔ اور ان امور کے ظاہر کرنے میں بقدر قدرت ایک آسان بات یہ ہے کہ ہمارے شہروں کے علما سے ایک مرد نے جو ہمارے سرداروں اور عمائد کی زبان پر لقبِ عالم اہل سنت و جماعت سے ملقّب ہے اپنی جان کو ان گمراہیوں اور قباحتوں کے دفع میں وقف کر دیا، کتابیں تصنیف کیں، اور بیانات تالیف کیے اُس کی تصنیفیں دو سو سے زائد ہوئیں جن سے دین کے لیے زینت اور زنگ کا دور ہونا ہے۔ ان میں سے ''المعتقد المنتقد'' کی شرح ''المعتمد المستند'' ہے اس کی ایک مبحث شریف میں اُن کفری بدعات کے اصول پر کلام کیا ہے، جو آج ہندوستان میں شائع ہو رہی ہیں۔

اس مبحث میں سے ہم بعض فرقوں کا ذکر اسی کی عبارت میں آپ حضرات پر عرض کرتے ہیں تا کہ حضرات کی نگاہ و تصدیق سے مشرف ہو اور سنّت شادماں اور مسرور ہو، اور حضرات کی تصحیح و تحقیق کی برکت سے مذہب اہل سنت پر سے ہر مشکل دور ہو، اور صاف ذکر فرمایئے کہ وہ سردارانِ گمراہی جن کا ذکر اُس مبحث میں کیا ہے آیا ایسے ہی ہیں جیسا مصنف نے کہا ہے تو جو حکم اس میں اس نے لگایا سزاوارِ قبول ہے۔ یا ان لوگوں کو کافر کہنا جائز نہیں نہ عوام کو ان سے بچانا اور نفرت دلانا روا ہے اگر چہ وہ ضروریاتِ دین کا انکار کریں اور اللہ رب العالمین اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معزّز وامین کو برا کہیں اور اپنا یہ اہانت بھرا کلام چھاپیں اور شائع کریں، اس لیے کہ وہ عالم و مولوی ہیں اگر چہ وہابی ہیں تو ان کی تعظیم شرعاً واجب ہے اگر چہ اللہ و رسول کو گالیاں دیں، جیسا کہ بعض جاہلوں کا گمان ہے جن کے دلوں میں ایمان مستقر نہ ہوا۔

اور اے ہمارے سردارو! اپنے رب عزّ وجلّ کے دین کی مدد کو بیان فرمایئے کہ یہ لوگ جن کا نام مصنف نے لیا اور ان کا کلام نقل کیا (اور ہاں یہ ہیں کچھ ان کی کتابیں جیسے قادیانی کی اعجاز احمدی اور ازالۃ الاوہام اور فتوائے رشید احمد گنگوہی کا فوٹو اور براہین قاطعہ کہ در حقیقت اسی گنگوہی کی ہے اور نام کے لیے اس کے شاگرد خلیل احمد انبہٹی کی طرف نسبت ہے۔

اور اشرفعلی تھانوی کی حفظ الایمان کہ ان کتابوں کی عباراتِ مردودہ پر امتیاز کے لیے خط کھینچ دیئے گئے ہیں) آیا یہ لوگ اپنی ان باتوں میں ضروریات دین کے منکر ہیں؟ اگر منکر ہیں اور مرتد کافر ہیں تو آیا مسلمان پر فرض ہے کہ انہیں کافر کہے جیسا کہ تمام منکرانِ ضروریاتِ دین کا حکم ہے۔

جن کے بارے میں علمائے معتمدین نے فرمایا: جو ان کے کفر وعذاب میں شک کرے خود کافر ہے۔ جیسا کہ شفاء السقام و بزازیہ ومجمع الانہر و در مختار وغیر ہا روشن کتابوں میں ہے اور جو اُن میں شک کرے یا انہیں کافر کہنے میں تامل کرے یا اُن کی تعظیم کرے یا اُن کی تحقیر سے منع کرے توشرع میں ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟ آپ حضرات ہمیشہ فضلِ خدا سے مسلمانوں پر احکام دین کا افاضہ فرماتے رہیں۔ اور درود وسلام نازل ہو تمام رسولوں کے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے آل واصحاب سب پر۔

المعتمد المستند میں:

اولا یہ تحقیق کی کہ بدعتِ کفریہ والا یعنی ہر وہ شخص کہ دعویٰ اسلام کے ساتھ ضروریاتِ دین میں سے کسی چیز کا منکر ہو یقیناً کافر ہے۔ اس کے پیچھے نماز پڑھنے، اور اس کے جنازے کی نماز پڑھنے، اور اس کے ساتھ شادی بیاہ کرنے، اور اس کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانے، اور اس کے پاس بیٹھنے، اور اس سے بات چیت کرنے، اور تمام معاملات میں اس کا حکم بعینہ وہی ہے جو مرتدوں کا حکم ہے۔ جیسا کہ کتب مذہب مثل ہدایہ وغرر و ملتقی الابحر و در مختار و مجمع الانہر و شرح نقایہ برجندی وفتاوٰی ظہیریہ وطریقۂ محمدیہ و حدیقہ ندیہ وفتاوٰی عالمگیری وغیر ہا متون وشروح وفتاوٰی میں تصریح ہے۔ (اس تحقیق کے بعد یہ عبارت لکھی) اور چاہیے کہ ہم گنائیں ان اشقیا میں سے بعض فرقے جو ہمارے شہروں اور زمانہ میں پائے جاتے ہیں۔ اس لیے کہ فتنے سخت صدمہ رساں ہیں اور ظلمتیں گھنگھور گھٹا کی طرح چھائی ہوئی ہیں۔ اور زمانہ کی وہ حالت ہے جیسی صادق مصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ آدمی صبح کو مسلمان ہوگا اور شام کو کافر، اور شام کو مسلمان ہے اور صبح کو کافر۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ تو ان کافروں کے کُفر پر آگاہی لازم ہے جو اسلام کے نام کو اپنا پردہ بنائے ہوئے ہیں۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم۔

ان میں سے ایک فرقہ مرزائیہ ہے اور ہم نے ان کا نام غلامیہ رکھا ہے غلام احمد قادیانی کی طرف نسبت۔ وہ ایک دجّال ہے جو اس زمانہ میں پیدا ہوا کہ ابتداءً مثیلِ مسیح ہونے کا دعویٰ کیا اور واللہ اُس نے سچ کہا کہ وہ مسیح دجّال کذاب کا مثیل ہے۔ پھر اُسے اور اونچی چڑھی اور وحی کا ادّعا کیا اور واللہ وہ اس میں بھی سچا ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ دربارۂ شیاطین فرماتا ہے: ایک ان کا

دوسرے کو وحی کرتا ہے بناوٹ کی بات دھوکے کی۔

رہا اس کا اپنی وحی کو اللہ سبحانہ کی طرف نسبت کرنا اور اپنی کتاب براہین غلامیہ کو اللہ تعالیٰ کی کتاب بتانا یہ بھی شیطان ہی کی وحی سے ۔ ہے کہ لے مجھ سے اور نسبت کر رب العالمین کی طرف۔ پھر دعوئ نبوت و رسالت کی صاف تصریح کر دی اور لکھ دیا کہ اللہ وہی ہے جس نے اپنا رسول قادیان میں بھیجا اور زعم کیا کہ ایک آیت اُس پر یہ اتری ہے کہ ہم نے اُسے قادیان میں اتارا اور حق کے ساتھ اترا۔ اور زعم کیا کہ وہی وہ احمد ہے جن کی بشارت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی تھی اور ان کا یہ قول جو قرآن مجید میں مذکور ہے: میں بشارت دیتا آیا ہوں اُس رسول کی جو میرے بعد تشریف لانے والے ہیں جن کا نام پاک احمد ہے۔ اس سے میں ہی مراد ہوں۔ اور زعم کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اُس سے کہا ہے کہ اس آیت کا مصداق تو ہی ہے کہ اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا کہ اُسے سب دینوں پر غالب کرے۔ پھر اپنے نفس لئیم کو بہت انبیا و مرسلین علیہم الصلاۃ والتسلیم سے افضل بتانا شروع کیا اور گروہِ انبیا علیہم السلام سے کلمۂ خدا و روحِ خدا اور رسول خدا عزوجلّ عیسی علیہ الصلاۃ والسلام کو تنقیص شان کے لیے خاص کر کے کہا۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے

اور جب کہ اس سے مواخذہ ہوا کہ تو اپنے آپ کو رسول خدا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا مثیل بتاتا ہے تو وہ عقل کو حیران کر دینے والے معجزے کہاں ہیں جو عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کیا کرتے تھے جیسے مردوں کو جلانا اور مادر زاد اندھے اور بدن بگڑے کو اچھا کرنا اور مٹی سے ایک پرند کی صورت بنانا، پھر اس میں پھونک مارنا، اس کا حکمِ خدا عزوجلّ سے پرندہ ہو جانا۔ تو اس کا یہ جواب دیا کہ عیسیٰ یہ باتیں مسمریزم سے کرتے تھے (کہ انگریزی میں ایک قسم کے شعبدے کا نام ہے) اور لکھا کہ میں ایسی باتوں کو مکروہ نہ جانتا تو میں بھی کر دکھاتا۔ اور جب پیشین گوئی کرنے کی عادت اُسے چڑی ہوئی ہے اور پیشین گوئیوں میں اُس کا جھوٹ نہایت کثرت سے ظاہر ہوتا ہے تو اپنی اس بیماری کی یہ دوا نکالی کہ پیشین گوئیاں جھوٹی جانا کچھ نبوت کے منافی نہیں کہ پہلے چار سو انبیا کی پیشین گوئیاں جھوٹی ہو چکی ہیں۔ اور سب میں زیادہ جس کی پیشین گوئیاں جھوٹی ہوئیں وہ عیسیٰ ہیں علیہ الصلاۃ والسلام۔ اور یوں ہی شقاوت کی سیڑھیاں چڑھتا گیا یہاں تک کہ انہیں جھوٹی پیشین

گوئیوں میں سے واقعۂ حدیبیہ کو گنادیا۔تو اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اس پر جس نے ایذا دی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو۔ اور اللہ تعالیٰ کی لعنت اس پر جس نے کسی نبی کو ایذا دی۔ اور اللہ تعالیٰ کی درودیں اور برکتیں اور سلام اس کے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام پر۔ اور جب کہ اس نے چاہا کہ مسلمان زبردستی اس کو ابن مریم بنالیں اور مسلمان اس پر راضی نہ ہوئے اور عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے فضائل انہوں نے پڑھنا شروع کیے تو لڑائی کے لیے اٹھا اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں عیب اور خرابیاں بتانی شروع کیں۔ یہاں تک کہ ان کی والدہ ماجدہ تک ترقی کی جو صدیقہ ہیں اور غیر خدا سے بے علاقہ اور جو اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گواہی سے چنی ہوئی اور ستھری اور بے عیب ہیں۔ اور تصریح کردی کہ یہودی جو عیسیٰ اور اُن کی ماں پر طعن کرتے ہیں اُن کا ہمارے پاس کچھ جواب نہیں نہ ہم اصلاً ان پر رد کرسکتے ہیں۔ اور اُن پاک بتول کو اپنی طرف سے اپنے خبیث رسالوں میں جابجا وہ عیب لگائے کہ مسلمان پر جن کا نقل کرنا بھی گراں ہے۔ اور تصریح کردی کہ عیسیٰ کی نبوت پر کوئی دلیل نہیں بلکہ متعدد دلیلیں ان کے بطلان نبوت پر قائم ہیں۔ پھر اس خوف سے کہ تمام مسلمان اس سے نفرت کرجائیں گے یوں اپنے کفر پر پردہ ڈالا کہ ہم انہیں صرف اس وجہ سے نبی مانتے ہیں کہ قرآن مجید نے انہیں انبیا میں شمار کردیا ہے۔ پھر پلٹ گیا اور بولا کہ ان کی نبوت کا ثبوت ممکن نہیں اور اس کے اس قول میں جیسا کہ دیکھ رہے ہو قرآن مجید کا بھی جھٹلانا ہے کہ اس نے ایسی بات فرمائی جس کے بطلان پر دلائل قائم ہیں۔ ان کے سوا اس کے کفریاتِ ملعونہ اور بہت ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس کے اور تمام دجالوں کے شر سے پناہ دے۔

دوسرا فرقہ وہابیہ امثالیہ: (یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چھ یا سات مثل موجود ماننے والے) اور خواتمیہ (یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا اور طبقاتِ زمین میں چھ خاتم النبیین موجود جاننے والے) اور ہم سابق میں اُن کے احوال واقوال اور یہ کہ وہ تھے اور نہ رہے بیان کرچکے ہیں اور وہ کئی قسم ہیں۔ ایک امیریہ امیر حسن وامیر احمد سہسوانیوں کی طرف منسوب، اور نذیریہ نذیر حسین دہلوی کی طرف منسوب، اور قاسمیہ قاسم نانوتوی کی طرف منسوب جس کی تحذیر الناس ہے اور اس نے اپنے اس رسالہ میں کہا ہے: بلکہ بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے بلکہ اگر بالفرض بعد

زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں الخ۔ حالاں کہ فتاوی تتمہ اور الاشباہ والنظائر وغیرہما میں تصریح فرمائی کہ اگر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب سے پچھلا نبی نہ جانے تو مسلمان نہیں اس لیے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخر الانبیا ہونا سب انبیا سے زمانہ میں پچھلا ہونا ضروریاتِ دین سے ہے۔ اور یہ وہی نانوتوی ہے جسے محمد علی کانپوری ناظم ندوہ نے حکیم امت محمدیہ کا لقب دیا۔ پاکی ہے اسے جو دلوں اور آنکھوں کو پلٹ دیتا ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ تو یہ سرکش شیطان کے چیلے باآنکہ اس مصیبتِ عظیم میں سب شریک ہیں، آپس میں مختلف رایوں میں پھوٹے ہوئے ہیں جو شیطان فریب کی راہ سے ان کے دلوں میں ڈالتا ہے اور اُن کی تفصیل متعدد رسالوں میں ہو چکی۔

تیسرا فرقہ وہابیہ کذابیہ رشید احمد گنگوہی کے پیرو: پہلے تو اس نے اپنے پیر طائفہ اسماعیل دہلوی کے اتباع سے اللہ عزوجل پر یہ افترا باندھا کہ "اس کا جھوٹا ہونا بھی ممکن ہے" اور میں نے اس کا یہ بے ہودہ بکنا ایک مستقل کتاب میں رد کیا جس کا نام "سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح" (۱۳۰۷ھ) رکھا اور میں نے یہ کتاب بصیغۂ رجسٹری اس کی طرف اور اس پر بھیجی۔ اور بذریعۂ ڈاک اس کے پاس سے رسید آ گئی جسے گیارہ برس ہوئے اور مخالفین تین برس خبریں اڑاتے رہے کہ جواب لکھا جائے گا، لکھ گیا، چھاپا جائے گا، چھپنے کو بھیج دیا۔ اور اللہ عزوجل اس لیے نہ تھا کہ دغابازوں کے مکر کو راہ دکھاتا تو وہ نہ کھڑے ہو سکے نہ کسی سے مدد پانے کے قابل تھے۔ اور اب کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھیں بھی اندھی کر دیں جس کی ہیئے کی آنکھیں پہلے سے پھوٹ چکی تھیں۔ تو اب جواب کی امید کہاں؟ اور کیا خاک کے نیچے سے مردہ جھگڑنے آئے گا۔ پھر تو ظلم و گمراہی میں اُس کا حال یہاں تک بڑھا کہ اپنے ایک فتوے میں (جو اس کا مہری دستخطی میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا جو بمبئی وغیرہ میں بارہا مع رد کے چھپا) صاف لکھ گیا کہ "جو اللہ سبحٰنہ وتعالیٰ کو بالفعل جھوٹا مانے اور تصریح کرے کہ (معاذ اللہ تعالیٰ) اللہ تعالیٰ جھوٹ بولا اور یہ بڑا عیب اس سے صادر ہو چکا تو اسے کفر بالائے طاق، گمراہی درکنار فاسق بھی نہ کہو۔ اس لیے کہ بہت سے امام ایسا ہی کہہ چکے ہیں جیسا اُس نے کہا اور بس نہایت کار یہ ہے کہ اس نے

تاویل میں خطا کی''۔

تو لا إله إلا الله ! اللہ عزوجل کے امکانِ کذب ماننے کا برانجام دیکھ کیوں کر وقوع کذب ماننے کی طرف کھینچ کر لے گیا۔ یوں ہی سنت الٰہیہ جلّ وعلا چلی آئی ہے اگلوں سے۔ یہی ہیں وہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے بہرا کیا۔ اور ان کی آنکھیں اندھی کردیں۔ ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم۔

چوتھا فرقہ وہابیہ شیطانیہ ہے: اور وہ رافضیوں کے فرقہ شیطانیہ کی طرح ہیں وہ شیطان الطاق کے پیرو تھے۔ اور یہ شیطان آفاق ابلیس لعین کے پیرو ہیں۔ اور یہ بھی اُسی تکذیب خدا کرنے والے گنگوہی کے دُم چھلے ہیں کہ اس نے اپنی کتاب براہین قاطعہ میں تصریح کی (اور خدا کی قسم وہ قطع نہیں کرتی مگر اُن چیزوں کو جن کے جوڑنے کا اللہ عزوجلّ نے حکم فرمایا ہے) کہ اُن کے پیر ابلیس کا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے اور یہ اُس کا بُرا قول خود اُس کے بد الفاظ میں ص: ۴۷، پر یوں ہے: شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعتِ علم کی کون سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے ۔ اور اس سے پہلے لکھا کہ شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصّہ ہے۔

فریاد اے مسلمانو! فریاد۔ اے وہ جو سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین وبارک وسلّم پر ایمان رکھتے ہو اسے دیکھو یہ جو دعوٰی کرتا ہے کہ علم و پختہ کاری میں اونچے پائے پر ہے اور ایمان ومعرفت میں ید طولیٰ رکھتا ہے اور اپنے دُم چھلّوں میں قطب اور غوث زمانہ کہلاتا ہے کیسی منہ بھر کے گالی دے رہا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو۔ اور اپنے پیر ابلیس کی وسعتِ علم پر تو ایمان لاتا ہے اور وہ جنہیں اللہ عزوجلّ نے سکھادیا جو کچھ وہ نہ جانتے تھے، اور اللہ عزوجل کا فضل اُن پر عظیم ہے، وہ جن کے سامنے ہر چیز روشن ہوگئی، اور انہوں نے ہر چیز پہچان لی، اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے جان لیا، اور مشرق ومغرب میں جو کچھ ہے سب جان لیا، اور تمام اگلوں، پچھلوں کا علم انہیں حاصل ہوا، جیسا کہ ان تمام باتوں پر بکثرت احادیث میں تصریح فرمائی اُن کی حق میں یوں کہتا ہے'' کہ ان کے وسعت علم میں کون سی نص ہے''۔ کیا یہ علم ابلیس پر ایمان اور علمِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کفر نہ ہوا۔ اور بے شک نسیم الریاض میں فرمایا: (جیسا کہ اس کا نص اصل کتاب میں گزر چکا ہے) کہ جو کسی کا علم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم

سے زیادہ بتائے اس نے بے شک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عیب لگایا اور حضور کی شان گھٹائی۔ تو وہ گالی دینے والا ہے اور اُس کا حکم وہی ہے جو گالی دینے والے کا ہے اصلاً فرق نہیں، اس میں سے ہم کسی صورت کا استثنا نہیں کرتے، اور ان تمام احکام پر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانہ سے اب تک برابر اجماع چلا آیا ہے۔ پھر میں کہتا ہوں اللہ کے مہر کر دینے کے اثر دیکھو کیوں کر انکھیارا اندھا ہو جاتا ہے اور راہِ حق چھوڑ کر چوپٹ ہونا پسند کرتا ہے۔ ابلیس کے لیے تو زمین کے علم محیط پر ایمان لاتا ہے اور جب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر آیا تو کہتا ہے ''یہ شرک ہے'' حالاں کہ شرک تو اسی کا نام ہے کہ اللہ عزّ وجلّ کے لیے کوئی شریک ٹھہرایا جائے تو جس چیز کا مخلوق میں سے کسی ایک کے لیے ثابت کرنا شرک ہو تو وہ تمام جہان میں جس کے لیے ثابت کی جائے یقیناً شرک ہوگا کہ اللہ کا کوئی شریک نہیں ہو سکتا۔ تو دیکھو ابلیس لعین کا اللہ عزّ وجلّ کے ساتھ شریک ہونے کا کیسا ایمان رکھتا ہے، شرکت تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منتفی ہے۔ پھر غضب الٰہی کا گھٹاٹوپ اس کی آنکھوں پر دیکھو علم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں تو نص مانگتا ہے اور نص پر بھی راضی نہیں جب تک قطعی نہ ہو اور جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کی نفی پر آیا تو خود اسی بحث میں ص: ۴۶ پر اس ذلّت دینے والے کفر سے چھ سطر پہلے ایک باطل روایت کی سند پکڑی جس کی دین میں بالکل اصل نہیں، اور اُن کی طرف اس کی جھوٹی نسبت کر رہا ہے جنہوں نے اسے روایت نہ کیا بلکہ اس کا صاف رَد کیا۔ کہ کہتا ہے: شیخ عبد الحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔ حالاں کہ شیخ نے مدارج النبوۃ میں یوں فرمایا ہے: یہاں یہ اشکال پیش کیا جاتا ہے کہ بعض روایات میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوں فرمایا ''میں تو ایک بندہ ہوں اس دیوار کے پیچھے کا حال مجھے معلوم نہیں'' اس کا جواب یہ ہے کہ یہ قول محض بے اصل ہے اس کی روایت صحیح نہ ہوئی۔ دیکھو کیسی ﴿لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ﴾ سے دلیل لایا اور ﴿وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى﴾ کو چھوڑ گیا۔

اسی طرح امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: اس کی کچھ اصل نہیں۔

اور امام ابن حجر مکی نے افضل القری میں فرمایا: اس کی کوئی سند نہ پہچانی گئی۔

اور میں نے اس کے یہ دونوں قول یعنی وہ جو اس نے تکذیب الٰہی عزّ جلالہٗ اور تنقیص علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وبال اپنے سر لیا اس کے بعض شاگردوں اور مریدوں کے سامنے

پیش کیے تو اس نے میرا اخلاف کیا اور بولا بھلا ہمارے پیر کہیں ایسے کفر بک سکتے ہیں۔ تو میں نے اسے کتاب دکھائی اور اُس کے کفر کا پردہ کھولا۔ تو مجبور ہو کر اُسے یہ کہنا پڑا کہ یہ کتاب میرے پیر کی نہیں یہ تو ان کے شاگرد خلیل احمد انبیٹھی کی ہے۔ میں نے کہا اُس نے اِس پر تقریظ لکھی۔ اور اِسے کتاب مستطاب اور تالیف نفیس کہا۔ اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کی کہ اسے قبول کرے اور کہا: یہ براہین قاطعہ اپنے مصنف کی وسعتِ نورِ علم اور فسحت ذکا وفہم وحسن تقریر وبہائے تحریر پر دلیلِ واضح ہے۔ تو اس کا مرید بولا کہ شاید انہوں نے یہ کتاب ساری نہ دیکھی۔ کہیں کہیں متفرق جگہ سے کچھ دیکھی اور اپنے شاگرد کے علم پر بھروسہ کیا۔ میں نے کہا: یوں نہیں، بلکہ اُس نے اسی تقریظ میں تصریح کی ہے کہ اُس نے یہ کتاب اول سے آخر تک دیکھی۔ بولا: شاید انہوں نے غور سے نہ دیکھی ہوگی۔ میں نے کہا ہشت! بلکہ اُس نے تصریح کی ہے کہ میں نے اسے بغور دیکھا اور تقریظ میں اُس کی عبارت یہ ہے: اس احقر الناس رشید احمد گنگوہی نے اس کتاب مستطاب براہین قاطعہ کو اوّل سے آخر تک بغور دیکھا۔ انتہی۔ تو دنگ ہو کر رہ گیا ناحق جھگڑنے والا۔ اور اللہ تعالیٰ ہٹ دھرموں کا مکر نہیں چلنے دیتا۔

اور اس فرقۂ وہابیہ شیطانیہ کے بڑوں میں ایک اور شخص اسی گنگوہی کے دم چھلّوں میں ہے جسے اشرفعلی تھانوی کہتے ہیں۔ اُس نے ایک چھوٹی سی رسلیا تصنیف کی کہ چار ورق کی بھی نہیں اور اس میں تصریح کی کہ غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر بچے اور ہر پاگل بلکہ ہر جانور اور ہر چار پائے کو حاصل ہے۔ اور اس کی ملعون عبارت یہ ہے: آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقولِ زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے؟ ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔ الیٰ قولہ اور اگر تمام علومِ غیب مراد ہیں اس طرح کہ اُس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی وعقلی سے ثابت ہے۔

میں کہتا ہوں: اللہ تعالیٰ کی مہر کا اثر دیکھو یہ شخص کیسی برابری کر رہا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور چنین وچناں میں، اور کیوں کر اتنی سی بات اُس کی سمجھ میں نہ آئی کہ زید وعمرو اور اس شیخی بگھارنے والے کے یہ بڑے جن کا اس نے نام لیا انہیں غیب کی کوئی بات معلوم ہوگی بھی تو محض

بطور ظن حاصل ہوگی۔ امور غیب پر علمِ یقینی تو اصالۃً خاص انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کو ملتا ہے اور غیر انبیا کو جن امور غیب پر یقین حاصل ہوتا ہے وہ انبیا ہی کے بتانے سے ملتا ہے علیہم الصلاۃ والسلام نہ اور کسی کے۔ کیا تو نے اپنے رب کو نہ دیکھا کیسا ارشاد فرماتا ہے کہ اللہ کی یہ شان نہیں کہ تم کو اپنے غیب پر مطلع کر دے ہاں اللہ تعالیٰ اس کے لیے اپنی مشیت کے موافق اپنے رسولوں کو چُنتا ہے۔
اور اُسی نے فرمایا (عزت والا وہ فرمانے والا) اللہ غیب کا جاننے والا ہے تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ دیکھو اس شخص نے کیسا قرآن عظیم کو چھوڑا اور ایمان کو رخصت کیا اور اور یہ پوچھنے بیٹھا کہ نبی اور جانور میں کیا فرق ہے۔ ایسے ہی اللہ مہر لگا دیتا ہے ہر مغرور، بڑے دغاباز کے دل پر۔ پھر خیال کرو اُس نے کیوں کر مطلق علم اور علمِ مطلق میں حصر کر دیا اور ایک دو حرف جاننے اور اُن علموں میں جن کے لیے حد نہ شمار کچھ فرق نہ جانا۔ تو اُس کے نزدیک فضیلت اسی میں منحصر ہوگئی کہ پورا احاطہ ہو اور فضیلت کا سلب واجب ہوا ہر اس کمال سے جس میں کچھ بھی باقی رہ جائے تو غیب اور شہادت کی کچھ تخصیص نہ رہی، مطلق علم کی فضیلت کا سلب انبیا علیہم الصلاۃ والسلام سے واجب ہوا۔ اور علمِ غیب میں جاری ہونے سے مطلقِ علم میں اُس کی تقریر خبیث کا جاری ہونا زیادہ ظاہر ہے کہ ہر آدمی و جانور کے لیے بعض اشیاء کا مطلق علم حاصل ہونا انہیں علم غیب حاصل ہونے سے زائد روشن ہے۔
پھر میں کہتا ہوں: ہرگز کبھی تو نہ دیکھے گا کہ کوئی شخص محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان گھٹائے اور وہ اُن کے رب جلّ وعلا کی تعظیم کرتا ہو۔ حاشا! خدا کی قسم اُن کی شان وہی گھٹائے گا جو اُن کے رب تبارک وتعالیٰ کی شان گھٹاتا ہے جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ ظالموں نے قرار واقعی خدا ہی کی قدر نہ پہچانی۔ اس لیے کہ یہ گندی تقریر اگر علم اللہ عزوجلّ میں جاری نہ ہو تو وہ قدرتِ الٰہی میں بعینہ بغیر کسی تکلّف کے جاری ہے۔ جیسے کوئی بے دین جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی قدرتِ عامہ کا منکر ہو اس منکر سے کہ علمِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار رکھتا ہے سیکھ کر یوں کہے کہ اللہ عزوجل کی ذاتِ مقدسہ پر قدرت کا حکم کیا جانا اگر بقول مسلمانان صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس قدرت سے مراد بعض اشیا پر قدرت ہے یا کل اشیا پر، اگر بعض پر قدرت ہونا مراد ہے تو اس میں اللہ عزوجل کی کیا تخصیص ہے؟ ایسی قدرت تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔ اور اگر کل اشیا پر قدرت مراد ہے اس طرح کہ اُس کی ایک فرد بھی خارج

نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی وعقلی سے ثابت ہے، کہ اشیا میں خود ذاتِ باری بھی ہے اور اُسے خود اپنی ذات پر قدرت نہیں۔ ورنہ تحتِ قدرت ہوجائے گا، تو ممکن ہوجائے گا، تو واجب نہ رہے گا، تو الٰہ نہ رہے گا۔ تو بدکاری کو دیکھو کیسی ایک دوسرے کی طرف کھینچ کے لے جاتی ہے۔ اور اللہ کی پناہ جو سارے جہان کا مالک ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ طائفے سب کے سب کافر ومرتد ہیں باجماع امت

اسلام سے خارج ہیں۔ اور بے شک بزازیہ اور درر وغرر اور فتاوٰی خیریہ اور مجمع الانہر اور درمختار وغیرہا معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا کہ جو ان کے کفر وعذاب میں شک کرے خود کافر ہے۔ اور شفا شریف میں فرمایا ہم اُسے کافر کہتے ہیں جو ایسے کو کافر نہ کہے جس نے ملت اسلام کے سوا کسی ملّت کا اعتقاد کیا یا ان کے بارے میں توقف کرے یا شک لائے۔ اور بحر الرائق وغیرہ میں فرمایا: جو بد دینوں کی بات کی تحسین کرے یا کہے کچھ معنی رکھتی ہے یا اس کلام کے کوئی صحیح معنی ہیں اگر اُس کہنے والے کی وہ بات کفر تھی تو یہ جو اس کی تحسین کرتا ہے یہ بھی کافر ہوجائے گا۔

اور امام ابن حجر نے کتاب ''الاعلام'' کی اُس فصل میں جس میں وہ باتیں گنائی ہیں جن کے کفر ہونے پر ہمارے ائمہ اعلام کا اتفاق ہے فرمایا جو کفر کی بات کہے وہ کافر ہے اور جو اس بات کو اچھا بتائے یا اُس پر راضی ہو وہ بھی کافر ہے۔ ہاں ہاں احتیاط احتیاط! اے مٹی اور پانی کے پُتلے کہ تمام چیزیں جو پسند کی جائیں دین اُن سب سے زیادہ عزت والا ہے۔ اور بے شک کافر کی توقیر نہ کی جائے گی۔ اور بے شک گمراہی سے بچنا سب سے زیادہ اہم ہے۔ اور بے شک ایک شر دوسرے شر کو نہایت کھینچ لانے والا ہے۔ اور بے شک جن چیزوں کا انتظار کیا جاتا ہے ان سب میں بدتر دجال ہے۔ اور بے شک اس کے پیروان لوگوں کے پیرؤوں سے بھی بہت زیادہ ہوں گے۔ اور بے شک اس کے اچنبے ان کے شعبدوں سے زیادہ ظاہر اور بڑے ہوں گے۔ اور بے شک قیامت سب سے زیادہ دہشت والی اور سب سے زیادہ کڑوی ہے۔ تو اللہ کی طرف بھاگو کہ اَہلا (سیلاب کا پانی) ٹیلوں تک پہونچ گیا۔ اور نہ بدی سے پھرنا، نہ نیکی کی طاقت مگر اللہ کی توفیق سے۔

میں نے اس لیے اس مقام میں کلام طویل کیا کہ ان باتوں پر تنبیہ کرنا ان چیزوں میں تھا جو

ہر مہم سے بڑھ کر مہم ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہم کو کافی ہے۔ اور کیا اچھا کام بنانے والا۔ اور سب سے بہتر درود اور سب سے کامل تر تعظیم ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی تمام آل پر اور سب خوبیاں خدا کو جو مالک سارے جہان کا۔ یہاں تک ''المعتمد المستند'' کا کلام ختم ہوا۔

یہ ہے وہ جسے ہم نے آپ پر پیش کرنا چاہا۔ اور آپ کے پاس سے ہر خیر و برکت کی امید ہے۔ ہمیں جواب افادہ کیجیے۔ اور آپ کے لیے بادشاہ کثیر العطا کی طرف سے بہت ثواب ہے۔ اور درود و سلام رہنمائے حق اور ان کے آل واصحاب پر روز جزا و شمار تک۔

۲۱/ذی الحجہ یوم پنج شنبہ ۱۳۲۳ھ مکہ مکرمہ میں لکھا گیا اللہ اُس کا شرف واعزاز زیادہ کرے۔ الٰہی ایسا ہی کر۔

صورة ما حرّره البحر الطّمطام، الحبر القمقام، العلامة الهُمام، والرُّحلة القرمُ الكرام، بركة الأنام، المفضال المِقدام، المتبتِّل إلى الله، التقى النقى الأوّاه، شيخ العلماء الكرام ببلد الله الحرام، سيدنا ومولانا، الشيخ محمّد سعيد بابصيل، أسبل الله عليه من مننه أبسطَ ذيل، مفتى الشافعية بمكة المحمِيَّةِ۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد لله الذى جعل علماء الشريعة المحمّدية بهجة الوجود، وملأ بإرشادهم وإيضاحهم الحق المدائن والنجود، وحرس بنضالهم عن دين سيد المرسلين سور ملته المطهرة عن التعدى عليه وأبطل بأدلتهم الواضحة ضلال المضلين الملحدين۔

أما بعد: فقد نظرت إلى ما حرره ونقّحه العلامة الكامل، والجهبذ الذى عن دين نبيه يجاهد ويناضل۔ أخى وعزيزى الشيخ أحمد رضا خاں فى كتابه الذى سماه المعتمد المستند الذى رد فيه على رؤس أهل البدعى والزندقة الخبثاء بل هم أشر من كل خبيث ومفسد ومعاند وبيّن فى هٰذه الرسالة مختصر ما ألفه من

الكتاب المذكور وبين فيها أسماء جملة من الفجرة الذين كادوا أن يكونوا بضلالهم من أسفل الكافرين. فجزاه الله فيما بين وهتك به خيمة خبثهم وفسادهم الجزاء الجميل. وشكر سعيه وأحلّه(۱) من قلوب أهل الكمال المحلّ الجليل. قاله بفمه: وأمر برقمه المرتجي من ربه كمال النيل. محمد سعيد بن محمد بابصيل مفتي الشافعية بمكة المحمية. غفر الله له ولوالديه ولمشائخه ومحبيه و إخوانه وجميع المسلمين

محمد سعيد بابصيل

تقریظ دریائے زخّار، عالم کبیر جلیل المقدار، علّامہ، بلند ہمت، مرجع مستفیدین، سردار کریم، برکت خلق، صاحبِ فضل وتقدم، منقطع بخدا، پرہیزگار، پاکیزہ، صاحبِ درددل، مکہ معظّمہ میں علمائے کرام کے استاذ، حرم محترم میں شافعیہ کے مفتی، سیدنا ومولانا محمد سعید بابصیل اللہ ان پر اپنے احسانوں سے نہایت وسیع دامن ڈالے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اس خدا کو ہیں جس نے علمائے شریعتِ محمدیہ کو عالم کی تازگی بنایا۔ اوران کی ہدایت اور حق کو واضح کرنے سے شہروں اور بلندیوں کو بھر دیا اوران کی حمایتِ دینِ سیدالمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضور کی ملّتِ پاکیزہ کی چاردیواری کو دست درازی سے محفوظ فرمایا۔ اوران کی روشن دلیلوں سے گمراہ گر بے دینوں کی گمراہی کو باطل کر دکھایا۔

بعد حمد وصلوٰۃ میں نے وہ تحریر دیکھی جسے اُس علامۂ کامل استاذ، ماہر نے نہایت پاکیزگی سے لکھا جو اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دین کی طرف سے جہاد وجدال کرتا ہے یعنی میرے بھائی اور میرے معزز حضرت احمد رضا خاں نے اپنی کتاب مسمّٰی بہ المعتمد المستند میں جس میں بدمذہبی وبے دینی کے خبیث سرداروں کا رد کیا ہے۔ بلکہ وہ ہر خبیث اور مفسد اور ہٹ دھرم سے بدتر ہیں۔ اور مصنّف نے اس رسالہ میں اپنی کتاب مذکور سے کچھ خلاصہ کیا ہے اور اُس میں اُن چند

أحَلَّهُ الْمَكَانَ وَبِهٖ: جَعَلَهٗ يَحُلُّهٗ: کسی کو کسی جگہ اتارنا۔ ۱۲ ان

فاجروں کے نام بیان کیے ہیں جو اپنی گمراہی کے سبب قریب ہے کہ سب کافروں سے کمینہ تر کافروں میں ہوں تو اللہ اُسے اس کے بیان پر اور اس پر کہ اُس نے ان کی خباثتوں اور فسادوں کا پردہ فاش کر دیا عمدہ جزا عطا فرمائے۔ اور اس کی کوشش قبول کرے اور اہل کمال کے دلوں میں اس کی عظیم وقعت پیدا کرے۔

کہا اسے اپنی زبان سے: اور حکم دیا اس کے لکھنے کا اپنے رب سے پوری مرادیں پانے کے امیدوار، محمد سعید بن محمد بابصیل نے، کہ مکہ معظّمہ میں شافعیہ کا مفتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اُسے اور اس کے ماں باپ اور استاذوں اور دوستوں اور بھائیوں اور سب مسلمانوں کو بخشے۔

محمد سعید بابصیل

صورة ما زبره أوحد العلماء الحقانية وأفرد العظماء الربانية ذو المناصب والمحامد فخر الأماثل والأماجد، الورع الزاهد والبارع الماجد شيخ الخطباء والائمة بمكة المكرمه، مانع الزيغ والفساد، مانح الفيض والسّداد. مولانا، الشيخ أحمد أبو الخير ميرداد. حفظه الله تعالى إلى يوم التناد. (۱)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى مَنّ على من شاء بالفيض والهداية التى هى من أعظم المنَح. وتفضل عليه بالإصابة فى كل ما خطر بباله وسَنَح. أحمده أن جعل علماء أمة نبينا كأنبياء بنى إسرائيل. ورزقهم الملكة فى إستنباط الأحكام بإقامة البرهان والدليل. وأشكُره إذ رفع لمن إنتصب منهم لإقامة الحق إعلاما. وخفض معاندهم إذ صيرهم فى الخافقين إعلامًا.

وأشهد أن لا إله إلا الله وحدهٗ لا شريك له شهادةَ عبدٍ نطق بخلاصة التوحيد. وجعله فى جيدِ الزمان كالعِقد الفريد وأشهد أنّ سيدنا ومولانا

---

(۱) يَوْمَ التَنَادِ: يَوْمَ الْقِيَامَةِ لانه ينادى فيه اهل الجنة اهلَ النار. ويقال بتشديد الدال وقد ذُكِرَ. التَّنَادُ: التفرّقُ والتنافر ومنه سُمِّيَ يوم القيامة يومَ التَّنَادِ. ۱۲ ن

محمدًا عبده ورسوله الذى بعثه للعٰلمين نورًا وهُدىً ورحمةً۔ وأرسله بالتوضيح ليكون الدين الحنيفى مبسوطا لهٰذه الأمة۔ صلى الله تعالىٰ عليه وعلىٰ اٰله المصابيح الغُرر ۔وأصحابه نجوم الهدىٰ وعقود الدرر۔

أما بعد: فالعلامة الفاضل الذى بتنوير أبصاره يَحل(١) المشاكل والمعاضل المسمّٰى باحمد رضا خاں قد وافق إسمه مسماه۔وطابق در الفاظه جوهر معناه فهو كنز الدقائق المنتخب من خزائن الذخيرة وشمس المعارف المشرقة فى الظهيرة كشاف مشكلات العلوم فى الباطن والظاهر ۔يحق لكل من وقف على فضله أن يقول كم ترك الأول للاٰخر۔

وإنى وإن كنت الأخير زمانه
لاٰتٍ بما لم تستطعه الأوائل
وليس على الله بمستنكر
أن يجمع العالم فى واحد

خصوصًا بما أبداه فى هٰذه الرسالة الحرية بالقبول (٢) والتعظيم والجلالة۔ المسماة بالمعتمد المستند من الأدلة والبراهين۔والقول الحق المبين ۔القامع لأهل الكفر والملحدين۔فإن من قال بهٰذه الأقوال معتقدًا لها كما هى مبسوطة فى هٰذه الرسالة لاشبهة أنه من الكفرة الضالين المضلين، المارقين من الدين مروق السهم من الرميّة لذى كل عالم۔ من علماء المسلمين المؤيدةِ لما عليه أهل الإسلام والسنّة والجماعة الخاذلة لأهل البدع والضلالة والحماقة۔

فجزاه الله تعالىٰ عن المسلمين المقتدين بأئمة الهدىٰ والدين الجزاء الوافر ونفع به وبتاليفه فى الأول والاٰخر ولا زال على ممر الزمان رافعًا لواء الحق ناصرًا لأهله ماتعاقب الملوان۔ ومتع الله الوجود بحياته وما برح ملحوظا بعون الله

---

(١)۔ حَلَّ الْعُقْدَةَ (ن) حَلًّا نَقَضَهَا وَفَكَّهَا وَفَتَحَهَا ۔١٢ن

(٢)۔ قَبُوْلًا بالفتح وقد يُضَمُّ لم يَحْكِهَا الا ابنُ الاعرابى والمعروف الفتح۔١٢ن

وعناياته محفوظًا بالسبع المثانی من كيد كل عدو وحاسد شانی(۱) بجاه عظيم الجاه خاتم الأنبياء والمرسلين صلى الله تعالى عليه وعلى آله وصحبه أجمعين.

رقمه: فقير ربه وأسير ذنبه أحمد أبو الخير بن عبد الله ميرداد، خادم العلم والخطيب والإمام بالمسجد الحرام.

أحمد أبو الخير ميرداد

تقریظ یکتائے علمائے حقانی، یگانۂ کبرائے ربانی، مرتبوں اور تعریفوں والے عمائد واکابر کے فخر، صاحبِ زہد وورع، حیرت بخش کمالات کے بزرگ، مکۂ معظّمہ میں خطیبوں اور اماموں کے سردار، کجی وفساد کے روکنے والے، فیض وہدایت کے بخشنے والے، مولانا، شیخ ابوالخیر احمد میرداد، اللہ عزوجل قیامت تک ان کا نگہبان ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اس خدا کو کہ اُس نے جس پر چاہا فیض وہدایت سے احسان فرمایا جو سب سے بڑی نعمت ہے اور اُس پر ایسا فضل کیا کہ جو کچھ اُس کے دل میں آئے اور جو خطرہ گزرے سب حق ومطابق تحقیق ہے۔ میں اس کی حمد کرتا ہوں کہ اس نے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علمائے امت کو انبیائے بنی اسرائیل کی مانند کیا اور انہیں دلیل وحجت قائم کرنے کے ساتھ باریک احکام نکالنے کا ملکہ بخشا۔ اور میں اُس کا شکر بجالاتا ہوں کہ علما میں جنہوں نے تائید حق کے لیے قیام کیا اللہ نے ان کے نشان بلند فرمائے اور ان کے مخالف کو پست کیا کہ انہوں نے مشرق ومغرب میں شہرے پائے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، ایک اکیلا، اس کا کوئی ساجھی نہیں۔ ایسے بندے کی گواہی جو خالص توحید بولا اور اُسے زمانہ کی گردن میں یکتا حمائل کی طرح کیا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے سارے جہان کے لیے نور وہدایت ورحمت کر کے بھیجا اور انہیں

(۱)۔ السبع المثانی کی رعایت سے شانی باثباتِ یا مکتوب ہے ایسا تقریظ ۱۸ کے عنوان کے میں بھی ہے۔ ۱۲

روشن بیان کے ساتھ بھیجا تا کہ یہ دینِ خالص امت پر کشادہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ان پر درود و سلام بھیجے اور ان کی آل پر کہ شمع تاباں ہیں۔ اور اُن کے صحابہ پر کہ ہدایت کے ستارے اور موتیوں کی لڑیاں ہیں۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد بے شک وہ علامہ، فاضل کہ اپنی آنکھوں کی روشنی سے مشکلوں اور دشواریوں کو حل کرتا ہے احمد رضا خاں جو اسم با مسمّٰی ہے اور اس کے کلام کا موتی اس کے معنی کے جواہر سے مطابقت رکھتا ہے تو وہ باریکیوں کا خزانہ ہے محفوظ گنجینوں سے چنا ہوا، اور معرفت کا آفتاب ہے جو ٹھیک دو پہر کو چمکتا، علموں کی مشکلاتِ ظاہر و باطن کا نہایت کھولنے والا جو اس کے فضل پر آگاہ ہوا اُسے سزاوار ہے کہ کہے اگلے پچھلوں کے لیے بہت کچھ چھوڑ گئے۔ ؎

زمانے میں مَیں گرچہ آخر ہوا
وہ لاؤں جو اگلوں سے ممکن نہ تھا
خدا سے کچھ اس کا اچنبا نہ جان
کہ اک شخص میں جمع ہو سب جہان

خصوصًا ان دلیلوں اور حجتوں اور حق واضح باتوں کے باعث جو اس نے اس رسالہ سزاوار قبول و تعظیم و اجلال مسمّٰی بہ المعتمد المستند میں ظاہر کیں جن سے اہل کفر و الحاد کی جڑ کھود ڈالی۔ اس لیے کہ جو اِن اقوال کا معتقد ہو جن کا حال اس رسالہ میں مشرح لکھا ہے وہ بے شک کافر ہے۔ گمراہ ہے۔ دوسروں کو گمراہ کرتا ہے۔ دین سے نکل گیا ہے جیسے تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے مسلمانوں کے تمام علما کے نزدیک جو ملت اسلام و مذہب سنت و جماعت کی تائید کرنے والے اور بدعت و گمراہی و حماقت والوں کے چھوڑنے والے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ مصنف کو اُن سب مسلمانوں کی طرف سے جو ائمۂ ہدایت و دین کے پیرو ہیں جزائے کثیر دے اور اس کی ذات اور اس کی تصنیفات سے اگلوں، پچھلوں کو نفع بخشے اور وہ رہتی دنیا تک حق کا نشان بلند کرتا اہل حق کو مدد دینا رہے جب تک صبح و شام ہوا کرے۔

اللہ تعالیٰ اس کی زندگی سے تمام جہان کو بہرہ مند کرے اور ہمیشہ مدد و عنایاتِ الٰہی کی نگاہ اس پر رہے قرآنِ عظیم ہر دشمن و حاسد و بدخواہ کے مکر سے اس کی حفاظت کرے۔ صدقہ اُن کی وجاہت کا جن کی عزت عظیم ہے، جو انبیا و مرسلین کے ختم کرنے والے ہیں۔ اللہ ان پر اور اُن کے آل

واصحاب سب پر درود بھیجے۔

اسے لکھا: محتاج الٰہ، گرفتارِ گناہ احمد ابو الخیر بن عبد اللہ میر داد نے کہ مسجد الحرام شریف میں علم کا خادم وخطیب وامام ہے۔

احمد ابو الخیر میر داد

صورة ما سطره مقدام العلماء المحققين، وهمام العظماء المدققين، العرّيف الماهر، والغطريف الباهر، والسحاب الهامر، والقمر الزاهر، ناصر السنة، وكاسر الفتنة، مفتي الحنفية سابقًا، ومحط الرحال سابقًا ولاحقًا. ذو العز والأفضال، مولانا العلامة، الشيخ صالح كمال توّجه ذو الجلال بتيجان العز والجمال۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد لله الذى زين سماء العلوم بمصابيح العلماء العارفين. وبين لنا ببركاتهم طُرُقَ الهداية والحق المبين. أحمده على ما من به وأنعم. وأشكره على ما خص وعمم. وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له شهادة ترفع قائلها على منابر النور. وتدفع عنه شُبَهَ (۱) أهل الزيغ والفجور. وأشهد أن سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله الذى أوضح لنا الحجة. وأبان لنا طريق المحَجَّة. اللّٰهم فصلِّ وسلم عليه وعلىٰ اٰله الطيبين الطاهرين. وأصحابه الفائزين المفلحين. والتابعين لهم بإحسان إلى يوم الدين. لاسيما العالم العلامة بحر الفضائل. وقرة عيون العلماء الأماثل. مولانا الشيخ المحقق بركة الزمان احمد رضا خان البريلوى حفظه الله وأبقاه ومن كل سوء ومكروه وقاه۔

أما بعد: فعليكم السلام. أيها الإمام المقدام. ورحمة الله وبركاته على الدوام ولقد أجبت فأصبت وحققت فيما كتبت وقلدت أعناق المسلمين قلائد

(۱). الشُبَهُ جمع شُبَهٌ۔

المنن وادخرت عندالله سبحنه الأجر الحسن. فأبقاك الله لهم حصنًا منيعًا. وحبّاك من لدنه أجرا عظيما ومقاما رفيعا. وإن أئمة الضلال الذين سميتهم كما قلت ومقالك فيهم بالقبول حقيق فهم والحال ماذكرت كفار مارقون من الدين يجب على كل مسلم التحذير منهم. والتنفير عنهم. وذم طريقتهم الفاسدة وآرائهم الكاسدة وإهانتهم بكل مجلس واجبة وهتك الستر عنهم من الأمور الصائبة. ورحم الله القائل.

من الدين كشف الستر عن كل كاذب
وعن كل بِدعی أتی بالعجائب
ولولا رجال مؤمنون لهدمت
صوامع دين الله من كل جانب

أولئِك هم الخاسرون. أولئك هم الضالون. أولئك هم الظالمون. أولئك هم الكافرون. اللّٰهم أنزل بهم بأسك الشديد. وإجعلهم ومن صدق أقوالهم ما بين شريد وطريد. ربّنا لا تزغ قلوبنا بعد إذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة إنك أنت الوهاب.

وصلى الله على سيّدنا محمد وعلى اٰله وصحبه وسلم تسليمًا كثيرًا. غايةَ محرم الحرام ۱۳۲۴ھ قاله: بفمه وأمر برقمه خادم العلم والعلماء بالمسجد الحرام محمد صالح ابن العلامة المرحوم الشيخ صديق كمال الحنفیؒ، مفتی مكة المكرمة سابقًا غفر الله له ولوالديه ولمشائخه وأحبابه وخذل أعداءه وحسّاده ومن بسوء أراده. اٰمين.

محمد صالح کمال

تقریظ پیشوائے علمائے محققین، والاہمت، کبرائے مدققین، عظیم المعرفت، ماہر سردار بزرگ، صاحب نور عظیم، ابر بارندہ، ماہ درخشندہ، ناصر سنن، فتنہ شکن، سابق مفتی حنفیہ، جن کی طرف اول سے اب تک طالبانِ فیض دور دور سے

جاتے ہیں، صاحب عزت وافضال، مولانا، علامہ، شیخ صالح کمال، جلال والا عزت وجمال کے تاج ان کے سر پر رکھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اس خدا کو جس نے آسمان علوم کو علمائے عارفین کے چراغوں سے مزین فرمایا۔ اوران کی برکات سے ہمارے لیے ہدایت اور حق واضح کے راستوں کو روشن کردکھایا میں اس کے احسان وانعام پراس کی حمد کرتا ہوں۔ اوراس کے خاص اور عام افضال پراس کا شکر بجالاتا ہوں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، ایک اکیلا، اس کا کوئی شریک نہیں ایسی گواہی کہ اپنے کہنے والے کو نور کے منبروں پر بلند کرے اور کجی اور بدکاری والوں کے شبہات کو اس کے پاس نہ آنے دے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار اور ہمارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بندے اوراس کے رسول ہیں جنہوں نے ہمارے لیے حجت واضح کردی اور کشادہ راہ روشن فرمائی۔

الٰہی! تو درود وسلام نازل فرما اُن پر اور اُن کی ستھری پاکیزہ آل پر اور اُن کے فوز وفلاح والے صحابہ اوران کے نیک پیرووں پر قیامت تک، بالخصوص اس عالم، علامہ پر کہ فضائل کا دریا ہے اور علمائے عمائد کی آنکھوں کی ٹھنڈک حضرت مولانا محقق زمانے کی برکت **احمد رضا خاں** بریلوی اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کرے سلامت رکھے اور ہر بری اور ناگوار بات سے اُسے بچائے۔ حمد وصلاۃ کے بعد اے امام، پیشواتم پر سلام اور اللہ کی رحمت اوراس کی برکتیں ہمیشہ۔

بے شک آپ نے جواب دیا اور بہت ٹھیک دیا، اور تحریر میں دادِ تحقیق دی، اور مسلمانوں کی گردنوں میں احسان کی ہیکلیں ڈالیں، اور اللہ عزوجل کے یہاں عمدہ ثواب کا سامان کرلیا، تو اللہ تعالیٰ آپ کو مسلمانوں کے لیے مضبوط قلعہ بناکر قائم رکھے۔ اور اپنی بارگاہ سے آپ کو بڑا اجر اور بلند مقام دے۔ اور بے شک گمراہی کے وہ پیشوا جن کا تم نے نام لیا ایسے ہی ہیں جیسا تم نے کہا۔ اور تم نے ان کے بارے میں جو کچھ کہا، سزاوارِ قبول ہے۔ تو ان کا جو حال تم نے بیان کیا اس پر وہ کافر اور دین سے باہر ہیں، ہر مسلمان پر واجب ہے کہ لوگوں کو ان سے ڈرائے، اور اُن سے نفرت دلائے، اور ان کے فاسد راستوں اور کھوٹی رایوں کی مذمت کرے، اور ہر مجلس

میں اُن کی تحقیر واجب ہے۔ اور ان کی پردہ دری اُمورِ صواب سے ہے اور خدا اس پر رحمت کرے جس نے کہا۔ ؎

دین میں داخل ہے ہر کذاب کی پردہ دری
سارے بددینوں کی جولائیں عجب باتیں بری
دینِ حق کی خانقاہیں ہر طرف پاتا گری
گر نہ ہوتی اہلِ حق ورشد کی جلوہ گری

وہی زیاں کار ہیں، وہی گمراہ ہیں، وہی ستمگار ہیں، وہی کفار ہیں۔ الٰہی اُن پر اپنا سخت عذاب اتار اور انہیں اور جو ان کی باتوں کی تصدیق کرے سب کو ایسا کردے کہ کچھ بھاگے ہوئے ہوں کچھ مردود۔

اے ہمارے رب! ہمارے دلوں میں کجی نہ ڈال بعد اس کے کہ تو نے ہمیں سچی راہ دکھائی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت بخش بے شک تو ہی ہے بہت بخشنے والا۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے آل واصحاب پر بکثرت درود وسلام بھیجے۔

سلخ محرم الحرام ۱۳۲۴ھ اسے اپنی زبان سے کہا: اور لکھنے کا حکم دیا مسجد حرام شریف میں علم وعلما کے خادم محمد صالح بن علامہ مرحوم حضرت صدیق کمال حنفی سابق مفتی مکہ معظمہ نے۔ اللہ اسے اور اس کے والدین واساتذہ واحباب سب کو بخشے اور اس کے دشمنوں اور حاسدوں اور برا چاہنے والوں کو مخذول کرے۔ آمین

محمد صالح کمال

صورة ما رقمه العلامة، المحقق، والفهامة المدقق، مشرق سناء الفهوم، مشرق ذكاء العلوم، ذو العلو والأفضال، مولانا، الشيخ على بن صديق كمال، أدامه الله بالعز والجمال۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمدلله الذى أعز الدين القويم۔ بالعلماء العاملين المكرمين بالعلم النافع الذين جعلتهم أنجما يستضاء بهم فى الأزمنة الدهماء الحوالك الظُلَمِ۔

وشُهُبًا تحرق بهم طوائف الطغيان والزيغ والبدع فيحور وأرمم۔

وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له شهادةً أدّخرها ليوم الزحام۔ وأشهد أن سيدنا محمدًا عبده ورسوله خاتم الأنبياء العظام۔ صلى الله تعالى عليه وسلم وعلى اٰله وصحبه الكرام۔

وبعد: فأنا أشكر الله ربي على طلوع هٰذا النجم الساطع۔ والدواء الناجع فی هٰذا الزمان الفاجع الواجع۔ الذی نرٰی فیه البدع کالسیل الدافع۔ وأهلها یتناسلون من کل حدب واسع۔ اللّٰهم أخْلِ منهم البلاد۔ ومثّل بهم بین العباد۔ وأهلِکهُمْ کما أهلکت ثمود وعاد۔ و إجعل دیارهم بلاقع۔ لاشك فی کفر هٰؤلاء الخوارج کلاب النار وحزب الشیطان۔ وحقیق بالقبول والإذعان۔ ماجآء به هٰذاالنجم اللامع والسیف القامع رقاب الوهابیة ومن کان لهم تابع الشیخ الکبیر والعلم الشهیر، مولانا، وقدوتنا احمد رضا خان البریلوی سلمه الله وأعانه علی أعداء الدین المارقین بحرمة سیدنا محمد صلی الله تعالٰی علیه وسلم۔

وعلیکم السلام

علی بن صدیق کمال

تقریظ علامہ، محقق، عظیم الفہم، مدقق، لامع انوار فہوم، مشرق آفتابِ علوم، صاحبِ رفعت وافضال، مولانا شیخ علی بن صدیق کمال، اللہ انہیں ہمیشہ عزت وجمال کے ساتھ رکھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اس خدا کو جس نے اس دینِ صحیح کو علمائے باعمل سے عزت دی جو نفع دینے والے علم کا اکرام پائے ہیں۔ الٰہی! تو نے جن کو وہ ستارے کیا کہ اندھیرے گھپ سخت تاریک زمانوں میں اُن سے روشنی لی جائے اور وہ شہاب کہ اُن سے سرکشی وکجی وبدمذہبی کے گروہ ایسے جلائے جائیں کہ خاک سیاہ ہو کر رہ جائیں۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، ایک اکیلا اس کا کوئی شریک نہیں،

ایسی گواہی جسے میں اس زحمت کے دن کے لیے ذخیرہ رکھتا ہوں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، عظمت والے انبیا کے خاتم۔ اللہ عزوجل اُن پر اور اُن کے آل واصحاب کرام پر درود بھیجے۔

حمد وصلاۃ کے بعد میں اپنے رب عزوجل کا شکر ادا کرتا ہوں کہ یہ بلند ستارہ چمکا، اور یہ پورا نفع دینے والی دوا اس گھبراہٹ اور درد کے زمانہ میں پیدا ہوئی جس میں بدمذہبیوں کو پُرزور اہلے کی طرح ہم دیکھ رہے ہیں اور بدمذہب لوگ ہر کشادہ اونچی زمین سے ڈھال کی طرف پے در پے آرہے ہیں۔ الٰہی اُن سے شہروں کو خالی کر اور انہیں تمام خلق میں نکتا کر اور انہیں ہلاک کر جیسے تو نے ثمود اور عاد کو ہلاک کیا اور اُن کے گھروں کو کھنڈر کر دے۔ کچھ شک نہیں کہ یہ خارجی یہ دوزخ کے کتے یہ شیطان کے گروہ کافر ہیں۔ اور ماننے اور گرویدگی کے لائق ہے جس کو یہ روشن ستارہ لایا۔ وہ وہابیہ اور ان کے تابعین کی گردن پر تیغِ بُرّاں، استاذ معظم اور نامور، مشہور، ہمارا سردار اور ہمارا پیشوا احمد رضا خاں بریلوی۔ اللہ اسے سلامت رکھے۔ اور دین کے دشمنوں، دین سے نکل جانے والوں پر اُس کو فتح دے، ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت کا صدقہ۔ اور آپ پر سلام ہو۔

علی ابن صدیق کمال

صورة مانمقه البحر الزاخر، والحبر الفاخر، بقية الأكابر وعمدة الأواخر، الصفي المتوكل، الوفي المتبتل، حامي السنن، ماحي الفتن، مطرح أشعة النور المطلق، مولانا، الشيخ محمد عبد الحق المهاجر إله آبادي، دام بالأيد والأيادي. السّلام عليكم ورحمة الله وبركاته ومغفرته.

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد لله الذي وفق من إختار من عباده لحماية هٰذه الشريعة. وجعلهم ورثة أنبيائه في العلم والحكمة. ويا لها(۱) من رتبة عالية رفيعة. والصلوٰة

(۱) "ومثلُ المستغاث المتعجب منه. نحو يا لَلعَجَبِ فَيُجَرُّ بلامٍ مفتُوحَةٍ كما يُجَرُّ المُستَغاثُ". شرح ابن عقيل، ج:۳، ص: ۲۸۱. ۱۲ ن

والسّلام على سيدنا محمد الذى جمع فيه مولاه الفضل جميعه ۔ وعلى اٰله وأصحابه ذوى النفوس السمعية المطيعة ۔ ما صاح الهزار فوق الأزهار ترنيمه وترجيعه ۔

أما بعد: فقد إطلعت على هذه الرسالة الشريفة وماحوته من التحرير الأنيق والتقرير الرشيق ۔ فرأيتها هى التى تقرّبها العينان لا بغيرها ۔ وهى التى تصغى إليها الاٰذانُ حيث ظهر خيرها وميرها ۔ أصاب صاحبها العلامة الحبر الطمطام ۔ المقوال المفضال المنعام ۔ النكر البحر الهُمام ۔ الأريب اللبيب القمقام ۔ ذو الشرف والمجد المقدام ۔ الذكى، الزكى، الكُرام، مولانا، الفهامة، الحاج احمد رضا خان كان الله له أينما كان ۔ ولطف به فى كل مكان فيما بسط وحقق وضبط ودقق اقسط وزَغًا وأرشد وهدى ۔

فيجب أن يكون المرجع عند الإشتباه إليه ۔ والمعول عليه ۔ فجزاه الله الجزاء التام ۔ وأسبغ عليه نعمه غاية الإنعام ۔ وأطال طيلته طوال الدهر المستدام بأرغد عيش لايَسأَم فيه ولا يُسأمُ(۱) بحق صنديد المرسلين سيد الأنام عليه وعلى اٰله الكرام وصحابته الفِخام أزكى صلاة الله وأطيب السلام ۔

حرره العبد الضعيف، الملتجى بحرم ربه الهادى، محمد عبد الحق ابن مولانا الشيخ شاه محمد الإله اٰبادى ۔ عاملهما الله بفضله العميم ۔

۸ / صفر المظفر ۱۳۲۴ھ من الهجرة النبوية على صاحبها ألف ألف صلاة وتحية ۔

محمد عبد الحق عفى عنه (۱۲۸۱)

تقریظ دریائے موّاج، عالم کبیر، صاحبِ فخر، بقیۂ اکابر، معتمد دورِ آخر، متوکل باصفا، صاحبِ وفا، منقطع بخدا، حامی سنن، ماحی فتن، جلوہ گاہ لمعہائے

(۱) سَاَمَ (ن) فلاناً الامرَ : كَلَّفَهٗ اياه وجشّمه والزمه، واكثر ما يستعمل السَّوْمَ فى العذاب والشرّ والظلم ۔ ۱۲ ن

نور مطلق، مولانا، شیخ محمد عبدالحق مہاجر الہٰ آبادی۔ ہمیشہ قوت ونعمت کے ساتھ رہیں اور آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں اور اس کی مغفرت۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اس خدا کو جس نے اپنا جو بندہ پسند کیا اُس کو اِس شریعت کی حمایت کی توفیق بخشی اور اُسے علم وحکمت میں اپنے پیغمبروں کا وارث کیا اور یہ کیسا بلند وبالا مرتبہ ہے۔ اور درود وسلام ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جن میں اُن کے مولیٰ نے ساری خوبیاں جمع فرمادیں۔ اور اُن کے آل واصحاب پر جن کی جانیں اُن کا حکم سننے والی اور اُن کا فرمان ماننے والی ہیں، جب تک کلیوں پر بلبل اپنی نغمہ سرائیوں سے شور کرے۔

حمد وصلاۃ کے بعد میں اس شرف والے رسالے پر مطلع ہوا، اور وہ خوش نما تحریر اور زیبا تقریر جو اس میں مندرج ہے دیکھی۔ تو میں نے اُسے ایسا پایا کہ اسی سے آنکھیں ٹھنڈی ہوں نہ غیر سے، اور وہی ہے جسے کان جی لگا کر سنیں کہ اس کی خوبی اور اس کا فیض ظاہر ہے۔ اُس کے مؤلف علامہ، عالم جلیل، دریائے زخار، پرگو، بسیار فضل، کثیر الاحسان، دلیر، دریائے بلند ہمت، ذہین، دانشمند، بحرنا پیدا کنار، شرف وعزت وسبقت والے، صاحبِ ذکا، ستھرے، نہایت کرم والے، ہمارے مولیٰ، کثیر الفہم، حاجی احمد رضا خاں نے کہ وہ جہاں ہو اللہ اس کا ہو اور ہر جگہ اس کے ساتھ لطف فرمائے۔ اس تفصیل وتحقیق وربط وضبط وتدقیق میں راہِ صواب پائی۔ انصاف کیا اور عدل کیا اور رہنمائی وہدایت کی۔

تو واجب ہے کہ شبہہ کے وقت اسی تحقیق کی طرف رجوع کی جائے۔ اور اسی پر اعتماد ہو۔ تو اللہ اُسے پوری جزا بخشے۔ اور اُس پر انتہا درجے کی اپنی نعمتیں کثیر ووافر کرے۔ اور ابدالآباد تک اُس کے فضل کو ممتد کرے نہایت وسیع عیش کے ساتھ جس سے جی نہ اکتائے نہ کوئی حادثہ پیش آئے۔ سردار مرسلین، سیّد عالمین کا صدقہ۔ اُن پر اور اُن کی عزّت والی آل اور عظمت والے صحابہ پر اللہ کی سب سے ستھری درود اور سب سے پاکیزہ سلام۔

لکھا اسے بندۂ ضعیف نے کہ اپنے رب رہنما کی حرم میں پناہ لیے ہے محمد عبدالحق ابن مولانا حضرت شاہ محمد الہٰ آبادی۔ اللہ تعالیٰ اُن دونوں کے ساتھ اپنے فضلِ عام کا معاملہ کرے۔

۸ رصفر المظفر ۱۳۲۴ھ صاحب ہجرت پر دس لاکھ درود وسلام۔

محمد عبد الحق (۱۲۸۱)

صورة ما نقحه غيظ المنافقين وفوز الموافقين، حامى السنة وأهلها، ماحى البدعة وجهلها، زينة الزمان وحسنة الأوان، منشد خُطب الكرم، محافظ كتب الحرم، العلامة الجليل، والفهامة النبيل، حضرة مولانا، السيّد اسمٰعيل خليل، أدامهما الله بالعز والتبجيل۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمدلله الواحد الأحد القهار ،القوى العزيز المنتقم الجبار ،المتعالى بصفات الكمال والجلال ،المتنزه عن قول أهل الكفر والطغيان والضلال الذى ليس له ضد ولا ندّ ولا مثال، ثم الصلوٰة والسّلام على أفضل العٰلمين، سيدنا محمد بن عبدالله خاتم النبيين والمرسلين. ألمنقذ لمن تبعه من الخزى والردیٰ. الخاذل لمن إستحب العمیٰ على الهدیٰ۔

أما بعدُ:فاقول إن هٰؤلاء الفرق الواقعين فى السؤال غلام أحمد القاديانى ورشيد أحمد ومن تبعه كخليل الأنبهتى وأشرف على وغيرهم لا شبهة فى كفرهم بلا مجال. بل لا شبهة فيمن شك بل فيمن توقف فى كفرهم بحال من الأحوال. فإن بعضهم منابِذ للدين المتين.وبعضهم منكر ما هو من ضرورياته المتفق عليه بين المسلمين.فلم يبق لهم إسم ولا رسم فى الإسلام . كما لا يخفىٰ على أجهل الناس من الأنام .فإن ما أتوا به شئ تمجّه الأسماع. وتنكره العقول والقلوب والطباع.

ثم أقول ايضا: إنى كنت أظن أن هٰؤلآء الضالين ،المضلين ،الفجرة ،الكفرة، المارقين من الدين .إنما حصل لهم ما حصل من سوء الإعتقاد.مبناه على سوء الفهم من عبارات العلماء الأمجاد . والأن حصل لى علم اليقين الذى لا شك

فیه أنهم من دعاة الكفرة يريدون إبطال دين محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم۔

فتجد بعضهم ينكر أصل الدين۔ وبعضهم يدعى النبوة منكرًا لخاتم النبيين۔ وبعضهم يدعى أنه عيسیٰ۔ وبعضهم يدعى أنه المهدى ۔وأهونهم فى الظاهر بل أشدهم فى الحقيقة هٰؤلاء الوهابية لعنهم الله وأخزاهم۔ وجعل النار ماواهم ومثواهم۔ يلبسون (۱) على العوام الذين هم كالأنعام بأنهم هم المتبعون للسنة وإن غيرهم من السلف الصالح الأئمة فمن دونهم مبتدعون وللسنة الغراء تاركون، ومخالفون۔ فياليت شِعرى!إذا لم يكن هٰؤلآء لنهجه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم متبعين۔ فمن المتبع له؟

وأحمد الله تعالىٰ على أن قيّض هٰذا العالم العامل والفاضل، الكامل، صاحب المناقب والمفاخر مظهر كم ترك الأول للآخر ۔فريد الدهر، وحيد العصر، مولانا الشيخ احمد رضا خان سلمه الله الرب المنان لإبطال حججهم الداحضة۔ بالآياتِ والأحاديث القاطعة۔ كيف لا؟ وقد شهد له عالمومكة بذٰلك۔ ولولم يكن بالمحل الأرفع لما وقع منهم ذٰلك۔بل أقول لو قيل فى حقه أنه مجدد هٰذا القرن لكان حقًا وصدقًا۔

وليس على الله بمستنكر

أن يجمع العالم فى واحد

فجزاه الله خير الجزاء عن الدين واهله۔ ومنحه الفضل والرضوان بمنه و كرمه۔

والحاصل قد وجدت بأرض الهند الفرق كلها وهٰذا بحسب الظاهر ۔وإلاهُم بِطانة الكفرة أعدآء الدين۔ ومرادهم بِذٰلك إيقاع التفرقة بين كلمة المسلمين۔

رب!ليس الهدىٰ إلاهُداك۔ ولا اُلآء إلا اُلآك۔ وحسبنا الله ونعم الوكيل۔ ولا حول ولا قوة إلا بالله العلى العظيم۔

---

(۱) لَبَس (ض) عليه الامر لَبْسًا : خَلَطَه۔ والتلبيس: التخليط مشددٌ للمبالغة ۔۱۲ن

اللّٰھم أرنا الحق حقا وارزقنا إتباعه. وأرنا الباطل باطلاً. وألهمنا إجتنابه.
وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم. قاله: بفمه وكتبه بقلمه.
راجي عفو ربه الجليل. حافظ كتب الحرم المكي، السيد اسمعيل إبن السيد خليل.

اسمعيل ابن السيد خليل

تقریظ غیظِ منافقین وکامِ موافقین، حامیِ سنت واہل سنت، ماحیِ بدعت وجہل بدعت، زینتِ لیل ونہار، نکوئی روزگار، خطیب خطبہائے کرم، محافظ کتبِ حرم، علامہ، ذی قدر، بلند، عظیم الفہم، دانشمند، حضرت مولانا سید اسماعیل خلیل، اللہ تعالیٰ انہیں عزت وتعظیم کے ساتھ ہمیشہ رکھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں خدا کو جو ایک اکیلا سب پر غالب ہے، قوت وعزت وانتقام وجبروت والا جو صفاتِ کمال وجلال کے ساتھ متعالی ہے، کافروں، سرکشوں، گمراہوں کی باتوں سے منزہ ہے، جس کا نہ کوئی ضد ہے، نہ مانند، نہ نظیر۔

پھر درود وسلام اُن پر جو سارے جہان سے افضل ہیں، ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابن عبداللہ، تمام انبیا ورسل کے خاتم، اپنے پیرو کو رسوائی وہلاکت سے بچانے والے، اور جو ہدایت پر نابینائی کو پسند کرے اسے مخذول کرنے والے۔

حمد وصلاۃ کے بعد: میں کہتا ہوں کہ یہ طائفے جن کا تذکرہ سوال میں واقع ہے غلام احمد قادیانی اور رشید احمد اور جو اس کے پیرو ہوں جیسے خلیل احمد انبہٹی اور اشرفعلی وغیرہ ان کے کفر میں کوئی شبہہ نہیں، نہ شک کی مجال بلکہ جو اُن کے کفر میں شک کرے بلکہ کسی طرح، کسی حال میں انہیں کافر کہنے میں توقف کرے، اس کے کفر میں بھی شبہہ نہیں، کہ ان میں کوئی تو دینِ متین کو پھینکنے والا ہے۔ اور اُن میں کوئی ضروریاتِ دین کا انکار کرتا ہے، جن پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے۔ تو اسلام میں ان کا نام نشان کچھ باقی نہ رہا۔ جیسا کہ کسی جاہل سے جاہل پر بھی پوشیدہ نہیں، کہ وہ جو کچھ لائے ایسی چیز ہے جسے سنتے ہی کان پھینک دیتے ہیں۔ اور عقلیں اور طبیعتیں اور دل اس کا انکار کرتے ہیں۔

نیز پھر میں کہتا ہوں: میرا گمان تھا کہ یہ گمراہان گمراہ گر، فاجر، کافر، دین سے خارج، ان میں جو بد اعتقادی حاصل ہوئی اس کا مبنٰی بدفہمی ہے، کہ عباراتِ علمائے کرام کو نہ سمجھے۔ اور اب مجھے ایسا علم یقین حاصل ہوا جس میں اصلاً شک نہیں کہ یہ کافروں کے یہاں کے منادی ہیں۔ دین محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو باطل کرنا چاہتے ہیں۔ تو اِن میں تو کسی کو اصلِ دین کا انکار کرتے پایئے گا، اور ان میں کوئی ختم نبوت کا منکر ہو کر نبوت کا مدعی ہے، اور کوئی اپنے آپ کو عیسیٰ بتاتا ہے، اور کوئی مہدی، اور ظاہر میں ان سب میں ہلکے، اور حقیقت میں ان سب سے سخت یہ وہابیہ ہیں۔ خدا ان پر لعنت کرے۔ اور ان کو رسوا کرے۔ اور ان کا ٹھکانا اور ان کا مسکن جہنم کرے۔ بے پڑھے جاہلوں کو جو چوپاؤں کی طرح ہیں دھوکے دیتے ہیں کہ وہی پیروان سنت ہیں۔ اور اُن کے سوا اگلے نیک، امام اور جو اُن کے بعد ہوئے بدمذہب ہیں۔ اور روشن سنت کے تارک ومخالف ہیں۔

اے کاش! میں جانتا کہ گروہِ سلفِ کرام طریقہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متبع نہ تھے، تو طریقہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیرو کون ہے؟

اور میں اللہ عزوجل کی حمد بجالاتا ہوں کہ اس نے اس عالم باعمل کو مقرر فرمایا جو فاضل، کامل ہے منقبتوں اور فخروں والا، اس مثل کا مظہر کہ ''اگلے پچھلوں کے لیے بہت کچھ چھوڑ گئے'' یکتائے زمانہ، اپنے وقت کا یگانہ، مولانا، حضرت احمد رضا خاں۔ اللہ بڑے احسان والا، پروردگار اُسے سلامت رکھے ان کی بے ثبات حجتوں کو آیتوں اور قطعی حدیثوں سے باطل کرنے کے لیے۔ اور وہ کیوں نہ ایسا ہو؟ کہ علمائے مکہ اس کے لیے ان فضائل کی گواہیاں دے رہے ہیں۔ اور اگر وہ سب سے بلند مقام پر نہ ہوتا؟ تو علمائے مکّہ اس کی نسبت یہ گواہی نہ دیتے۔ بلکہ میں کہتا ہوں کہ اگر اس کے حق میں یہ کہا جائے کہ وہ اِس صدی کا مجدد ہے، تو البتہ حق وصحیح ہو۔

خدا سے کچھ اس کا اچنبا نہ جان
کہ اک شخص میں جمع ہو سب جہان

تو اللہ اُسے دین اور اہلِ دین کی طرف سے سب میں بہتر جزا عطا کرے۔ اور اسے اپنے احسان، اپنے کرم سے اپنا فضل، اپنی رضا بخشے۔

اور حاصل یہ کہ زمینِ ہند میں سب طرح کے فرقے پائے جاتے ہیں۔ اور یہ باعتبار ظاہر ہے۔ ورنہ وہ حقیقت میں کافروں کے راز دار ہیں۔ اور دین کے دشمن ہیں۔ اور ان باتوں سے اُن

کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈالیں۔ الٰہی! ہدایت نہیں مگر تیری ہدایت، اور نہ نعمتیں ہیں مگر تیری نعمتیں۔ اور اللہ ہم کو بس ہے اور وہ اچھا کام بنانے والا ہے۔ اور نہ گناہوں سے پھرنا، نہ طاعت کی طاقت، مگر اللہ عظمت و بلندی والے کی توفیق سے۔

الٰہی! ہمیں حق کو حق دکھا۔ اور اُس کی پیروی ہمیں روزی کر۔ اور ہمیں باطل کو باطل دکھا۔ اور ہمارے دل میں ڈال کہ اُس سے دور رہیں۔ اور اللہ درود و سلام بھیجے ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل واصحاب پر۔

اسے اپنی زبان سے کہا: اور اپنے قلم سے لکھا اپنے جلال والے رب کی معافی کے امیدوار، حرم مکہ معظمہ کی کتابوں کے حافظ، سیّد اسماعیل ابن سیّد خلیل نے۔

سید اسمٰعیل ابن سید خلیل (۱۲۹۱)

صورة ما رصفه ذو العلم الراسخ، والفضل الشامخ، والكرم والمنن والخلق الحسن. والبهاء والزين. مولانا، العلامة، السيّد المرزوقي أبو حسين، حفظه الله في النشأتين.

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد لله الذى إطلع فى سماء الوجود شمسا بازغة. فكانت لظلمٰت الضلالات ناسخة دامغة. وللهداية إلى طريق الحق حجة بالغة. ومحجّةً من سلكها لا تزِلُّ قدمه ولا تكون زائغة بوجود من أفاض الله علينا برسالته نِعَمًا سابغةً. وملأ بالعرفان قلوبًا كانت فارغة سيدنا ومولانا محمدن الذى اٰتاه الله الاٰيات البينات والمعجزات الباهرات. وإطلعه على ما شآء من المَغِيبات. صلى الله عليه وعلى اٰله وأصحابه الذين سبقونا بالإيمان سَبْقًا. وباعوا نفوسهم فى نصرة دينه. وتمهيد طُرُقه وتمكينه فأولٰئك هم الفائزون حقا. المشرّفون خَلقا وخلقا. المميّزون بحسن ذكر يبقى. وأجر يتزايد فى صحف الأعمال ويرقى. وعلى أتباعه المتمسكين بِهَديه القويم السالكين صراطه المستقيم لاسيما ورثته العلمآء الأعلام. الذين يستضاء بنورهم فى حالك الظَّلام أدام الله وجودهم على توالى الأعصار وأطلع فى

سماء المعالی سعودھم فی جمیع القریٰ والأمصار اٰمین۔

أما بعد: فقد من الله تعالیٰ علی وله الحمد والشکر بالإجتماع بحضرۃ العالم، العلامة والحبر، البحر، الفهامة، ذی المزایا الغزیرۃ، والفضائل الشهیرۃ۔ والتالیف الکثیرۃ فی أصول الدین وفروعه ومفردات العلم وجموعه۔ ولا سیما فی الرد علی المبطلین من المبتدعة المارقین۔ وقد کنت سمعت بجمیل ذکرہ۔ وعظیم قدرہ وتشرفت بمطالعة بعض مصنفا ته التی یُضیئُ الحقّ بها من نور مشکوٰته۔ فوقعت محبته بقلبی وإستقرت بخاطری ولُبّی۔

والأذن تعشق قبل العین أحیانًا

فلما من الله تعالیٰ بهٰذا الإجتماع أبصرت من أوصاف کما لا ته ما لا یستطاع أبصرت عَلَمَ عِلْمٍ عَالَی المنارِ وبحر معارف تتدفق منه المسائل کالأنهار صاحب الذکاء الرائع، حامل العلوم الذی سُدَّ بها الذرائع المطیل بلسانه فی حفظ تقریر علوم الشرائع المستولی علی الکلام والفقه والفرائض۔ المحافظ بتوفیق الله تعالیٰ علی الأداب والسنن والواجبات والفرائض۔ أستاذ العربیة والحساب، بحر المنطق الذی تکتسب منه لألیه آتیٰ إکتساب مسهّل الوصول إلی علم الأصول إذلم یزل لها رائضًا حضرۃ، مولانا، العلامة، الفاضل، المولوی، البریلوی، الشیخ احمد رضا أطال الله حیاته وأدام فی الدارین سلامته۔ وجعل قلمه سیفا مسلولا لا یُغمد إلا فی رقاب المبطلین۔ اٰمین اللهم اٰمین۔ فتذ کرتُ عند رؤیاہ حفظه الله۔ قول الشاعر الناظم الناثر۔

کانت مُسائلة الرکبان تخبرنی	عن أحمد بن سعید أطیب الخبر
ثم إلتقینا فلا والله ما نظرت(۱)	أذنای أحسنَ مما قد رأی بَصَری

ورأیت نفسی ذاعیٍ وحصر عن البلوغ فی وصفه إلی البغیة (۲) والوَطر وقد

(۱) هٰکذا بالاصل ولعله فی الاصل ما سمعت الخ مصححه ۔ تاج العروس، ج:۵۔ص:۱۰۰: میں مادۂ عدد کے تحت ہے۔ حتی التقینا فلا والله ماسمعت. اُذنی باحسن مما قد رأی بصری ۔۱۲

(۲)۔ البَغِیَّةُ: ما ابْتُغِیَ کَالْبُغْیَةِ بالکسر والضم ۔۱۲ ن

تفضل على الفاضل المذكور ضاعف الله له الأجور برؤية هٰذا التاليف الجليل والتصنيف النبيل الذى ذكرفيه الفرق الضالة الحديثة التى كفرت ببدعها المكفرة الخبيثة۔

فرفعت أكُفّ الضراعة متشفِّعًا بصاحب الشفاعة طالبًا من الله حفظ الإيمان مستعيذًا به من الكفر والفسوق والعصيان وأن يحفظ جميع المسلمين ۔ من سَرَيان (١)عقائد الكفرة المضلين ويجزىَ حضرة المؤلف خير الجزاء فى يوم الدين۔ إذ قام مقامًاتشكرهٗ عليه جميع المؤمنين فى الرد على هٰؤلاءِ المبطلين بل الكُذَبة (٢) المفترين وبيانِ فضائحهم وترّهاتهم وقبائحهم ولاشك أن ما هم عليه من الإعتقاد فى غاية البطلان والفساد لاتتصوره العقول۔ ولاتصدّقه النقول، بل مجرد أوهام وترّهات(٣) ليس لها أدلة ولا شُبه تدرؤ عنهم، ولا تاويلات۔وإنماهى محض إتباع للهوى۔مُوقع والعياذبالله تعالىٰ فى الرَّدىٰ۔

وقدقال الله تعالى:

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۔(٤)

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ(٥)

وقال تعالى: فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۔(٦)

وقال تعالى: وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللهِ۔(٧)

وقال تعالى: اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ۔(٨)

---

(١)۔سَرَیَانَ ت: ج:١٩،ص:٥١٩۔

(٢)۔ تاج العروس میں مصدر،الکُذَبَۃُ بھی بتائے ہیں۔غالبًا یہاں مصدر ہی ہے جسے برائے مبالغہ لائے ہیں اور مصدر واحد وجمع میں یکساں آتا ہے۔تاج ہی میں ہے: رَجُلٌ رِضًا مِنْ قَوْمٍ رِضًا۔ بمعنی مرضی۔ ١٢ان

(٣)۔ التُّرَّھَۃُ ج:تُرَّھَات۔

(٤)۔[پ:٢١،ع:٧] (٥)۔[پ:٢٠،ع:٨] (٦)۔[پ:٥،ع:١٧]

(٧)۔ پ:[٢٣،ع:١١] (٨)۔[پ:١٩،ع١٢]

وَقَالَ تَعَالٰی:
وَاتَّبَعَ هَوٰهُ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ إِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ. (۱)
وَقَالَ تَعَالٰی:
وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا (۲)

وقد أخرج الطبرانی عن أنس رضی اللہ تعالیٰ عنه أنه قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أن الله تعالیٰ حجب التوبة عن كل صاحب بدعة حتی یَدَعَ بدعته۔

وأخرج إبن ماجة عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما أنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: أبی اللہ أن یقبل عمل صاحب بدعة حتی یدع بدعته۔

وأخرج إبن ماجة أیضًا عن حذیفة رضی اللہ تعالیٰ أنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: لا یقبل اللہ لصاحب بدعة صومًا ولا صلوٰة ولا صدقة ولا حجا ولا عمرة ولا جهادا ولا صرفًا ولا عدلا یخرج من الإسلام كما تخرج الشَّعرة من العجین۔

وأخرج البخاری ومسلم فی صحیحهما عن أبی بردة بن أبی موسیٰ الأشعری رضی اللہ عنه حدیثًا طویلاً، وفیه فلما أفاق أی أبوموسیٰ قال: أنا برئ ممن برِئَ منه رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم۔ الحدیث

وأخرج مسلم فی صحیحه عن یحییٰ بن یعمر قال: قلت لإبن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما یا أبا عبدالرحمٰن أنه قد ظهر قِبَلَنَا ناس یقرؤن القراٰن ویزعمون أن لا قدر، وإن الأمر أُنُف۔ فقال إذا لقیت أولئك فأخبرهم أنی برئ منهم وإنهم براٰء منی۔ إنتهیٰ۔

فرحم اللہ إمرأً ناضل عن الحق وأیده وأظهره وأدحض الباطل ودمّره۔ ورحم

(۱)۔ اپ:۹، ع:۱۲
(۲)۔ اپ:۱۵، ع:۱۶

الله إمرأ أعان علی ذلك نصرة للدین وخذلاناللکفرة المبطلین. ورحم الله إمرأ
تباعد عن أهل الکفر والضلال. وإستعاذ بالله القادر المتعال فی البکور
والأصال. من الوقوع فی مصاید تلك الحبال. قائلاً الحمد لله الذی عافانی مما
إبتلاهم به وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلاً.

فقد أخرج الترمذی عن أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله
تعالیٰ علیه وسلم قال: من رأی مبتلیً فقال: الحمد لله الذی عافانی مما إبتلاك
به وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلاً، لم یصبه ذلك البلاء.

وقال الترمذی حدیث حسن. ورحم الله إمرأ طلب لهم من الله تعالیٰ الهدایة
لترك تلك الغوایة وطرح تلك الإعتقادات الباطلة والبِدَع المکفرة المضللة
والتوبةِ منها بالإعراض عنها والتوفیق لأقوم طریق. فإنه تعالیٰ لارب غیره
ولاخیر إلاخیره. علیه توکلت. وإلیه أنیب.

وصلی الله تعالیٰ علی نبیه ومصطفاه وآله وصحبه وکل من إتبعه وإقتفاه.
آمین. والحمد لله رب العالمین.

قاله بفمه وکتبه بقلمه أحد خَدَمة طلبة العلم بالمسجد الحرام المکی، محمد
المرزوقی أبو حسین. عفا الله عنه. آمین.

محمد المرزوقی ابو حسین. (١٣١٦)

تقریظ صاحب علم محکم وفضیلت بلند وکرم واحسان وخلق حسن ونورو زینت، مولانا، علامہ، سید مرزوقی ابوحسین۔ اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں ان کا نگہبان ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اس خدا کو جس نے عالم کے آسمان میں ایک مہر درخشاں چمکایا جو گمراہیوں کی
اندھیریوں کا مٹانے والا اور سرکوب ہوا اور راہ حق کی طرف رہنمائی کی حجتِ کامل بنا اور ایسا کشادہ
راستہ کہ جو اسے چلے نہ اس کا پاؤں پھسلے اور نہ کج ہو، یہ سب اُس کے وجود سے جس کی رسالت

سے اللہ تعالیٰ نے ہر... وسیع نعمتوں کا فیض پہونچایا اور معرفت سے خالی دلوں کو بھر دیا ہمارے
سردار و مولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن کو اللہ عزوجل نے روشن آیتیں اور عقل کو حیران کر دینے
والے معجزے عطا فرمائے۔ اور انہیں بقدر اپنی مشیت کے غیبوں پر علم بخشا۔ اللہ تعالیٰ اُن پر درود
بھیجے اور اُن کے آل واصحاب پر جو ایمان میں ہم پر سابق ہوئے اور دین نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی مددگاری اور اس کے جمانے اور اُس کے راستے آراستہ کرنے میں انہوں نے اپنی جانیں بیچ
ڈالیں۔ وہی ٹھیک ٹھیک مراد کو پہونچے، صورت وسیرت دونوں میں شرف والے ایسی نیک نامی
کے ساتھ ممتاز جو ہمیشہ باقی رہے گی، اور ایسے ثواب کے ساتھ مخصوص جو نامۂ اعمال میں افزونی
وترقی پائے گا۔ اور اُن کے پیرووں پر جو اُن کی درست چال کو مضبوط تھامے ہوئے ہیں۔ اور اُن
کے سیدھے راستے پر چلنے والے ہیں۔ بالخصوص حضور کے وارث، علمائے نامدار، جن کے نور سے
سخت اندھیری میں روشنی لی جاتی ہے۔ اللہ عزوجل زمانے کی بقا تک اُن کا وجود رکھے۔ اور
بلندیوں کے آسمان پر اُن کا وجود رکھے۔ اور بلندیوں کے آسمان پر اُن کے سعد ستارے تمام گاؤں
اور شہروں میں ظاہر کرے۔ اے اللہ ایسا ہی کر۔

حمد وصلوٰۃ کے بعد: بے شک مجھ پر اللہ کا احسان ہوا۔ اور اُسی کے لیے حمد وشکر ہے کہ میں
حضرت عالم، علامہ سے ملا جو زبردست عالم، دریائے عظیم الفہم ہیں جن کی فضیلتیں وافر اور
بڑائیاں ظاہر اور دین کے اصول وفروع اور علم کے علیٰحدہ ومجموع میں تصانیف متکاثر، خصوصاً اہل
بطلان، دین سے نکل جانے والے، بدمذہبوں کے رَد میں۔ اور بے شک میں نے اُن کا اچھا ذکر
اور بڑا مرتبہ پہلے ہی سنا تھا، اور اُن کی بعض تصانیف کے مطالعہ سے مشرف ہوا تھا جن کے نور
قندیل سے حق روشن ہوا۔

توان کی محبت میرے دل میں جم گئی اور میرے قلب وعقل میں متمکن ہو چکی تھی۔

نہ تنہا عشق از دید ار خیزد بساکیں دولت از گفتار خیزد

توجب اللہ تعالیٰ نے اس ملاقات سے احسان فرمایا۔ میں نے وہ کمال ان میں دیکھے جن کا
بیان طاقت سے باہر ہے۔ میں نے علم کا وہ بلند دیکھا جس کے نور کا ستون اونچا ہے۔ اور معرفتوں
کا ایسا دریا جس سے مسائل نہروں کی طرح چھلکتے ہیں۔ سیراب ذہن والا، ایسے علموں کا صاحب
جن سے فساد کے ذریعے بند کیے گئے، تقریر علوم دینیہ کی محافظت میں طاقتور، زبان والا، جو علم

کلام وفقہ وفرائض پر غلبہ کے ساتھ حاوی ہے، توفیق الٰہی سے مستحبات وسنن وواجبات وفرائض پر محافظت کرنے والا، عربیت وحساب کا ماہر، منطق کا وہ دریا جس سے اس کے موتی حاصل کیے جاتے ہیں اور کیسی خوبی کے ساتھ حاصل کیے جاتے ہیں، علم اصول تک وصول کا آسان کرنے والا، اس لیے کہ ہمیشہ اُس کی ریاضت رکھتا ہے حضرت مولانا، علامہ، فاضل، مولوی، بریلوی حضرت احمد رضا۔ اللہ تعالیٰ اس کی عمر دراز کرے، اور دونوں جہان میں اُسے ہمیشہ سلامت رکھے۔ اور اس کے قلم کو وہ تیغ برہنہ کرے جس کا نیام نہ ہو، مگر اہل بطلان کی گردنیں۔ ایسا ہی کر۔ یا اللہ! ایسا ہی۔

تو مجھے انہیں دیکھ کر۔ اللہ ان کا نگہبان ہو۔ شاعر، صاحب نظم ونثر کا یہ قول یاد آیا۔

قافلے جانبِ احمد سے جو آتے تھے یہاں
حال دریافت یہ سنتا تھا نہایت اچھا
جب ملے ہم تو خدا کی قسم ان کانوں نے
اُس سے بہتر نہ سنا تھا جو نظر نے دیکھا

اور میں نے اپنے آپ کو اُس کی مدح میں مراد وخواہش کی مقدار تک پہونچنے سے عاجز ودرماندہ دیکھا۔ اور حضرت فاضل مذکور نے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ثواب مضاعف کرے، مجھ پر بڑا احسان کیا کہ یہ تالیفِ جلیل اور تصنیفِ پردانش میرے دیکھنے میں آئی جس میں اُن نئے گمراہ فرقوں کا حال لکھا ہے جو اپنی خبیث وکفری بدعتوں کے سبب کافر ہو گئے تو میں نے گڑگڑانے کے ہاتھ بلند کیے صاحب شفاعت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ سے شفاعت چاہتا ہوا، اللہ عزوجل سے محافظت ایمان کی دعا کرتا ہوا، کفر وفسق ومعصیت سے اس کی پناہ مانگتا ہوا، اور یہ کہ تمام مسلمانوں کو ان کافروں گمراہ گروں کی سرایت عقائد سے بچائے، اور یہ کہ حضرت مؤلف کو سب سے بہتر جزا قیامت کے دن عطا کرے۔ کہ وہ ایسے مقام پر قائم ہوئے جس کا شکر سب مسلمان کریں یعنی ان بطلان والے سخت جھوٹے مفتریوں کے رد اور اُن کی رسوائیوں اور جھوٹی باتوں اور برائیوں کے بیان میں۔ اور کچھ شک نہیں کہ وہ لوگ جس عقیدہ پر ہیں حد درجہ کا فاسد وباطل ہے جو نہ عقلوں کے نزدیک کسی طرح معقول، نہ نقلیں اس کی تصدیق کریں بلکہ نرے وہم اور جھوٹی بناوٹ کی باتیں ہیں، نہ اس کے لیے کوئی دلیل ہے، نہ کوئی شبہہ جو اُن کا عذر ہو سکے، نہ کوئی تاویل۔ بلکہ وہ

توصرف خواہشِ نفسانی کی پیروی ہے، جو معاذ اللہ ہلاکت میں ڈالنے والی ہے۔

اور بے شک اللہ سبحانہ نے فرمایا: بلکہ ظالم لوگ اپنی خواہشِ نفس کے پیرو ہوئے بے جانے بوجھے، اور اُس سے بڑھ کر گمراہ کون جو خواہشِ نفس کا پیرو ہو۔

اور فرمایا: ٹھیک راہ چلنے کو خواہش کی پیروی نہ کرو۔

اور فرمایا: خواہش کی پیروی نہ کر کہ وہ تجھے بہکا دے گی اللہ کی راہ سے

اور فرمایا: بھلا کیا دیکھا تو نے اُس کو جس نے اپنی خواہش کو خدا بنالیا۔

اور فرمایا: اُس نے اپنی خواہش کی پیروی کی تو اس کی کہاوت کتے کی طرح ہے کہ تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکال کر ہانپے، اور چھوڑ دے تو زبان نکالے۔

اور فرمایا: اس نے اپنی خواہش کی پیروی کی اور اُس کا کام حد سے گزر گیا۔

اور بے شک طبرانی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ ہر بدمذہب کو توبہ سے محروم رکھتا ہے جب تک اپنی بدمذہبی نہ چھوڑے۔

اور ابن ماجہ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نہیں چاہتا کہ کسی بدمذہب کا کوئی عمل قبول کرے جب تک وہ اپنی بدمذہبی نہ چھوڑے۔

نیز ابن ماجہ نے حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی بدمذہب کا نہ روزہ قبول کرے نہ نماز، نہ زکوٰۃ، نہ حج، نہ عمرہ، نہ جہاد، نہ کوئی فرض، نہ نفل۔ نکل جاتا ہے اسلام سے ایسا جیسے نکل جاتا ہے بال آٹے سے۔

اور بخاری و مسلم نے صحیحین میں ابو بردہ بن ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل روایت کی اُس میں ہے کہ جب ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غش سے افاقہ ہوا۔ فرمایا: میں بے زار ہوں اس سے جس سے بے زار ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ تا آخر حدیث۔

اور مسلم نے اپنی صحیح میں یحییٰ بن یعمر سے روایت کی کہ انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کی کہ اے ابوعبدالرحمٰن! ہماری طرف کچھ لوگ نکلے ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں تقدیر کوئی چیز نہیں۔ اور ہر کام ابتداءً واقع ہوتا ہے کہ اس اس سے پہلے

اُس کے متعلق کوئی تقدیر وغیرہ نہ تھی۔ فرمایا: جب تم اُن سے ملو۔ تو انہیں خبر کر دینا کہ میں اُن سے بے زار ہوں۔ اور وہ مجھ سے بے گانے ہیں۔ انتہی

تو اللہ رحم فرمائے اس مرد پر جس نے حق کی طرف سے مجادلہ کیا۔ اور اُس کی تائید کی۔ اور اُسے ظاہر کیا۔ اور باطل کو دھکا دیا۔ اور ہلاک کیا۔

اور اللہ رحم فرمائے اس مرد پر جس نے اس کام میں اعانت کی دین کی مدد، اور باطل والے ، کافروں کو مخذول کرنے کے لیے۔

اور اللہ رحم کرے اُس مرد پر جو کافروں اور گمراہوں سے دور ہوا۔ اور صبح وشام اللہ قدرت والے بلندی والے کی پناہ چاہی اُن رسیوں پھندوں میں پڑنے سے یہ کہتا ہوا کہ سب تعریف اُس خدا کو ہے جس نے مجھے اُس بلا سے نجات دی۔ جس میں اُن کو مبتلا کیا۔ اور اپنی بہت مخلوق پر مجھے فضیلت بخشی۔ (کہ آدمی کیا۔ مسلمان کیا۔ سنی کیا۔) کہ بے شک ترمذی نے بوساطت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا: جو کسی بلا کے مبتلا کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے کہ سب خوبیاں اس خدا کو جس نے مجھے اس بلا سے بچایا، جس میں تجھے گرفتار کیا۔ اور اپنی بہت مخلوق پر مجھے فضیلت دی۔ وہ بلا اُسے نہ پہنچے گی۔ ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن ہے

اور اللہ اس مرد پر رحم کرے جو اُن لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے ہدایت مانگے کہ اس گمراہی کو چھوڑیں اور ان باطل عقیدوں اور ان کفر وضلالت کی بدعتوں کو پھینکیں اور ان سے توبہ کریں روگردانی کریں۔ اور سب سے زیادہ سیدھے راستے کی توفیق پائیں۔ اس لیے کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی رب نہیں۔ اور اسی کی خیر، خیر ہے۔ میں نے اسی پر بھروسہ کیا۔ اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی اور اپنے چنے ہوئے پر درود بھیجے۔ اور اُن کے آل واصحاب پر، اور ہر تابع وپیرو پر۔ الٰہی! ایسا ہی کر۔

اور سب خوبیاں اُس خدا کو جو صاحب سارے جہان کا۔

اسے اپنی زبان سے کہا: اور اپنے قلم سے لکھا مسجد حرام شریف میں طالب علموں کے ایک خادم، محمد مرزوقی ابو حسین نے۔ اللہ اس کی بخشش کرے۔ آمین۔

محمد ابو حسین المرزوقی (۱۳۱۶)

صورة ما أملاه ذو الشرف الجلي والفخر العلي، الفاضل الكامل والعالم العامل، دامغ أهل الكفر والكيد، مولانا، الشيخ عمر بن أبي بكر باجنيد، أدامه الله بالتاييد والأيد۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمدلله رب العالمين۔ والصلوٰة والسلام على سيد المرسلين وعلى اٰله وصحبه أجمعين۔ ورضى الله عن التابعين وتابعيهم بإحسان إلى يوم الدين۔

وبعد: فقد إطلعت على هٰذه الرسالة للفاضل العلامة والرّحلة الفهامة، الشيخ احمد رضا۔ فرأيت أن من ذكر فيها من أهل الزيغ والضلال ضالون، مضلون ومن الدين مارقون وفى طغيانهم يعمهون۔ أسأل مولاى العظيم أن يسلّط عليهم من يقمع شوكتهم ويقطع دابرهم ۔ فأصبحوا لا تُرى إلا مساكنهم۔ إن ربى على كل شئ قدير۔

وصلّى الله على سيدنا ومولانا محمد وعلى اٰله وصحبه أجمعين ۔ والحمد لله رب العٰلمين۔

قاله الفقير إلى الله تعالىٰ: عمر بن أبي بكر باجنيد۔

عمر بن أبي بكر باجنيد (۱۲۹۶)

تقریظ صاحب شرف روشن وفخر بلند، فاضل کامل، عالم باعمل، سرشکن اہلِ مکروکید، مولانا، شیخ عمر بن ابی بکر باجنید، اللہ تعالیٰ ہمیشہ انہیں تائید و تقویت کے ساتھ رکھے۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

سب خوبیاں خدا کو جو سارے جہان کا مالک ہے۔ اور درود وسلام تمام پیغمبروں کے سردار اور اُن کی آل واصحاب سب پر۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے تابعوں اور قیامت تک اُن کے اچھے پیروؤں سے راضی ہو۔

بعد حمد وصلوٰۃ: میں اس رسالہ پر مطلع ہوا جو ایسے فاضل، علامہ کی تصنیف ہے جس کی طرف اطراف سے استفادے کے لیے سفر کیا جائے۔ عظیم فہم والا، حضرت احمد رضا۔ اور میں نے دیکھا کہ جن کجرووں، گمراہوں کا اس میں ذکر کیا ہے، گمراہ ہیں۔ گمراہ گر ہیں۔ اور دین سے باہر ہیں۔ اور اپنی سرکشی میں اندھے ہو رہے ہیں۔ میں اپنے عظمت والے مولیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ اُن پر ایسے کو مسلّط کرے جو ان کی شوکت کی بنیاد کھود کے پھینک دے۔ اور ان کی جڑ کاٹ دے، تو وہ یوں صبح کریں کہ اُن کے مکانوں کے سوا کچھ نظر نہ آئے۔ بے شک میرا رب ہر چیز پر قادر ہے۔

اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار و مولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے آل واصحاب سب پر درود بھیجے۔ اور سب خوبیاں اُس خدا کو جو سارے جہان کا مالک ہے۔

کہا: اسے اللہ تعالیٰ کی طرف حاجت مند، عمر بن ابی بکر با جنید نے۔

عمر بن ابی بکر با جنید (۱۲۹۶)

صورة ما حبّره، حامل لواء العلماء المالكية، مطرح الأنوار العرشية والفلكية الفاضل البارع، الخاشع المتواضع، ذو التُّقیٰ والنُّقیٰ، مفتی المالكية سابقًا، مولانا، الشيخ عابد بن حسين، زينه الله بازين زَين۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

وعليك أيها المفضال سلام الله المتعال الحمد لله الذی إطلع فی سماء العلماء شموس العرفان فأزاحوا بأنوارها الساطعة عن الدين غياهب ذوی البهتا ن والصلاة والسلام علی أكمل من إختصه مولاه بعلم المغيبات۔ وجعله نورا ماحيا غياهب التلبيس عن الملة الحنيفية بقواطع الأيات۔ ونزّهه عن جميع النقائص كالكذب والخيانة۔ فمعتقد خلافه كافر يستحق بالإجماع الإهانة۔ وعلیٰ اٰله الأمجاد وأصحابه الأسياد۔

أما بعد: فإنه لمّا وفّق الله لإحياء دينه القويم فی هٰذا القرن ذی الفتن والشر العميم من أراد به خيرا من ورثة سيد المرسلين۔ سيد العلماء الأعلام،

وفخر الفضلاء الکرام، وسعد الملة والدین۔ أحمد السیر والعدل(۱) الرضا فی کل وطر۔ العالم، العامل ذوالاحسان، حضرة المولی احمد رضا خان۔

فقام فی ذٰلک بفرض الکفایة وقمع ببراهینه القاطعه ضلالة المبطلین البادیة لذوی الدرایة (۲) ومنّ الله علیّ فی أسعد الأوقات وأشرف الطوالع وأبرک الساعات بالتیمن بشمس سعوده۔ واللیاذ بساحة إحسانه وجوده والوقوفِ علی رسالته التی جعلها حاصل رسائله اللاتی أقام فیها البراهین۔ وبین فیها أنواع الضلال الصادر من أهل الخَبال۔ وهم غلام أحمد القادیانی ورشید أحمد وخلیل أحمد واشرفعلی وخلافهم(۳) من أهل الضلال والکفر الجلی۔ وسوّدبها وجه ضلالهم المبین۔ إجتباه مولاه لن تزال هٰذه الأمة قائمة علی أمر الله لایضرهم من خالفهم۔ حتی یأتی أمر الله صلی الله وسلم علیه وعلی اٰله من إنتمٰی إلیه۔

فجزی الله مؤلفها حیث قام بهٰذا الأمر الواجب و کشف بشموسه عن وجه الدین الغیاهب وقمع ضلال المبطلین المفسدین عقائد ضعفاء المسلمین عن الإسلام والمسلمین خیر الجزاء۔ وأبقی بدر سعوده منیرًا فی سماء الشریعة الغرآء ووفقه إلی ما یحبه ویرضاه وأناله من الخیر غایة ما یتمنّاه۔ اٰمین۔ اللّٰهم اٰمین۔

قاله بفمه وامر برقمه خادم العلم بالدیار الحرمیة، محمد عابد ابن المرحوم الشیخ حسین مفتی السادة المالکیة۔

محمد عابد بن حسین (۱۳۰۰)

---

(۱)۔ عَدَل۔ مصدر بمعنی عادل، اور ''رضا'' مصدر بمعنی مَرضِیٌ آتا ہے۔ جیسا کہ تاج العروس، ج:۱۵،ص:۴۷۱۔ ج:۱۹،ص:۴۶۴ میں ہے۔ ۱۲

(۲) یعنی اسی قدر کارد ہوسکتا ہے باقی جو خباثتیں اُن کے دلوں میں بھری ہیں انہیں خدا جانتا ہے۔ ۱۲ مترجم غفرلہ۔

(۳)۔ شاع وذاع الاٰن فی الحجاز الشریف إستعمال خِلَافُه بمعنی غیره یقولون جاءنی زید وخلافه أی وغیره اِلخ مصححه

تقریظ سردار لشکر علمائے مالکیہ، موردِ انوار عرش وفلک، فاضل صاحبِ کمالات حیران کن، صاحبِ خشوع وتواضع وپرہیزگاری وپاکیزگی، پیشین مفتی مالکیہ، مولانا، شیخ عابد بن حسین۔ اللہ تعالیٰ انہیں سب سے اعلیٰ درجہ کی زینت سے مزین فرمائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اور آپ پر اے بڑے فضل والے! اللہ تعالیٰ کا سلام۔

سب حمد اس خدا کو جس نے علما کے آسمان میں معرفت کے آفتاب چمکائے، تو انہوں نے ان کی بلند شعاعوں سے دین پر سے بہتان والوں کی اندھیریاں ہٹا دیں۔ اور درود وسلام ان پر جو سب میں زیادہ کامل ہیں۔ ایسوں سے جن کو اللہ تعالیٰ نے علوم غیب دینے کے ساتھ خاص کیا۔ اور انہیں ایسا نور کیا، جو ملتِ اسلام سے شبہات کی تاریکیوں کو یقینی آیتوں سے مٹاتا ہے۔ اور اُن کو تمام عیوب مثل کذب وخیانت وغیرہ سب سے پاک کیا۔ اس کے خلاف کا اعتقاد رکھنے والا کافر ہے۔ تمام علمائے امت کے نزدیک سزاوار تذلیل ہے۔ اور ان کی عزت والی آل اور سیادت والے صحابہ پر۔

بعد حمد وصلاۃ جب کہ اس فتنوں اور عالمگیر شر کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اس دین متین کو زندہ کرنے کی اُسے توفیق بخشی جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا، وہ جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وارثوں سے ہے، علمائے مشاہیر کا سردار، اور معزز فاضلوں کا مایۂ افتخار، دین اسلام کی سعادت، نہایت محمود سیرت، ہر کام میں پسندیدہ، صاحب عدل، عالم باعمل، صاحبِ احسان، حضرت مولیٰ احمد رضا خان تو اس نے اس باب میں فرض کفایہ ادا کر دیا۔ اور اپنی قطعی حجتوں سے اہلِ بطلان کی اُس گمراہی کا قلع قمع کر دیا جو ارباب علم پر ظاہر تھی۔ اور اللہ تعالیٰ نے سب سے نیک تر وقت اور سب سے شریف تر طالع اور سب سے مبارک تر ساعت میں مجھ پر احسان کیا، کہ مشار الیہ کے آفتاب سعادت سے مجھے برکت ملی اور اُس کے احسان وبخشش کے میدان میں میں نے پناہ پائی۔ اور اُس کے اُس رسالہ پر واقف ہوا جسے اُس نے اپنے اُن رسالوں کا خلاصہ ٹھہرایا جن میں حجتیں قائم کیں اور اُن اقسام گمراہی کا حال کھول دیا جو اہل فساد سے صادر ہوئیں۔

اور وہ اہل فساد غلام احمد قادیانی ورشید احمد و خلیل احمد واشرفعلی وغیرہم کھلے کافران گمراہ ہیں۔ اور مصنف نے اُس رسالہ سے ان کی صریح گمراہی کا منہ کالا کر دیا تو اس وقت مجھے ان کا کلام یاد آیا جنہیں اُن کے مولیٰ نے چُن لیا، کہ یہ امت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی انہیں نقصان نہ دے گا جو اُن کا خلاف کرے گا۔ یہاں تک کہ اللہ کا حکم آئے۔

اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے اور ان کی آل پر اور جو ان کے ساتھ نسبت والے ہیں۔

تو اللہ تعالیٰ اس مؤلف کو جس نے یہ فرض ادا کیا اور اپنے آفتابوں سے دین کے چہرے سے تاریکیاں دور کیں اور اُن اہل بطلان کی گمراہیوں کا قلع قمع کر دیا جو کمزور مسلمانوں کے عقائد کو بگاڑتے ہیں اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر دے۔ اور اُس کی سعادت کا ماہ تمام آسمانِ شریعتِ روشن میں چمکتا رکھے اور اُسے اپنی محبوب وپسندیدہ باتوں کی توفیق بخشے۔ اور اس کی تمنا کی انتہا تک اُسے خیر عطا فرمائے۔

ایسا ہی کر۔ اے اللہ! ایسا ہی کر۔

اسے کہا: اپنے منہ سے اور حکم دیا اس کے لکھنے کا بلادِ حرم میں علم کے خادم، محمد عابد ابن مرحوم شیخ حسین مفتی سردارانِ مالکیہ نے۔

محمد عابد ابن حسین۔ (۱۳۰۰)

صورة ما نظمه فى سلك التحرير، العالم النحرير، الصفى الزكى، الذهين الذكى، صاحب التصانيف، والطبع اللطيف، مولانا، على بن حسين المالكى، نور الله بالنور الملكى۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

وعليك أيها المفضال سلام الله ورحمته وبركاته ورِضاه. إنّ أعذب المقال حمد ذى الجلال، المنزّه عن النقائص والأشباه الذى ختم الرسالة بأكرم رسول إجتباه. ونزّهه وسائر رسله من الكذب والمنقصات و إختصهم من بين مخلوقاته بالإطلاع على المَغيبات فَمَنْ أَلْحَقَ بهم أدنى نَقْص من العباد فقد صار بالإجماع من أهل الإرتداد. اللّهم فصلِّ عليهم وسلِّم. وألهم وصحبهم وكرِّم سيما نبيك المصطفى وآله وأصحابه أهل الصدق والوفا.

أما بعد: فإنه لمّا مَنّ الله علیّ بإستجلاء نور شمس العرفان. من سماء صفی ملتزمِ (۱) الإتقان. من صار محمودُ فِعْله. کشافَ اٰیات فضله. وکیف لا وهو مرکز دائرة المعارف الیوم. ومطلع کواکب سماء العلوم فی دار القوم. عضُد الموحدین وعصام المهتدین. القاطع بصارم البراهین. لسانَ المضلین الملحدین والرافع منارَ الإیمان حضرة المولیٰ احمد رضا خان. أطلعنی علی وریقات. بین فیها کلام (۲) من حدث فی الهند من ذوری الضلالات، وهم غلام أحمد القادیانی ورشید أحمد وأشرفعلی. وخلیل أحمد وخلافهم من ذوی الضلال والکفر الجلی. وأنّ منهم من تکلم فی حق رب العٰلمین. ومنهم من أَلْحَقَ النقص بأصفیائه المرسلین. وإنّه قد أبطل کلام کل من هٰؤلاء المضلین برسالة بدیعة، رفیعة واضحة البراهین وأمرنی بالنّظر فی کلام هٰؤلاء القوم. وماذا یستحقونه من اللّوم.

فنظرت إطاعة لأمره فی کلامهم فإذاهو کما قال ذٰلك الهُمام یوجب إرتدادهم فهم یستحقون الوبال. بل هم أسوء حالا من الکفار ذوی الضلال.

فجزی الله هٰذاالهمام حیث أبطل برسائله قولَ هٰؤلاء اللئام. وقام بفرض الکفایة فی هٰذاالقرن العمیم الشرور. ونهی المسلمین عن سفسطةٍ مّا (۳) صدر من أهل الفجور عن الإسلام والمسلمین أحسن ما جازی به عباده المخلصین ووفّقه وسدّده لإحیاء الشریعة الغرّاء. وأسعده وأیّده ونصره علی هٰؤلاء الأشقیاء. ولازال بدر إقباله طالعًا فی سمآء کماله. اٰمین. اللّٰهم اٰمین.

---

(۱)۔ إِلْتَزَمَهٗ: وہ اسے لازم ہے۔ ''وہ'' یہاں استوارکاری ہے تو ملتزم ہوئی اور آسمان صفا ملتزم۔

(۲)۔ طبع مطبع اہل سنت و جماعت بریلی جمادی الاولی ۱۳۲۶ھ کہ قدیم ترنسخہ ہے پھر طبع حزب الاحناف لاہور نیز باہتمام رضوی کتب خانہ بریلی مطبوعہ بدایوں ۱۳۷۱ھ و مطبوعہ کانپور ۱۳۸۷ھ کہ یہ بھی قدیم نسخے ہیں اور جدید نسخہ قادری کتاب گھر سب میں ''کلام'' ہی ہے اور ترجمہ سے ''اعلام'' سمجھ میں آتا ہے۔ ۱۲ نوری دار الافتاء ۷/ جمادی الآخرہ ۱۴۲۸ھ

(۳)۔ ما زائدہ برائے تاکید ہے جیسا کہ شامی، ج:۱ ص:۷۷ میں کثیر اما کے تحت ہے۔ ''کثیرا مفعولٌ مطلق وما زائدة لتاکید الکثرة ۱۲ ن

والحمد لله على ما أولاه والصلاة والسلام على خاتم الرسل الكرام وآله والأصحاب ما تيمّن بذكرهم كتاب.

قاله بفمه ورقمه بقلمه العبد الفقير ذو الآثام، محمد على المالكى المدرس بالمسجد الحرام ابن الشيخ حسين مفتى المالكية سابقًا بالدّيار الحرمية.

محمد على بن حسين (۱۳۱۰)

تقریظ فاضل، ماہر کامل، صاحبِ صفاو پاکیزگی و ذہن و ذکا، صاحب تصانیف وطبع لطیف، مولانا علی بن حسین مالکی۔ اللہ تعالیٰ ان کو نور آسمانی سے منور کرے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اور آپ پر اے بڑی فضیلتوں والے! اللہ کا سلام، اور اُس کی رحمت، اور اُس کی برکتیں، اور اُس کی رضا۔ بے شک سب سے زیادہ میٹھی بات اُس جلال والے کی حمد ہے جو ہر عیب اور مانند سے پاک ہے۔ جس نے رسالت ختم فرمائی ایسے رسول پر جو سب چنے ہوئے رسولوں سے اکرم ہیں اور اُن کو اور اپنے سب رسولوں کو خلاف بیانی اور ہر عیب سے پاک کیا اور تمام مخلوقات میں اپنے رسولوں کو علم غیب عطا فرمانے سے خاص کیا۔ تو جو شخص اُن پر ادنیٰ نقص لگائے وہ باجماع امت مرتد ہے۔

الٰہی! تو ان سب انبیا اور ان کے آل واصحاب پر درود وسلام بھیج اور اُن کی عظمت رکھ۔ بالخصوص اپنے نبی، مصطفیٰ اور اُن کے آل واصحاب اہلِ صدق ووفا پر۔

حمد وصلاۃ کے بعد: جب کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر احسان کیا کہ اُس آسمانِ صفا سے جسے استوار کاری لازم ہے آفتاب معرفت کا نور مجھے علانیہ نظر پڑا وہ جس کے افعالِ حمیدہ اس کی آیاتِ فضیلت کے نہایت ظاہر کرنے والے ہیں اور کیوں نہ ہو حالاں کہ وہ آج دائرۂ علوم کا مرکز ہے اور قوم اسلام کے گھر میں ستارہائے آسمانِ علوم کا مطلع ہے۔ مسلمانوں کا یاور، اور راہ یابوں کا نگہبان، حجتوں کی تیغ براں سے گمراہ گروں، بے دینوں کی زبانیں کاٹنے والا، ایمان کے ستون روشنی کا بلند کرنے والا حضرت مولیٰ احمد رضا خاں، تو انہوں نے مجھے کچھ اوراق پر اطلاع دی جن میں اُن

گمراہوں کے نام بیان کیے ہیں، جو ہند میں نئے پیدا ہوئے۔ اور وہ غلام احمد قادیانی ورشید احمد واشرفعلی وخلیل احمد وغیرہ ہیں، جو گمراہی اور کھلے کفر والے ہیں۔ اور یہ کہ اُن میں کوئی تو وہ ہے جس نے خود رب العالمین کی شان میں کلام کیا، اور اُن میں کوئی وہ ہے جس نے برگزیدہ رسولوں کو عیب لگایا۔ اور یہ کہ مصنف نے ان سب گمراہ گروں کے کلام کا رد ایک نو طرز اور بلند قدر رسالے میں لکھا ہے، جس کی حجتیں روشن ہیں۔ اور مجھے حکم دیا کہ ان لوگوں کے کلام میں غور کروں اور دیکھوں کہ یہ کس ملامت کے مستحق ہیں۔

تو میں نے مصنف کا حکم ماننے کے لیے اُن لوگوں کے اقوال میں نظر کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ واقعی جس طرح مصنف بلند ہمت نے بیان کیا ان لوگوں کے اقوال اُن کا کفر واجب کر رہے ہیں تو وہ سزاوارِ عذاب ہیں، بلکہ وہ کافر گمراہوں سے بھی بدتر حال میں ہیں۔ تو اللہ اُس عالی ہمم کو کہ اس نے اپنے رسالوں سے ان کمینوں کے اقوال رَد کیے اور اس زمانہ میں جس کا شر عام ہو رہا ہے فرض کفایہ کی بجا آوری کی اور ان فاجروں نے جو بے اصل بناوٹیں جوڑیں مسلمانوں کو ان سے باز رکھا۔ اسلام و مسلمین کی طرف سے بہتر وہ جزا دے جو اپنے خالص بندوں کو عطا فرمائی۔ اور اُسے شریعتِ روشن کے زندہ کرنے کی توفیق دے۔ اور اس کام کا ٹھیک صالح کرے۔ اور اُسے سعادت وتائید بخشے۔ اور ان بدبخت لوگوں پر اس کی مدد کرے۔ اور ہمیشہ اس کے اقبال کا ماہ تمام اس کے آسمانِ کمال میں چمکتا رہے۔

ایسا ہی کر۔ اے اللہ! ایسا ہی کر۔ اور اللہ ہی کے لیے حمد ہے کہ اُس کو ایسی نعمتیں دیں۔

اور درود وسلام اُن پر جو تمام عزت والے رسولوں کے خاتم ہیں، اور آپ کے آل واصحاب پر، جب تک ان کے ذکر سے کتابیں برکت حاصل کریں۔

کہا: اسے اپنی زبان سے اور لکھا اسے اپنے قلم سے بندۂ محتاج وگنہگار، محمد علی مالکی مدرس مسجد الحرام ابن الشیخ حسین سابق مفتی مالکیہ بمکۂ مکرمہ نے۔

محمد علی بن حسین (۱۳۱۰)

ثم إمتدح الفاضل العلامة الممدوح، حفظه المولى السبّوح، حضرة مصنف المعتمد المستند، كان له الأحد

الصمد، بقصیدة غراء، وهی هٰذه کما تری۔

بسم الله الرحمٰن الرحیم

ماست تتیه بحسنها لما زهت — وحلت وطابت طیبة وتشرفت

واتت تقول لدی التفاخر أننی — خیر البلاد فمکةٌ دونی ثبت

إنی أحب من البلاد جمیعها — لله حقا دعوةُ الهادی وفت

وبی المطیع تضاعفت حسناته — بزیادة عمّا بمکة ضوعفت

وأنا السماء تزینت بکواکب — کل الأنام بنورها السامی إهتدت

ما البدر بل ما الشمس إلا من سنا — تلك الکواکب فی البریة أشرقت

فلذٰلك الخضراء برقع وجهُها — وبکت من الغبراء حتی أُغرقت

فاز الذی قد زارنی بحبیبه — ذی المعجزات ومن به العلیا إرتقت

بینا أنا مصغٍ لطیّب قولها — إذشِمتُ (۱) مکة فی المحاسن أقبلت

تُبدی مفاخرها وقالت إننی — أمّ القری فجمیعها بعدی أتت

أنا قبلة للعالمین جمیعهم — وبی المشاعر والمناسك جُمّعت

بی بیتُ بارِینا الحرامُ و زمزمٌ — طعْمٌ شفا(۲) من کل حادثة برت

وبی الصفا للطائفین و سروةٌ — ویمین رب الخلق بی قد قُبّلت

وبی الحطیم ومستجارٌ و المقا — م ومسجد حسناته قد ضوعفت

زادت علی حسنات طیّبة(۳) مِّائة — الفٍ عن الهادی الروایةُ أُیّدت

---

(۱) شَامَ (ض) البَرْقَ شَیْمًا: نَظَرَ اِلَیه اینَ یَقْصِدُ وَاَیْنَ یُمْطِرُ: سردر وانگریستن بامید باراں در برق: بارش کی امید میں بجلی کو دیکھنے لگ جانا۔ ۱۲ن

(۲)۔ دراصل شِفَاء تھا بہ الف ممدودہ۔ برائے وزنِ شعر ہمزہ ساقط ہوا۔ ۱۲ن

(۳)۔ طیّبة علی زنة سیّدة عدل عن الإسم إلی الصفة إشارة إلی أن التسمیة مبنیة علی التوصیف ومائة بالوقف وإن کانت مضافة إلی ألف لما صرح العروضیون أن کل عروض محل الوقف کالضرب ولك أن تقرء طَیْبَةُ بإسکان الیاء ولوقف علی التاء ومائة بو الإطلاق علی أن زادت بمعنی إزدادت والفاعل مائة ألف فیصیر العروض مفتعلین الخ مصححه.

وأنا أحب الأرض للمولى ولم   ختار عندرواة آثار روت

وأنى بأنى خير أرض الله   لله العظيم رواية أيضا زهت

أنا مطلع للنيّرات جميعها   فبم الفخار لطيبةٍ إذ فاخرت

وأنا التى قصدى لقصد النسك يح   رم قاصدى حتما بما قد أُقتت

وأنا على المسطاع(١) حجى واجب   عينًا بعمر مرة قد برّأت

وكفايةً فى كل عام قد أُتِى   والسّيّات بساحتى قد كفّرت

فى كل يوم ينظر المولى إلى   أهلى برحمته إبتداء قد ثبت

فيعُم حتى النائمين بساحتى   فضلا برحمته ومغفرة وفت

وبكل يوم مائة عشرون من   رحمات مولى الخلق بى قد أُنزِلت

للطائفين والناظرين لكعبة   والراكعين عليهم قد قسّمت

أنا مهبط الوحى الكريم ومظهر ال   إيمان والطاعاتُ بى قد نوّعت

حبى من الإيمان جاء وإننى   أنفى كما الكيرُ الخبائثَ إذ بدت

وأنا المقدسة الحرام العرش والب   لد الأمين صلاحٌ أسمائى سمت

بى أكثر القرآن أنزل ربُّنا   منى سرى بدر فأرضٌ أشرقت

لما أطالت فى تمدّح نفسها   قامت وقالت طيبةٌ هى طوّلت

حسبى بما جزم الأنام بأنها   خير البقاع(٢) لطيبها ممن حوَت

وكم الأصول تشرفت بفروعها   فبأحمدٍ آباؤه قد شرّفت

بى من رياض الخلد روضةُ قربة   بى تم بدرالدين أىٌّ جمّعت

بى أربعون من الصلاة براءة   بى منبر الهادى على حوض ثبت

أنفَى الخبائث قد أُتِى كالكير بى   محراب طه بئر غَرْس(٣) فضلت

---

(١) المسطاع: مصدر ہے اور اسم فاعل یعنی مستطیع کے معنی میں ہے۔ ١٢ ن

(٢) البُقعَةُ بالضم ويُفتَحُ ج: بِقَاعٌ كجبال ١٢ ن

(٣) الحديث: غَرْسٌ مِنْ عُيُونِ الْجَنَّةِ. رواه ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما مرفوعًا

قال النبی بأنها من جنة … وبتفلة مِّن خیر مبعوث حلت

أنا طابةٌ أنا دار هجرة من سما … بی قربة عن حج بیت قدِّمت

وبی الإساءة لا یضاعف ذنبها … أما بمكة فالإساءة ضوعفت

منی قبور الصاحبین وعترةٍ … أمْسَوْ ضیاءَ الأرض منهم نُوِّرتْ

لما سمعتُ مقال كل منهما … قلت أطلبا حكمًا عدالته نمت

ذا خُبْرة مولی المعارف والهدی … رب البلاغة من به الدنیا زَهَتْ

ذاعفة ذا حرمة عند الملا … ذا فطنة منها العلومُ تفجّرت

شرح المقاصد فهو سعد الدین … بذكائه شرحَ المواقف فانجلت

عضدَ الهدایة فخرنا محمودُ فعْ … لٍ زانه (۱) كشّافُ ایِ أحكِمت

أبْدٰی معانی المشكلات بیانه … ببدیع(۲) منطقه الجواهر نُظِّمتْ

إیضاحه بدلائل الإعجاز أسْ … رار البلاغة منه حقا أسْفَرت

قالا ومن هُو قد توثّقنا به … قلت العَزیز ومن به التقوی صفَتْ

محیی علوم الدین أحمد سیرةً … عَدْلٌ رِضا فی كل نازلة عرت

مولی الفضائل أحمد المدعو رضا … خان البریلی من به الخلق إهتدت

قالا وأنعِمْ بالمُحَكَّم ذی التُقٰی … فعلی تَقَدُّمه البرِیَّةُ أجمعت

الطیّب بن الطیّب بن الطیّب ب … ن ذوی الهدی اٰیات رفعته رقت

فَابْنُ (۳) العماد عِمادُه مِنْ كشفِ ذا … حججًا بها حججُ ابْنِ حجّةَ أُدْحِضَتْ

قاضی القضاة فما الخفاجی عنده … إلّا كبدرٍ دون شمسٍ أشْرَقَتْ

---

(۱)۔ زَانَہٗ: فِعْلٍ کی صفت ہے یا پھر مَحْمُوْدُ فعْلٍ کی خبر ہے۔ ۱۲ن

(۲)۔ ببدیع: نُظِّمَتْ سے متعلق ہے۔ ۱۲ن

(۳)۔ ابن العماد مبتدائے اول، عمادہ متبدائے ثانی اور من کشفِ ذاالخ خبر ہے۔ عماد بمعنی معتمد ہے یعنی ابن عماد نے جن باتوں پر اعتماد کیا ان کے ایسی حجتوں کو کھولنے کے سبب کیا جن حجتوں سے ابن حجہ کے حجج باطل ہوئے۔ ۱۲ن

أملى العلوم فهل سمعت بمثله أملى و ذا آياته قد شوهدت
لا زال بدر كماله بسماء عز زٍ جلاله يهدى العباد إذا غوت
صلى وسلم ربنا الهادى على رب الكمال ومن به الخلق إحتمت
والآلِ والأصحابِ طُرًّا(۱) ما بكت مُزُنٌ(۲) مِنَ(۳) الأزهارِ حيث تبسمت

بحمد الله وعونه وحسن توفيقه. وصلّى الله على من جعله هاديًا لطريقه وآله.

محمد علی بن حسین۔ (۱۳۱۰)

پھر فاضل علامہ ممدوح سلمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مصنف المعتمد المستند دام فضلہ کی مدح میں ایک روشن قصیدہ لکھا کہ ہدیۂ انظارِ ناظرین ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جھومتا ناز میں طیبہ ہے کہ تیری قدرت یہ مرا حسن یہ نکہت یہ حلاوت یہ صفت
کہہ رہا ہے دم نازش کہ میں ہوں خیر بلاد میرے اعزاز کے نیچے ہے حرم کی عزت
میں ہوں اللہ کو ہر شہر سے بڑھ کر محبوب مصطفی کی برکت اُن کی دعا کی برکت
نیکیاں مکے میں جس درجہ بڑھا کرتی ہیں مجھ میں ہے اُس سے فزوں فضلِ خدا کی کثرت
وہ فلک ہوں کہ منور ہے میرے تاروں سے جملہ عالم میں ہدایت کی چمکتی صورت
ماہ میں شعشعہ افشاں ہے انہیں کا پرتو مہر رخشاں میں درخشاں ہے انہیں کی رنگت
ہے فلک چادر نیلی میں اسی سے روپوش گریۂ ابر سے ہے غرقۂ آبِ خجلت
کامِ جاں دیں مرے زائر کو خدا کے محبوب معجزے والے کہ رفعت کو ہے جن سے رفعت
سن رہا تھا میں مدینہ کی یہ اچھی باتیں کہ یکا یک ہوئی مکہ کی نمایاں طلعت

(۱). جاؤا طُرًّا أي جميعًا، وهو منصوب على المصدر أو الحال. ۱۲ن

(۲). المُزُنُ بالضم: السحاب. ۱۲ن

(۳). مِنَ: برائے تعلیل ہے یعنی بادل کلیوں کی خاطر روئیں اور حیث بھی تعلیلیہ ہے یعنی تا کہ کلیاں مسکرا پڑیں۔ ۱۲ن

زیورِ حسن سے آراستہ نازش کرتی
کہ میں ہوں اُمّ قُریٰ سب پہ ہے مجھ کو سبقت

خلق کا قبلہ ہوں مجھ میں ہے مشاعر کا ہجوم
مجھ میں ہے جائے حج وعمرہ وقرباں کی کھپت

مجھ میں ہے خانۂ حق بیت معظم زمزم
ذوق کا ذائقہ ہر درد کی حکمی حکمت

سعی والوں کے لیے مجھ میں صفا مروہ ہیں
بوسہ دینے کے لیے عکسِ یمینِ قدرت

مستجار اور حطیم اور قدمِ ابراہیم
اور مسجد حسنہ جس میں بڑھیں بے منت

عملِ طیبہ سے مسجد کا عمل لاکھ گنا
آئی مولیٰ سے روایت بہ سبیل صحت

ہیں حدیثیں کہ مرے مثل کسی خطّہ سے
نہ خدا کو ہے محبت، نہ نبی کو الفت

بہتریں ارضِ خدا نزدِ خدا ہوں یہ بھی
ایک روایت ہے مرے ناز کے آنچل میں بنت

سارے تارے تو مری پاک افق سے چمکے
مجھ پہ نازش کی مدینے کے لیے کون جہت

قاصدِ حق پہ مرے قصد سے واجب احرام
آئے میقات تو بن جائے گدا کی صورت

حکم مسطور ہے حق کا کہ ہوا فرض العین
حج مراعمر میں اک بار جو رکھتا ہو سکت

اور یہ فرض کفایہ ہے کہ ہر سال ہو حج
میرے دربار میں جرموں کو ملی محویت

مجھ میں جب تک جو رہے اس پہ ہو ہر روز مدام
ابتداءً مرے مولیٰ کی نگاہِ رحمت

وہ بھی عام ایسی کہ جو مجھ میں پڑے سوتے ہوں
دفتر بخشش ورحمت میں ہو اُن کی بھی لکھت

ایک سو بیس ہیں خاص اُس کی نظرہائے کرم
روز اترتی ہیں جو مجھ میں پئے اہلِ طاعت

اہلِ طواف اہلِ نماز اہلِ نظر یعنی جو
ٹکٹکی باندھے ہیں مجھ پر یہ ہیں اُن پر قسمت

مہبط وحی ہوں میں مظہر ایماں ہوں میں
مجھ میں ہرگو نہ ہیں طاعاتِ الٰہی مثبت

جزء ایماں ہے محبت مری میں کرتا ہوں
دور ناپاکیوں کو کورۂ حدّاد صفت

پاک وذی حرمت وعرش وبلد امن وصلاح
میرے اسما ہیں معلّٰی مرے نام ونسبت

مجھ میں ہی اترا ہے قرآن کا اکثر حصہ
مجھ سے ہی چاند کا اسرا تھا کہ چمکی چھ جہت

جب کہ مکہ نے یہ کی اپنی ثنا میں تطویل
اُٹھ کے طیبہ نے کہا تا بکجا طولِ صفت

مجھ کو یہ تربتِ اطہر ہی کفایت ہے کہ ہے
بہتریں بقعہ بجزم علمائے امت

کتنی اصلوں نے شرف فرع سے پایا جیسے
مصطفی سے ہوئی آبائے نبی کی عزت

مجھ میں کامل ہوا دین مجھ میں ہوئیں جمع آیات — مجھ میں وہ خلد کی کیاری ہے ریاضِ قربت
مجھ میں چالیس نمازیں ہیں براتِ اخلاص — مجھ میں منبر جو بچھے گا لبِ حوضِ رحمت
ہر نجس دور کروں مجھ میں ہے محرابِ حضور — مجھ میں وہ پاک کوآں غرس سے جس کی شہرت
کردیا شہد لعابِ دہنِ شہ نے جسے — جس کو آئی ہے شہادت کہ ہے چاہِ جنت
مجھ میں قربت وہ ہے جو حج پہ مقدم ٹھہری — میں ہوں طابہ میں ہوں طٰہٰ کا مکان ہجرت
مکہ میں جرم بھی ہو ایک کا لاکھ اور مجھ میں — ایک کا ایک رہے مجھ میں ہے عاصی کی بچت
مجھ میں صدیق ہیں فاروق ہیں آلِ شہ ہیں — جن ستاروں سے چمک اٹھی زمیں کی قسمت
باتیں دونوں کی میں سُن سُن کے ہوا عرض گزار — فیصلے کے لیے چاہو حَکَمِ بانصفت
رب بلاغت کا معارف کا ہدیٰ کا مولیٰ — صاحب علم کہ دنیا کا ہے نازونزہت
عفت اور مجمع ومشہد میں وہ عزت والا — جس سے علموں کے رواں چشمے ہیں ایسی فطنت
اس نے کی شرح مقاصد وہ ہوا سعدالدین — ذہن سے کشف کیے موقفِ دین وملت
وہ ہدایت کا عضد، فخر وہ محمود، فَعال(۱) — وہ جو کشافِ قرآں میں ہے محکم آیت
مشکلات اس سے کھلے اس کا بیاں ایسا بدیع — جس کی لڑیوں سے جواہر کو ہے زیب وزینت
اس سے اعجاز دلائل کا منور ایضاح — اُس سے اسرار بلاغت کی جلا بے ریبت
بولے وہ کون ہے ہم مانتے ہیں میں نے کہا — وہ معزز کہ ہے تقوی کی صفا وصفوت
دین کے علموں کا وہ زندہ کن احمد سیرت — وہ رضا حاکم ہر حادثۂ نو صورت
وہ بریلی وطن احمد وہ رضا ربِّ کمال — خلق کو جس سے ہدایت کی ملی ہے دولت
دونوں بولے کہ خوشا حاکم صاحب تقوی — جس کی سبقت پہ ہے اجماع جہاں کی حجت
طیبِ طیب طیب خلفِ اہلِ ہدی — جس کی آیاتِ بلندی ہیں سمائے رفعت
وہ حجج کھولے کہ ہیں معتمد ابن عماد — ابن حجہ کے حجج جن سے ہوئے حرفِ غلت(۲)
شرع کا حاکم بالا کہ خفاجی کا کمال — اُس کے خورشید سے رکھتا ہے قمر کی نسبت

---

(۱)۔ فَعّال بالفتح افعال پسندیدہ۔ ۱۲

(۲)۔ غلت وغلط بمعنی واحد۔ اور زیادہ استعمال غلت غلطی حساب میں ہے۔ ۱۲ مترجم

یاد پر علم لکھائے کوئی اس کا سائنا
صاحب فضل اور اُس کی تو ہے مشہود آیت

دائما بدرکمال اُس کا سمائے عزپر
ہادی خلق ہو جب چھائے فتن کی ظلمت

رب افضال پہ ہادی کے درود اور سلام
جن کے سائے میں پنہ گیر ہے ساری خلقت

آل واصحاب پہ جب تک کہ گلستاں میں رہے
گریۂ ابر سے کلیوں میں تبسّم کی صفت

تمام ہوا قصیدہ اللہ کی حمد و مدد و خوبی توفیق سے۔اور اللہ تعالیٰ درود بھیجے اُن پر جن کو اپنی راہ کا ہادی بنایا اور اُن کی آل پر۔

محمد علی بن حسین (۱۳۱۰)

صورة ما أملّه الشاب التقى،المحصل المترقى، ذوالجمال والزين، مولانا جمال بن محمد بن حسين ،نزّهه الله عن كل شين۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد لله الذى أرسل رسوله بالهدى ودين الحق۔وجعله خاتمًا لرسله وهاديًا إلى صراطه المستقيم لكافة الخلق وجعل ورثة الأنبياء علماءدينه القويم الذابين عن الحق غياهب الأشقياء ۔والصلاةوالسلام على سيد الأنام واٰله الكرام وأصحابه الفِخام۔

أما بعد:فإنى قد إطلعت على كلام المضلين الحادثين الاٰن فى بلاد الهند فوجدته موجبا لردّهم و إستحقاقهم للخزى المبين۔وهم أخزاهم الله تعالىٰ غلام أحمدالقاديانى ،ورشيد أحمد وأشرفعلى ،وخليل أحمد وخلافهم (۱) من ذوى الضلال والكفر الجلى۔

فجزى الله خضرة ذى الإحسان المولىٰ احمدرضا خان عن الإسلام والمسلمين أحسن الجزاء، حيث قام بفرض الكفاية وردّ عليهم بالرسالة المسماة بالمعتمد المستند ذابًا عن الشريعة الغرّاء۔ ووفّقه لما يحبه ويرضاه

(۱)۔أى وغيرهم كما مرّ۔الخ مصحح

وبلغه من الخير ما يتمناه. آمين. اللّٰهم آمين. وصلّى الله على سيدنا محمّد وعلى آله وصحبه وسلّم.

قاله بفمه وأمر برقمه أحد المدرسين بالديار الحرمية، محمد جمال حفيد المرحوم الشيخ حسين مفتي المالكية سابقًا.

محمد جمال بن محمد (۱۳۲۳)

تقریظ جوان صالح، صاحب تحصیل وترقی وجمال وزینت، مولانا جمال بن محمد بن حسین اللہ تعالیٰ انہیں ہر نقص سے منزّہ رکھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اس خدا کو جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا۔ اور ان کو اپنے سب رسولوں کا خاتم اور تمام جہان کے لیے سیدھی راہ کا ہادی کیا۔ اور اُن کے دین محکم کے علما کو انبیا علیہم السلام کا وارث بنایا جو حق سے بدبختوں کی اندھیریوں کو دور کرتے ہیں۔ اور درود وسلام جہان کے سردار اور اُن کی عزت والی آل اور عظمت والے اصحاب پر۔

بعد حمد وصلاۃ: میں اُن گمراہ گروں کے اقوال پر مطلع ہوا جو ہند میں اب پیدا ہوئے ہیں۔ تو میں نے پایا کہ اُن کے اقوال اُن کے مرتد ہو جانے کے موجب ہیں جس نے انہیں صریح رسوائی کا مستحق کر دیا۔ اور وہ انہیں اللہ رسوا کرے غلام احمد قادیانی اور رشید احمد اور اشرفعلی اور خلیل احمد وغیرہ ہیں جو کھلے کفر وگمراہی والے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ حضرت صاحب احسانِ مولیٰ احمد رضا خان کو اسلام اور مسلمین کی طرف سے سب میں بہتر جزا عطا فرمائے کہ اُس نے فرض کفایہ ادا کیا۔ اور رسالہ المعتمد المستند میں اُن کا رَد لکھا شریعتِ روشن کی حمایت کرتا ہوا۔ اور اُسے اپنی محبوب و پسندیدہ باتوں کی توفیق دے۔ اور اس کے حسب مراد اسے خیر عطا فرمائے۔

ایسا ہی کر۔ اے اللہ! ایسا ہی کر۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل واصحاب پر درود بھیجے۔

اسے کہا: اپنی زبان سے اور لکھنے کا حکم دیا بلادِ حرم کے ایک مدرس یعنی محمد جمال نبیرۂ مرحوم شیخ

حسین نے جو پہلے مالکیہ کے مفتی تھے۔

محمد جمال بن محمد۔ (۱۳۲۳)

صورة ما كتبه جامع العلوم ونابع الفهوم، حائز العلوم النقلية، وفائز الفنون العقلية، الهيّن، الليّن الخاشع، المتواضع، نادرة الزمان، مولانا، الشيخ أسعد بن أحمد الدهّان المدرس بالحرم الشريف، دام بالفيض والتشريف۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

حمدًا لمن أبّد الشريعة المحمدية على مدى الأيام، وأيد الملة الحنيفية بأسنة أقلام العلماء الأعلام۔ وقيض لها في كل عصر من الأعصار حماةً وأنصار، ذوى عزائم وأخطار يحمون حوزتها ويقوّون صولتها، ويقررون حجتها، ويوضحون محجتّها وهٰكذا فى كل عصر يتجدد النصر ويحصل للعدو القهر حتى يتم الأمر۔

والصلاة والسلام على من سنّ سنة الجهاد۔ وأمر بتجريد سيوف الحجج من الأغماد لردع أهل الكفر والعناد والبغى والفساد وعلىٰ اٰله وأصحابه الذين هم لحزب الله نجوم ولحزب الشيطان الخاسر رجوم۔

وبعد: فقد إطلعت على هٰذه الرسالة الجليلة التى ألفها نادرة الزمان ونتيجة الأوان العلامة الذى إفتخرت به الأواخر على الأوائل والفهامة الذى ترك بتبيانه سحبانَ باقل(۱)۔ سيدى وسندى الشيخ أحمد رضا خان البريلوى۔ مكن الله من رقاب أعاديه حسامه۔ ونشر على هَامِ عِزّه أعلامه۔

فوجدتها حصنًا مشيّدًا على الشريعة الغراء۔ رفعت على دعائم الأدلة التى

(۱)۔ ''سحبان'' قبیلۂ وائل کا ایک فصیح وبلیغ شخص کہ فصاحت وبلاغت میں ضرب المثل تھا۔ ''باقل'' قبیلۂ ربیعہ کا ایک شخص تھا۔ گیارہ درہم میں ایک ہرن خریدا کسی نے خریدی پوچھی تو اپنے دونوں ہاتھ کھول دیئے اور زبان باہر کردی یہ قیمت کی طرف اشارہ تھا یعنی گیارہ۔ اتنے میں ہرن نو دو گیارہ ہوگیا۔ اور ''باقل'' بول نہ پانے میں ضرب المثل بن گیا۔ ۱۲ن

لا یاتیہا الباطل من بین یدیہا ولا من خلفہا ولا تنہض شُبَہُ الملحدین للقیام لدیہا فإنہا متواریة من خوفہا ۔سلّت صوارم الحجج القطعیة علی عقائد الکٰفرین ورَمَت بِشُہبہا شیاطین المبطلین ۔خُفضت ھامُہم بذٰلك السیف المسلول ، وأشہرت فضیحتہم بین أرباب العقول ۔حتی ظہر ظہور الشمس فی رابعة النہار إرتدادہم ۔أولٰئك الذین لعنہم اللہ فأصمہم وأعمٰی أبصارہم ۔وتحقق بما إعتقدوہ إنسلالہم من الدین القویم ۔أولٰئِك الذین لہم فی الدنیا خزی ولہم فی الاٰخرة عذاب عظیم ۔ فَلِعَمْرِیْ (٢) اِنّ ھٰذالھُو التالیف الذی یفتخر بہ العالمون ولمثل ھٰذا فلیعمل العاملون ۔

فجزی اللہ مؤلفہا عن الإسلام والمسلمین خیرًا فإنہ قلّد أجیادہم قلائد النِّعم ۔ونصر الدین بما أحکمہ من محکم ھٰذا التالیف الذی بإدحاض حجة الخصم حَکَم لا زالت أیامہ مُشرقة السنا وبابہ کعبة المرام والمُنی ما تنم بمدحہ مادح وصدّح بشکرہ صادح ۔

وصلّی اللہ علی سیدنا محمد وعلی اٰلہ وصحبہ وسلم ۔

قالہ: بفمہ ورقمہ بقلمہ خادم الطلبة ،راجی الغفران، أسعد بن أحمد الدھّان عفا اللہ عنہ وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ ۔

أسعد الدھان راجی الغفران

تقریظ جامع علوم ،منبع فہوم ،محیط علومِ نقلیہ ، مدرک فنونِ عقلیہ ،خوش خو، نرم مزاج ،صاحب خشوع وتواضع ، نادر روزگار ،مولانا ، شیخ اسعد بن احمد دہان ، مدرس حرم شریف ،دام بالفیض والتشریف ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد کرتا ہوں میں اس کے لیے جس نے رہتی دنیا تک شریعتِ محمدیہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو

---

(١) ۔۔عَمر قسم میں صرف بالفتح مستعمل ہے ۔ ١٢ ان

ہمیشگی دی۔ اور مشاہیر علما کے نیزہائے قلم سے ملّت اسلام کی تائید کی۔ اور ہر زمانہ میں اُس کے حامی ومددگار مقرر فرمائے، جو عزیمتوں اور شرف والے ہیں، کہ اُس کے حرم کی حمایت کرتے ہیں، اور اس کے حملے کو قوت دیتے ہیں۔ اور اس کی حجتوں کی تقریر کرتے ہیں۔ اور اُس کی راہ کشادہ کو روشن کرتے ہیں۔ اور ایسے ہی ہر زمانہ میں مدد تازگی پاتی رہے گی۔ اور دشمن پر قہر ہوتا رہے گا۔ یہاں تک کہ حکم الٰہی پورا ہو۔

اور درود وسلام ان پر جنہوں نے دین میں راہِ جہاد نکالی۔ اور حکم دیا کہ حجتوں کی تلواریں کافروں اور معاندوں اور سرکشوں مفسدوں کے جھڑ کنے کو نیام سے برہنہ کی جائیں۔ اور ان کے آل واصحاب پر جو گروہِ الٰہی کے لیے رہنما ستارے ہیں۔ اور گروہِ شیطان، زیاں کار کو مردود ومطرود کرنے والے ہیں۔

حمد وصلاۃ کے بعد: میں اس عظمت والے رسالہ پر مطلع ہوا، جس کا مصنف نادرِ روزگار وخلاصۂ لیل ونہار ہے۔ وہ علامہ: جس کے سبب پچھلے اگلوں پر فخر کرتے ہیں۔ اور جلیل فہم والا جس نے اپنے بیان روشن سے سحبان فصیح البیان کو باقلِ بے زبان کر چھوڑا۔ میرا سردار اور میری سند حضرت احمد رضا خان بریلوی۔ اللہ تعالیٰ اس کے دشمنوں کی گردنوں پر اُس کی تلوار کو قابو دے۔ اور اُس کے سرعزت پر اُس کے نشانوں کو کشادہ کرے۔

تو میں نے اُس رسالہ کو نورانی شریعت کا محکم قلعہ پایا جوان دلیلوں کے ستونوں پر بلند کیا گیا ہے کہ باطل کو نہ اُن کے آگے راہ ہے، نہ پیچھے، اور بے دینوں کے شبہے اس کے سامنے ٹھہرنے کو اٹھ نہیں سکتے، کہ وہ اس کے خوف سے چھپے ہوئے ہیں۔ اس رسالہ نے قطعی حجتوں کی تلواریں کافروں کے عقیدوں پر کھینچیں اور اپنے روشن ستاروں سے بطلان والے شیطانوں پر تیر اندازی کی۔ اس تیغ برہنہ سے اُن کے سرنیچے کیے گئے۔ اور عقلا میں ان کی رسوائی مشہور ہوئی۔ یہاں تک کہ ان لوگوں کا مرتد ہونا پہر دن چڑھے کے آفتاب کی مانند روشن ہوگیا۔ وہ لوگ، وہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی، تو انہیں بہرا کر دیا۔ اور ان کی آنکھیں اندھی کر دیں۔ اور ان کے عقیدوں سے ثابت ہوگیا کہ وہ اس دین صحیح سے بالکل نکل گئے۔ اُن لوگوں کو دنیا میں رسوائی اور آخرت میں بڑا عذاب ہے۔ مجھے اپنی جان کی قسم! یہ وہ تصنیف ہے: جس پر علما ناز کریں اور عمل کرنے والوں کو ایسا ہی عمل کرنا چاہیے۔

تو اللہ تعالیٰ اسلام و مسلمین کی طرف سے اِس کے مؤلف کو جزائے خیر دے کہ اُس نے مسلمانوں کی گردنوں میں نعمتوں کی حمائلیں ڈالیں۔ اور اُس نے دین کو نصرت دی اس مضبوط تالیف کے استوار کرنے سے جو حجّت مخالف کو پامال کرنے کی حاکم ہوئی۔ ہمیشہ اُس کے دنوں کی روشنی چمکتی رہے۔ اور ہمیشہ اس کا دروازہ کعبۂ مرادات ومقاصد رہے، جب تک مدح کرنے والے اس کی مدح کی نغمہ سرائی کریں۔ اور جب تک کوئی اعلان کرنے والا اُس کے شکر کا اعلان کرے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے آل واصحاب پر درود و سلام بھیجے۔

کہا: اسے اپنی زبان سے اور لکھا اسے اپنے قلم سے طالب علموں کے خادم، بخشش کے امیدوار، اسعد بن دہان نے عفا اللہ عنہ۔

اور آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت وبرکات۔

اسعد الدہان، راجی الغفران۔

صورة ما قرّظ به الفاضل الأديب، الأريب اللبيب الحاسب الكاتب، الرفيع المراتب حسنة الأوان، مولانا، الشيخ عبد الرحمٰن الدهّان، دام بالمن والإحسان۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمدلله الذى أقام فى كل عصر أقوامًا وفقهم لخدمته، وأيدهم لدى مناضلة الملحدين بنصرته ۔ والصلاة والسلام على سيّدنا محمد الذى أذلّ ببعثه أهلَ الكفر والطغيان ۔ وعلى اله وأصحابه الذين أخمد وانار الجهل ۔ فظهر نور اليقين واضح العيان۔

وبعد: فلاشك أن القوم المسؤل عنهم أهلُ الحميّةِ الجاهلية ۔ مارقون من الدين كما يمرُق السهم من الرَّميّةِ ۔ مستحقون فى الدنيا ضرب (۱) الرقاب ۔ ويوم

(۱) ۔ إعلم أن ضرب الرقاب فى الدنيا إنما هو إلى الحكام دون العوام كما أن التعذيب فى العقبى ليس إلا بيدذى الجلال والإكرام أما غير السلاطين ولاةِ الأمور فإنما وظيفتهم الرد باللسان والطرد بالبيان وتحذير المسلمين عن مخالطة الشيٰطين ورفعُ

العرض والحساب أشدّ العذاب. فلعنهم الله وأخزاهم. وجعل النار مثواهم. اللّٰهم كما وفّقت مَنْ إختصصْته من عبادك لقمع هٰؤلاء الكفرة المتمردين.

بقیہ گزشتہ صفحہ: الأمر إلى ولاة الأمر. ولا يكلف الله نفسًا إلا وسعها. بل قد صرحوا فى الكتب الفقهية أن من قتل مرتدًا بدون إذن السلطان يعزره السلطان. هٰذا فى الممالك الإسلامية فكيف بغيرها فإنه تقتله الحكام إن قتل المرتد فيكون فيه إلقاء بالأيدى إلى التهلكة والله تعالىٰ يقول: لَا تُلْقُوْا بِأَيْدِيْكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ. وفيه تعريض نفسه المسلمة للقتل بنفس كافرة. وفى حديث عمر وعبدالله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قالا: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لزوال الدنيا أهون على الله من قتل رجل مسلم. رواه الترمذى والنسائى.

فليتنبه لذٰلك فأينما وقعت هٰذه الأحكام فإنما هى للسلاطين والحكام. كما صرح به فى نفس هٰذه التقاريظ عدة أعلام الخ۔ ۱۲ مترجم

ترجمہ: جان لیجیے کہ دنیا میں گردنیں مارنا بس حکام ہی کے سپرد ہے نہ عام (رعایا) کے۔ جس طرح آخرت میں عذاب دینا صرف ذوالجلال والاکرام کے ہاتھ۔ رہے اور لوگ جو سلاطین وحکام کے سوا ہیں اُن کا فرض فقط زبان سے رَد اور بیان سے جھڑکنا اور اہل اسلام کو شیاطین کے میل جول سے بچانا اور کام حکام تک پہونچانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کے بوتے بھر بلکہ حقیقۃً فقہائے کرام نے کتب فقہ میں مصرح ارشاد فرمایا ہے کہ جو کسی مرتد کو بے حکم بادشاہ قتل کردے اسے بادشاہ سزا دے۔ جب ممالک اسلامیہ میں یہ حکم ہے تو ان کے ماسوا میں کیسے نہ ہوگا کیوں کہ مرتد کے قاتل کو غیر مسلم حکام یقینی قتل کردیں گے تو اس (قتل مرتد) میں اپنے ہاتھوں اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''اپنے ہاتھوں اپنی جان ہلاکت میں نہ ڈالو'' اور اپنے نفس مسلم کو ایک کافر جان کے عوض قتل کے لیے پیش کرنا ہے۔ سیدنا عمر وسیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں ہے فرمایا: ارشاد کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ یقیناً ساری دنیا کا زوال اللہ کے نزدیک کسی مسلمان شخص کے مارے جانے سے بہت زیادہ ہلکا ہے۔ ترمذی ونسائی نے اسے روایت فرمایا تو اس بات کے لیے آپ خوب ہوشیار رہیے کہ جہاں کہیں (اس رسالہ میں) یہ احکام واقع ہوئے خاص بادشاہانِ (زمانہ) وحکام ہی کے لیے ہیں۔ چناں چہ انہیں تقاریظ میں چند علمائے اعلام نے اس کی تصریح فرمادی ہے۔ ۱۲

وأهَّلته للذّبّ عما يدعو إليه النبي الأمين. فأنصره نصرًا تعزّ به الدين وتنجز به وعدًا وكان حقا علينا نصر المؤمنين. لاسيما عمدة العلماء العاملين، زبدة الفضلاء الراسخين علامة الزمان، وأحد الدهر والأوان. الذي شهد له علماء البلد الحرام. بأنه السيد الفرد الإمام، سيدي وملاذي، الشيخ احمد رضا خاں البريلوي متعنا الله بحياته والمسلمين. ومنحني هَديه فإن هديه هدىٰ سيد المرسلين. وحفظه من جميع جهاته على رَغم أُنوف الحاسدين.

ربّنا! لا تزغ قلوبنا بعد إذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة إنك إنت الوهاب.

وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم. معتقدًا بجنانه الراجي من ربه الغفران، عبد الرحمٰن ابن المرحوم أحمد الدهّان.

قاله: بفمه ورقمه: بقلمه.

عبد الرحمٰن دہان۔ (۱۳۰۲)

تقریظ فاضل ادیب، ذی عقل ہوشمند، دانائے حساب وکتاب، بلند مرتبہ، نکوئی روزگار، مولانا، شیخ عبد الرحمٰن دہّان، ہمیشہ احسان ونکوئی کے ساتھی رہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اس خدا کو جس نے ہر زمانہ میں کچھ لوگ قائم کیے جن کو اپنی خدمت کی توفیق بخشی۔ اور بے دینوں کی منازعت کے وقت اپنی مدد سے اُن کی تائید کی۔ اور صلاۃ وسلام ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جن کی بعثت نے کافروں اور سرکشوں کو ذلیل کردیا۔ اور ان کے آل واصحاب پر جنھوں نے جہل کی آگ بجھادی۔ تو یقین کا نور آنکھوں دیکھا روشن ہوگیا۔

حمد وصلاۃ کے بعد: کوئی شک نہیں کہ وہ قوم جن کے حال سے سوال ہے زمانہ کفر صریح کی پچ والے ہیں۔ دین سے نکل گئے ہیں جیسے تیر نکل جاتا ہے نشانہ سے۔ دنیا میں اس کے مستحق ہیں کہ سلطان اسلام اُن کی گردنیں مارے۔ اور اللہ عزوجل کے حضور پیشی اور حساب کے دن سخت

تر عذاب کے سزاوار۔ اللہ ان پر لعنت کرے۔ اور ان کو رسوائی دے۔ اور اُن کا ٹھکانہ دوزخ کرے۔ الٰہی! جس طرح تو نے اپنے خاص بندے کو ان سرکش کافروں کی بیخ کنی کی توفیق دی۔ اور اسے تو نے اس قابل کیا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس دین کی طرف بلاتے ہیں اس کے مخالفوں کو دفع کرے۔ یوں ہی اس کی وہ مدد کر جس کے سبب تو دین کو عزت دے۔ اور جس سے تو اپنا یہ وعدہ پورا کرے کہ "مسلمانوں کی مدد کرنے کا ہم پر حق ہے" بالخصوص عالمان باعمل کا معتمد اور رسوخ والے فاضلوں کا خلاصہ، علامۂ زماں، یکتائے روزگار، جس کے لیے علمائے مکۂ معظمہ گواہی دے رہے ہیں کہ وہ سردار ہے، بے نظیر ہے، امام، میرے سردار اور میرے جائے پناہ حضرت احمد رضا خان بریلوی، اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو اس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے۔ اور مجھے اس کی روش نصیب کرے، کہ اس کی روش سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روش ہے۔ اور حاسدوں کی ناک خاک میں رگڑنے کو شش جہت سے اُس کی حفاظت کرے۔

الٰہی! ہمارے دل کج نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت فرمائی۔ اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت بخش۔ بے شک تو ہی ہے بہت بخشنے والا۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل واصحاب پر درود وسلام بھیجے۔

اسے اپنی زبان سے کہا: اور اپنے قلم سے لکھا اپنے دل سے اعتقاد کرتا ہوا اپنے رب سے مغفرت کے امیدوار، عبدالرحمٰن بن مرحوم احمد دہّان نے۔

عبدالرحمٰن دہّان (۱۳۰۲)

صورة ماسطره الفاضل المستقيم على الدين القويم والحق القديم، المدرس بالمدرسة الصَّولتيه بمكة المحمية، مولانا، الشيخ محمد يوسف الأفغاني حُفِظَ بالسبع المثاني.

بسم الله الرحمٰن الرحيم

سبحٰنك يا من تفردت بالكبرياء. وتنزهت عن سمة النقص والكذب والفحشاء. أحمدك حمد من إعترف بعجزه. وأشكرك شكر من توجه إليك بأسره. وأصلي وأسلم على سيدنا محمد خاتم أنبيائك. وخلاصة أهل أرضك وسمائك.

وآله وأصحابه عمدة أصفيائك. ومن تبعهم بإحسان إلى يوم لقائك.

وبعد: فإني قد إطلعت على هٰذه الرسالة التى ألفها الفاضل ،العلامة والحبر الفهامة، المستمسك بحبل الله المتين، الحافظ منار الشريعة والدين. من قصرت لسان البلاغة عن بلوغ شكره. وعجز عن القيام بحقه وبره. الذى إفتخر بوجوده الزمان. مولانا الشيخ احمد رضا خان، لا زال سالكًا سبيل الرشاد. وناشرًا ألوية الفضل على رؤس العباد. وأدامه الله للذَّبِ عن الشريعة الغراء. ومكَّن حُسامه من رقاب الأعداء.

فوجدتها قد هدمت معظم أركان عقائد المفسدين ،المرتدين الذين أرادوا أن يُطفِؤا نور الله بأفواههم ويأبى الله إلا أن يتم نوره إرغاما لأنوف الحاسدين. وقد أُودِعت الحكمة وفصل الخطاب إذهى مسلّمة عند أولى الألباب.

ولا عبرة بمن أنكر عليها ممن أضله الله. وختم على سمعه وقلبه وجعل على بصره غشاوة فمن يهديه من بعد الله. شعر:

قد تنكر العين ضوء الشمس من رمد ... وينكر الفم طعم الماء من سقم

والله إنهم قد كفروا وعن ربقة الدين قد خرجوا فتعسا لهم وأضل أعمالهم. أولئك الذين لعنهم الله فأصمهم أو عمى أبصارهم.

نسأله السلامة من تلك الإعتقادات. والعافية من هاتيك الخرافات.

فجزى الله مؤلفها عن المسلمين خير الجزاء. وأنعم علينا وعليه بحسن اللقاء. أمين. يارب العالمين!

قاله بفمه: ورقمه بقلمه معتقدًا له بجنانه أضعف خلق الله، خادم طلبة العلم محمد يوسف الأفغانى، بلّغه الله الأمانى.

تقریظ اُن فاضل کی جو دین راست وحق قدیم پر مستقیم ہیں، مکہ معظمہ میں مدرسۂ صولتیہ کے مدرس، مولانا محمد یوسف افغانی، قرآن عظیم کے صدقے میں اُن کی نگہبانی ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکی ہے تجھے اے وہ جو بڑائی میں یکتا ہے۔ اور ہر نقص وکذب وناسزا بات کے داغ سے تو ستھرا ہے۔ میں تیری حمد کرتا ہوں اس کی سی حمد جو اپنی عاجزی کا مقر ہوا، اور تیرا شکر کرتا ہوں اس کا سا شکر جو ہمہ تن تیری طرف متوجہ ہوا، اور میں درود وسلام بھیجتا ہوں ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیرے انبیا کے خاتم اور تیرے زمین وآسمان والوں سب کے خلاصے اور اُن کے آل واصحاب پر کہ تیرے چُنے ہوؤں کے عمدہ ہیں۔ اور اُن سب پر جو نکوئی کے ساتھ اُن کے پیرو ہوئے تجھ سے ملنے کے دن تک۔

حمد وصلاۃ کے بعد: میں اس رسالہ پر مطلع ہوا جسے فاضل، علامہ، دریائے فہامہ نے تصنیف کیا جو اللہ کی مضبوط رسی تھامے ہوئے ہے۔ دین وشریعت کے ستونِ روشنی کا محافظ نگہبان وہ کہ زبان بلاغت جس کا شکر پورا ادا کرنے میں قاصر، اور اُس کے حقوق واحسانات کی خدمت سے عاجز ہے۔ وہ جس کے وجود پر زمانہ کو ناز ہے، مولانا، حضرت احمد رضا خان۔ وہ ہمیشہ راہِ ہدایت چلتا رہے اور بندوں کے سروں پر فضل کے نشان پھیلاتا رہے۔ اور شریعت کی حمایت کے لیے اللہ تعالیٰ اُسے ہمیشہ رکھے۔ اور اس کی تلوار کو دشمنوں کی گردنوں میں جگہ دے۔

تو میں نے اُسے پایا کہ اُس نے ان مفسدوں، مرتدوں کے عقیدوں کے بڑے بڑے ستون ڈھادیئے جنہوں نے چاہا تھا کہ اپنے منھ سے اللہ کا نور بجھا دیں۔ اور اللہ نہیں مانتا مگر اپنے نور کا پورا کرنا حاسدوں کی ناک خاک میں رگڑنے کو۔ اور بے شک اس رسالہ میں حکمت اور دوٹوک بات امانت رکھی گئی، اس لیے کہ اہل عقل کے نزدیک وہ مقبول ہے۔ اور وہ جسے اللہ نے گمراہ کیا، اور اس کے کان اور دل پر مہر لگادی، اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا ایسوں میں سے جو اس رسالہ پر انکار کرے اس کا کیا اعتبار کہ اُسے کون راہ دکھائے خدا کے بعد۔

دکھتی ہوئی آنکھوں کو برا لگتا ہے سورج
بیمار زبانوں کو برا لگتا ہے پانی

خدا کی قسم! بے شک وہ کافر ہو گئے۔ اور دین سے نکل گئے۔ انہیں ہلاکی ہو۔ خدا ان کے اعمال برباد کرے۔ وہ، وہ لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی۔ اور کان بہرے کر دیئے۔ اور آنکھیں اندھی۔

ہم خدا سے سوال کرتے ہیں کہ ایسے اعتقادوں سے ہمیں بچائے اور ان خرافات سے ہمیں عافیت دے۔ اللہ تعالیٰ اس کے مؤلف کو مسلمانوں کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے ہمیں اور اس کو حسن وخوبیِ دیدارِ الٰہی کی نعمت دے۔

ایسا ہی کر۔ اے سارے جہان کے مالک!

اسے اپنی زبان سے کہا: اور اپنے قلم سے لکھا اپنے دل سے اعتقاد کرتا ہوا، اضعف ترین مخلوقِ خدا، طالب علموں کے خادم محمد یوسف افغانی نے، اللہ تعالیٰ اسے آرزوؤں کو پہونچائے۔

صورة ما رقمه ذو الفضل والجاه. أجل خلفاء. الحاج. المولوی. الشاه إمداد الله، مدرس الحرم الشريف والمدرسة الاحمدية بمكة المحمية مولانا. الشيخ أحمد المكی الإمدادی. لازال محفوظاً بإمداد الهادی.

بسم الله الرحمن الرحيم

له الحمد والآلاء من شيّد أركان الإسلام ونصب أعلامها وضعضع بنيان اللئام ونكس أزلامها. وجعل سيدنا محمداً للرسل قفلاً وللأنبياء ختامها أشهد أن لآ إله إلا الله وحده لاشريك له إله واحد صمد تنزه عن جميع النقائص وعما يتفوه به أهل الزيغ والشرك. تعالى الله عما يقرل الظالمون. وأشهد أن سيدنا ومولانا محمد أخير الخلق قاطبة الذی خصه الله بعلم ما كان وما يكون. وهو الشفيع المشفع. وبيده لواء الحمد آدم ومن دونه تحت لوائه يوم يبعثون.

وبعد: فيقول العبد الضعيف، الراجی لُطفَ ربه اللطيف. أحمد المكی، الحنفی. القادری، الچشتی، الصابری، الإمدادی أنی إطلعت علی هذه الرسالة المشتملة علی

أربع توضيحات المؤيدة بالأدلة القاطعة والبراهين المبرهنة بالكتاب والسنة كأنها أسنة فى قلوب الملحدين. فرأيتها صمصامة ماضية على رقاب الكفرة الفجرة الوهابيين.

فجزى الله مؤلفها خير الجزاء. وحشرنا الله وإياه تحت لواء سيد الأنبياء. كيف لا، وهو البحر الطمطام. أتى بالأدلة الصحيحة غير سقام. وحُقَّ (۱) أن يقال فى حقه أنه قائم لنصرة الحق والدين. وقمع أعناق الملاحدة والمتمردين. إلا و هو التقى الفاضل. والنقى الكامل. عمدة المتاخرين، وأسوة المتقدمين. فخر الأعيان، مولانا، المولوى، الشيخ محمد احمد رضا خان. كثر الله أمثاله ومتع المسلمين بطول حياته. امين.

لا ريب أن هؤلاء مكذبون للادلة صريحًا فيحكم عليهم بالكفر فعلى الإمام أيّد الله به الدين وقصم بسيف عدله أعناق الطُغاة والمبتدعة والمفسدين. كهؤلاء الفرق الضالة الباغين والزنادقة المارقين أن يطهّر الأرض من أمثالهم ويريح الناس من قبائح أقوالهم وأفعالهم وأن يبالغ فى نصرة هذه الشريعة الغراء التى ليلها كنهارها ونهارها كليلها. فلا يَضِلُّ عنها إلا هالك ويشدّد على هؤلاء العقوبة إلى أن يرجعوا إلى الهدى وينكفّوا عن سلوك سبيل الرّدى ويتخلصوا من شر الشرك الأكبر. ويُنادى على قطع دابرهم إن لم يتوبوا بالله أكبر. فإن ذلك من أعظم مهمات الدين. ومن أفضل ما إعتنى به فضلاء الأئمة وعظماء السّلاطين.

وقد قال الإمام الغزالى رحمه الله تعالىٰ: فى نحو هؤلآء الفِرَق أن القتل(۲) منهم أفضل من قتل مائة كافر لأن ضررهم بالدين أعظم وأشد إذ الكافر تجتنبه العامة لعلمهم بِقُبح ماله فلا يقدر على غواية أحد منهم وأما هؤلآء فيظهرون

---

(۱)۔ حُقَّ لَهٗ اَنْ يُفْعَلَ كَذَا: اسے سزاوار ہے یہ کرنا۔ ۱۲

(۲)۔ هذا إلى سلطان الإسلام لاغير كما تقدم التصريح به انفًا الخ۔ یہ خاص سلطانِ اسلام کا کام ہے نہ دوسرے کا جیسا کہ ابھی اس کی تصریح گزری۔ ۱۲

للناس بزیّ العلماء والفقراء والصالحین مع إنطوائهم علی العقائد الفاسدة والبدع القبیحة. فلیس للعامة إلا ظاهرهم الذی بالغوا فی تحسینه وأما باطنهم المملوّ من تلك القبائح والخبائث فلا یحیطون به ولا یطلعون علیه لقصورهم عن إدراك المخائل الدالة علیه فیغترّون بظواهرهم ویعتقدون بسببها فیهم الخیر فیقبلون ما یسمعون منهم من البدع والکفر الخفی ونحوهما ویعتقدونه ظانین أنه الحق فیکون ذٰلك سببا لضلالهم وغوایتهم.

فلهٰذه المفسدة العظیمة قال الإمام الولی محمدٌ الغزالی علیه رحمة الباری:

إن قتل (۱) الواحد من أمثال هٰؤلاء أفضل من قتل مائة کافر.

وکذا فی المواهب اللّدُنّیة: إن من إنتقص مِن شأن النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم فیقتل فکیف من عاب الله والنبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم من باب أولی.

فإلی الله المشتکٰی والنجوٰی. اللهم! أرنا حقائق الأشیاء کما هی. وإحفظنا عن الغوایة وأهلها. ربنا! لا تزغ قلوبنا بعد اذ هدیتنا وهب لنا من لدنك رحمة إنك أنت الوهاب. وإغفر لنا ولوالدینا ومشایخنا یوم الحساب. وأرزقنا رِضاك. وإجعلنا مع الذین أنعمت علیهم من الأحباب.

هٰذا ما قاله بلسانه: وزبره ببنانه الراجی عفو ربه الباری أحمد المکی، الحنفی، ابن الشیخ محمّد ضیاء الدین القادری، الچشتی، الصابری، الإمدادی، المدرس بالحرم الشریف المکی وبالمدرسة الأحمدیة بمکة المحمیة ۱۳۲۴ھ غفر الله ذنوبهما وکان له ناصرًا ومعینًا. حامدًا مصلیًا مسلما.

ضیاء الدین القادری الچشتی الصابری الامدادی (۱۳۱۷)

---

(۱) ۔ تقدم مرارًا وفی نفس هٰذا الکلام انه لیس لغیر سلطان الاسلام الخ. ۱۲ اوپر کئی بار گزر چکا اور خاص اس کلام میں ہے کہ یہ شبہہ یہ (حکم قتل) بادشاہِ اسلام کے سوا کسی کو نہیں ۔ الخ ۱۲

تقریظ صاحب فضیلت و وجاہت، اجل خلفائے حاجی، مولوی شاہ امداد اللہ صاحب، حرم شریف میں مدرسہ احمدیہ کے مدرس، مولانا شیخ احمد مکی، امدادی بہ مدد الٰہی ہمیشہ محفوظ رہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسی کے لیے حمد و احسانات ہیں جس نے اسلام کے ستون محکم کیے۔ اور اُس کے نشان قائم فرمائے۔ کمینوں کی عمارت ہلادی۔ اور اُن کے پانسے اوندھے کر دیئے۔ اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دروازۂ نبوت کا بندہ کرنے والا، اور انبیا کا خاتم کیا۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، ایک، اکیلا، اس کا کوئی ساجھی نہیں۔ خدا یگانہ، صمد، پاک ہے سب عیبوں، اور اُن بری باتوں سے جو کجی اور شرک والے بکتے ہیں۔ اللہ بلند و بالا ہے اُن باتوں سے جو ظالم کہتے ہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار و مولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام مخلوقات الٰہی سے بہتر ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے جو کچھ گزرا اور جو کچھ ہونے والا ہے سب کے علم کے ساتھ مخصوص کیا۔ اور وہ شفیع ہیں۔ اور اُن کی شفاعت مقبول ہے۔ اور انہیں کے ہاتھ حمد کا نشان ہے۔ آدم اور اُن کے بعد جتنے ہیں سب قیامت کے دن حضور ہی کے زیر نشان ہوں گے علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد: کہتا ہے بندۂ ضعیف، اپنے رب لطیف کے لطف کا امیدوار احمد مکی، حنفی، قادری، چشتی، صابری، امدادی کہ میں اس رسالہ پر مطلع ہوا جو چار بیانوں پر مشتمل ہے۔ قطعی دلیلوں سے مؤید۔ اور ایسی حجتوں سے جو قرآن و حدیث سے ثابت کی گئی ہیں۔ گویا وہ بے دینوں کے دل میں بھالے ہیں۔ میں نے اسے تیز تلوار پایا کافر، فاجر وہابیوں کی گردنوں پر۔

تو اللہ اس کے مؤلف کو سب سے بہتر جزا عطا فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارا اور اس کا حشر زیر نشان سید الانبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرے۔ اور ایسا کیوں نہ ہو؟ کہ وہ دریائے زخار ہے۔ صحیح دلیلیں لایا جن میں کوئی علت نہیں۔ اور سزاوار ہے کہ اُس کے حق میں کہا جائے کہ وہ حق و دین کی مدد کرنے اور بے دینوں، سرکشوں کی گردنیں قلع قمع کرنے پر قائم ہے۔ سن لو! وہ پرہیزگار، فاضل، ستھرا، کامل ہے۔ پچھلوں کا معتمد اور اگلوں کا قدم بقدم، فخر اکابر، مولانا، مولوی حضرت محمد

احمد رضا خاں، اللہ اس کے امثال کثیر کرے۔ اور مسلمانوں کو اس کی درازیٔ عمر سے نفع بخشے۔
اے اللہ! ایسا ہی کر۔ کچھ شک نہیں کہ یہ طائفے صراحۃً دلیلوں کو جھٹلا رہے ہیں تو ان پر کفر کا حکم لگایا جائے گا۔ تو سلطان اسلام پر (کہ اللہ اُس سے دین کی تائید کرے اور اس کی تیغ عدل سے سرکشوں، بدمذہبوں، مفسدوں کی گردنیں توڑے جیسے یہ گمراہ فرقے طاعت سے نکلے ہوئے، دہریے، بے دین ہیں) واجب ہے کہ ایسوں کی آلودگی سے زمین کو پاک کرے۔ اور اُن کے اقوال وافعال کی قباحتوں سے لوگوں کو نجات دے۔ اور اس شریعت روشن کی مدد میں حد سے زیادہ کوشش کرے جس کی روشنی ایسی ہے کہ اس کی رات بھی دن ہو رہی ہے۔ اور اس کا دن بھی روشنی میں اس کی شب کی طرح ہے۔ تو ایسی شریعت سے کون بہکے؟ مگر جو ہلاک ہوا۔

نیز سلطان اسلام پر واجب ہے کہ ان لوگوں کو سخت سزا دے۔ یہاں تک کہ حق کی طرف واپس آئیں۔ اور راہِ ہلاکت کے چلنے سے بچیں۔ اور اپنے کفر اکبر کے شر سے نجات پائیں۔ اور اگر توبہ نہ کریں تو ان کی جڑ کاٹنے کے لیے اللہ اکبر کا نعرہ کرے۔ اس لیے کہ یہ دین کے بڑے مہم کاموں سے ہے۔ اور اُن افضل باتوں سے ہے کہ فضیلت والے اماموں اور عظمت والے سلطانوں نے جس کا اہتمام رکھا ہے۔

اور بے شک امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے ایسے ہی فرقوں کے حق میں فرمایا ہے: کہ حاکم کو ان میں سے ایک کا قتل ہزار کافروں کے قتل سے بہتر ہے۔ کہ دین میں ان کی مضرت زیادہ وسخت تر ہے۔ اس لیے کہ کھلے کافر سے عوام بچتے ہیں۔ سمجھے ہوئے ہیں کہ اس کا انجام برا ہے۔ تو وہ ان میں کسی کو گمراہ نہیں کرسکتا۔

اور یہ تو لوگوں کے سامنے عالموں، فقیروں اور نیک لوگوں کی وضع میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اور دل میں یہ کچھ فاسد عقیدے، اور بری بدعتیں بھری ہوتی ہیں، تو عوام تو ان کا ظاہر دیکھتے ہیں جس کو انہوں نے خوب بنایا ہے۔ اور اُن کا باطن جو اِن قباحتوں اور خباثتوں سے بھرا ہوا ہے وہ اسے پورے طور پر نہیں جانتے۔ بلکہ اس پر مطلع ہی نہیں ہوتے۔ اس لیے کہ وہ قرائن جن سے اس کا باطن پہچانا جائے اُن تک اِن کی رسائی نہیں۔ تو ان کی ظاہری صورت سے دھوکہ کھاتے ہیں۔ اور اس کے سبب انہیں اچھا سمجھ لیتے ہیں۔ تو بدمذہبیاں اور چھپے کفر ان سے سنتے ہیں اُسے قبول کرلیتے ہیں۔ اور حق سمجھ کر اس کے معتقد ہوجاتے ہیں۔ تو یہ اُن کے بہکنے اور گمراہ ہونے کا سبب

ہوتا ہے۔

تو اس فسادِ عظیم کے سبب امام عارف باللہ محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: کہ حاکم کو ایسوں میں سے ایک کا قتل ہزار کافر کے قتل سے افضل ہے۔

اور ایسا ہی مواہب لدنیہ میں ہے کہ جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان گھٹائے قتل کیا جائے۔ تو اس کا کیا حال ہے جو اللہ عزوجل اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عیب لگائے؟ وہ بدرجۂ اولیٰ سزائے موت کا مستحق ہے۔ تو اللہ ہی کی طرف مناجات اور اسی سے فریاد ہے۔

الٰہی! ہر چیز کی ہمیں حقیقت واقع کے مطابق دکھا۔ اور ہمیں گمراہی اور گمراہیوں سے پناہ دے۔

الٰہی! ہمارے دل کج نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی۔ اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت دے۔ بے شک تو ہی ہے بہت عطا فرمانے والا۔ اور ہمیں اور ہمارے ماں باپ اور اُستاذوں کو قیامت کے دن بخش دے۔ اور ہمیں اپنی خوشنودی نصیب کر۔ اور ہمیں ان دوستوں کے ساتھ کر جن پر تو نے احسان کیا۔

یہ ہے وہ جو اپنی زبان سے کہا: اور اپنے ہاتھوں سے لکھا اپنے ربِ خالق کے امیدوارِ معافی، احمد مکی، حنفی ابن محمد ضیاء الدین قادری، چشتی، صابری، امدادی نے کہ حرم شریف اور مکہ معظّمہ کے مدرسہ احمدیہ میں درس دیتا ہے۔

اللہ ان دونوں کے گناہ بخشے اور اس کا مددگار و معین ہو، حمد کرتا ہوا اور درود و سلام بھیجتا ہوا۔

احمد مکی حنفی ابن محمد ضیاء الدین قادری، چشتی، صابری، امدادی (١٣١٧)

صورة ما حرره العالم، العامل والفاضل، الكامل، مولانا محمد يوسف الخيّاط، أدامه الله على سويّ الصّراط.

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد لله وحده، والصّلاة والسّلام على من لا نبي بعده، سيدنا محمد صلى الله تعالى عليه وسلم. من وُجد من هٰؤلاء الأصناف الذين حكى عنهم حضرةُ الفاضلُ المؤلف احمد رضا خان شكر الله سعيه ما فى هٰذه الرسالة من هٰذه المنكرات

الفاحشة التی فی غایة الغرابة التی لا یصدُرُ مثلها عمن یؤمن باللہ والیوم الآخر۔

لاشك أنهم ضالون، مضلون کفار یُخشی منهم الخطر العظیم علی عوامِ المسلمین۔ خصوصًا فی الأصقاع التی لاینصر حُکّامها الدین لکونهم لیسوا من أهله ویجب علی کل مسلم التباعد عنهم کما یتباعد عن الوقوع فی النار وعن الأسود الفاتکة۔ ویجب علی کل من قدر من المسلمین علی خِذلانهم وقمع فسادهم أن یقوم بما إستطاع من ذٰلك کما فعل حضرة المؤلف الفاضل۔

شکر اللہ سعیه۔ وله الید الطُّولیٰ عند اللہ ورسوله۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبه: الحقیر محمد بن یوسف خیاط

محمد یوسف (۱۳۲۳)

تقریظ عالمِ باعمل، فاضل کامل، مولانا محمد بن یوسف خیاط، اللہ انہیں راہِ راست پر قائم رکھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خاص اللہ ہی کے لیے حمد ہے۔ اور درود وسلام اُن پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں۔ یعنی ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جو پایا جائے ان اقسام میں سے جن کا حال حضرت فاضل، مؤلف احمد رضا خاں نے کہ اللہ اس کی کوشش قبول کرے، اس رسالے میں نقل کیا، جن میں یہ فاحشہ شنیع باتیں ہیں جو حد درجہ کے اچنبے کی ہیں۔ اور جو کسی ایسے شخص سے صادر نہ ہوں گی جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتا ہو۔ کچھ شک نہیں کہ وہ گمراہ ہیں، گمراہ گر ہیں، کفار ہیں۔ عوام مسلمانوں پر اُن سے سخت خطرہ کا خوف ہے۔ خصوصًا ان شہروں میں جہاں کے حاکم دینِ اسلام کی مدد نہیں کرتے، اس لیے کہ وہ خود مسلمان نہیں۔

ہر مسلمان پر ان سے دور رہنا فرض ہے۔ جیسے آدمی آگ میں گرنے اور خونخوار درندوں سے دور رہتا ہے۔ اور مسلمانوں میں جس سے ہو سکے کہ ان لوگوں کو مخذول کرے، اور ان کے فساد کی جڑ اُکھیڑے، اس پر فرض ہے کہ اپنی حدِ قدرت تک اسے بجالائے جس طرح حضرت مؤلف، فاضل نے کیا۔

اللہ ان کی سعی مشکور کرے۔ اور اللہ ورسول کے نزدیک مؤلف مذکور کا بڑا اقتدار رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

راقم: حقیر، محمد بن یوسف خیاط

محمد یوسف (۱۳۲۳)

صورة ما كتبه الشيخ الجليل المقدار، الرفيع المنار، مولانا، الشيخ محمد صالح بن محمد بافضل أدام الله فيوضه على الصغار والكبار۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

أحمدك اللّٰهم يا مجيب كل سائل، وأصلى وأسلم على من هو لنا إليك أشرف الوسائط والوسائل۔ رغمًا على أنف كل مجادل معاند، وطردًا لكل مصادر فى ذٰلك ومطارد، وأسألك الرّضا عن العلماء الأماثل۔ القائمين بخدمة الشريعة فلا أحدَ لهم فى ذٰلك مماثل۔

أمّا بعدُ: فإن الله جلّت عظمته، وعظمت منّته، قد وفّق من إختاره من عباده للقيام بخدمة هٰذه الشريعة الغرّا۔ وأمده بثواقب الأفهام فاذا أظلم ليل الشبهة أطلع من سماء علمه بدرًا۔ وهو العالم الفاضل، الماهر الكامل، صاحب الأفهام الدقيقة، والمعانى الرفيعة، حضرة المؤلف لكتابه الذى سماه المعتمد المستند، وتصدى فيه للرد على أهل البدع والكفر والضلال بما فيه مَقنع لذوى البصائر ومن هو بطريق الحق لا يجحد۔ وهو الإمام احمد رضا خان وبين فى رسالته هٰذه التى تصفّحتُها مختصر كتابه المذكور وبين لنا أسماء رؤساء الكفر والبدع والضلال مع ما هم عليه من المفاسد وأكبر المصائب فبآؤا بخسران مبين۔ وعليهم الوبال إلى يوم الدين۔ فقد أحسن المؤلف فى إبتداع هٰذا التصنيف۔ وأجاد فى إختراع هٰذا الترصيف۔

فشكر الله سعيه وأمده بالبراهين لقمع الملحدين، بجاه سيدنا محمد صلى الله

تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وأصحابہ أجمعین۔ آمین۔ یارب العالمین!

رقمہ الراجی عفو ربہ والفضل، محمد صالح بن محمد بافضل۔

محمد صالح بن محمد بافضل (۱۳۰۲)

تقریظ حضرت والا منزلت، بلند رفعت، حضرت محمد صالح بن محمد بافضل، اللہ سب چھوٹوں، بڑوں پر اُن کا فیض رکھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے اللہ! اے ہر مانگنے والے کی سننے والے! میں تجھے سراہتا ہوں۔ اور اُن پر جو ہمارے لیے تیری بارگاہ میں سب سے اشرف واسطہ ووسیلہ ہیں درود وسلام بھیجتا ہوں، ہر جھگڑالو، ہٹ دھرم کی ناک خاک میں رگڑنے کو۔ اور اس بارے میں جو مقابلہ ومدافعہ کرے، اُسے دور ہانکنے کو۔

اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ عمدہ علما پر تیری رضا ہو، جو خدمتِ شریعت پر بے مثل قیام کیے ہوئے ہیں۔

حمد وصلاۃ کے بعد: اللہ عزّوجلّ نے جس کی عظمت جلیل اور احسان عظیم ہے اپنے پسندیدہ بندے کو اس شریعت روشن کی خدمت کی توفیق بخشی۔ اور دقیقہ رس عقل دے کر اُس کی مدد کی کہ جب کبھی شبہ کی رات اندھیری ڈالے وہ اپنے آسمان علم سے ایک چودھویں رات کا چاند چمکاتا ہے۔ اور وہ عالم، فاضل، ماہر، کامل، باریک فہموں والا، بلند معنوں والا، حضرت مؤلفِ کتابِ مذکور جس کا نام اس نے المعتمد المستند رکھا۔ اور اُس میں بد مذہبوں، کافروں، گمراہوں کا ایسا رد کیا جو انہیں کافی ہے جن کو دل کی آنکھیں ملیں۔ اور جنہیں حق سے انکار نہیں۔ اور وہ امام احمد رضا خاں ہے۔ اس نے اس رسالہ میں جس پر میں نے نظر تفتیش کی اپنی کتاب مذکور کا خلاصہ کیا۔ اور سردارانِ کفر وبد مذہبی وگمراہی کے نام بیان کیے مع اُن فسادوں اور سب سے بڑی مصیبتوں کے جنہیں وہ اختیار کر کے کھلی زیاں کاری میں پڑے۔ اور قیامت کے دن تک اُن پر وبال ہے۔

اور بے شک مؤلف نے یہ تصنیف بہت اچھی پیدا کی۔ اور یہ مستحکم طرز نہایت خوبی کی نکالی۔ تو اللہ اُس کی کوشش قبول کرے۔ اور بے دینوں کی جڑ اکھیڑنے کے لیے یقینی حجتوں سے اُس کی مدد کرے۔

صدقہ سید المرسلین سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وجاہت کا۔ اللہ تعالیٰ اُن پر اور اُن کے آل واصحاب پر درود بھیجے۔ قبول فرما۔ اے سارے جہان کے پروردگار!

اسے لکھا اپنے رب سے عفو وفضل کے امیدوار، محمد صالح بن محمد بافضل نے۔

محمد صالح بن محمد بافضل (۱۳۰۲)

صورة ما زبره الفاضل الكامل، ذو محاسن الشمائل، والفيض الربّاني، مولانا، الشيخ، عبد الكريم الناجي، الداغستاني حُفظ من شرّ كل حاسد وشاني۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

وبه نستعين۔ الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسّلام على سيّدنا محمّد وآله وصَحْبِه أجمعين۔

أمّا بعد: فإن هٰؤلاء المرتدين، قد مرَقوا من الدين، كما يمرقُ الشعرة من العجين، كما قاله النبي الامين: وكما صرح به صاحب هٰذه الرسالة المستطرة، بل هم الكفرة الفجرة۔ قتلهُمْ واجب على من له حدٌّ (۱) ونصل وافر، بل هو أفضل من قتل ألف كافر فهم الملعونون وفى سلك الخبثاء منخرطون۔ فلعنة الله عليهم وعلى أعوانهم۔ ورحمة الله وبركاته على من خذلهم فى أطوارهم۔ هٰذا۔

وصلى الله على سيّدنا محمّد وآله وصحبه أجمعين۔

خادم العلم الشريف فى المسجد الحرام عبد الكريم الداغستاني۔

عبد الكريم الناجي

---

(۱)۔ وهو سلطان الإسلام فى ممالك الإسلام أعز الله نصره إلى يوم القيام أما عامة المسلمين فإنمالهم الرد باللسان والحذر بالجنان وتنفير الإخوان عن إستماع كلام كلّ شيطٰن۔ فإنما يكلف الله نفسًا وسعها۔ اه ۱۲۔

ترجمہ: وہ اسلامی سلطنتوں میں بادشاہِ اسلام ہے (اللہ تعالیٰ اُسے عزت دے اور تا روز قیامت اس کی مدد ونصرت فرمائے) رہے عام مسلمین تو ان کے لیے صرف زبان سے رد دل سے پرہیز اپنے بھائیوں کو ہر شیطان کی بات سننے سے نفرت دلانا ہے کہ اللہ ہرگز تکلیف نہیں دیتا کسی جان کو مگر اس کے بوتے بھر۔ ۱۲

تقریظ فاضلِ کامل، نیکو خصائل، صاحبِ فیضِ یزدانی، مولانا، حضرت عبدالکریم ناجی، داغستانی ہر حاسد و دشمن کے شر سے محفوظ رہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

ہم اس کی مدد چاہتے ہیں۔

سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا مالک ہے۔ اور درود و سلام ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل و اصحاب پر۔

حمد و صلاۃ کے بعد معلوم ہو کہ یہ مرتد لوگ دین سے ایسے نکل گئے جیسے آٹے میں سے بال۔ جیسا نبی امین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اور جیسے کہ اس رسالہ مسطورہ کے مصنّف نے تصریح کی بلکہ وہ بدکار کافر ہیں۔ سلطان اسلام پر کہ سزا دینے کا اختیار اور سنان و پیکان رکھتا ہے اُن کا قتل واجب ہے۔ بلکہ وہ ہزار کافروں کے قتل سے بہتر ہے۔ کہ وہی ملعون ہیں اور خبیثوں کی لڑی میں بندھے ہوئے ہیں۔ تو ان پر اور ان کے مددگاروں پر اللہ کی لعنت۔ اور جو انہیں اُن کی بداطواریوں پر مخذول کرے اس پر اللہ کی رحمت و برکت۔

اسے سمجھ لو۔ اور اللہ درود بھیجے ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل واصحاب سب پر۔

مسجد حرام شریف میں علم کا خادم، عبدالکریم داغستانی۔

عبدالکریم الناجی

صورة ما سطره الشارب من منهل الإيمان اليمانى، الفاضل الكامل البالغ منتهى الأمانى، مولانا، الشيخ محمد سعيد بن محمد اليمانى، لازال محفوظًا ومحظوظًا بأطائب التهانى۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

نحمدك اللّٰهم حمد أهل ودادك، من وفقتهم للعمل على وَفق مرادك، فأدوا ما حملوه من أعباء الدِّيانة مع شهودهم العجز والإستكانة، لولا إن أمددتهم بالفتح والإعانة۔

ونسألك اللّٰهم فی سلكهم إنتظامًا، ومن مقسم الفضل معهم إقتسامًا، ونصلی ونسلم علی من فقه وعلم .وأوتیَ جوامع الكلم .وعلی اٰله المیامین وأصحابه أصحاب الیمین۔

أمّابعدُ: فإن من جلائل النعم التی لا نثبُت فی ساحة شكرها أن قیّض الشیخ الإمام،والبحر الهمام،بركة الأنام،وبقیة السلف الكرام،أحد الائمة الزهاد، والكاملین العباد،احمد رضا خان للرد علی هٰؤلاء المرتدین، الضالین، المضلین، المارقین من الدین مروق السهم من الرمیّة۔ إذلایشُك ذُولبٌ فی ردتهم وضلالهم ومروقهم من الدین۔جعل الله التقوی زادہ۔ورزقنی وإیاہ الحسنیٰ وزیادۃ، وأناله من الخیرات ماأرادہ۔اٰمین بجاہ الامین۔

رقمه أقل الخلیقة بل لا شئ فی الحقیقة فقیر رحمة ربه وأسیر وصمة ذنبه، خویدم طلبة العلم فی المسجد الحرام ،سعید بن محمّد الیمانی ،غفرالله له ولوالدیه ولمشایخه ولجمیع المسلمین ۔ اٰمین۔

سعید بن محمد الیمانی (۱۳۱۶)

تقریظ اُن کی کہ سرچشمۂ ایمان یمنی سے پانی پیے ہیں، فاضل، کامل کہ نہایت آرزو تک پہونچے ہوئے ہیں۔مولانا، شیخ محمد سعید بن محمد یمانی، ہمیشہ محفوظ رہیں اور پاکیزہ تہنیتوں سے محظوظ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی! ہم تیری ایسی حمد کرتے ہیں جیسی تیرے دوستوں نے کی جن کو تو نے اپنے حسب مراد عمل کرنے کی توفیق دی۔تو دین کے جو بار انہوں نے اپنے دوشِ ہمت پر اٹھائے تھے ادا کردیئے۔ حالاں کہ وہ اپنی عاجزی و مسکینی دیکھ رہے تھے، اگر تو اپنی کشایش وعنایت سے مدد نہ فرماتا۔

الٰہی! ہم تجھ سے مانگتے ہیں۔تو اُن موتیوں کی لڑی میں ہمیں بھی پرودے۔اور قسمتِ فضل میں اُن کے ساتھ حصّہ دے۔

اور ہم درود وسلام بھیجتے ہیں اُن پر جن کو تو نے اپنے احکام سکھائے۔اور علوم دیئے۔اور

جامع ومختصر کلمے دیئے گئے۔ اور اُن کی مبارک آل اور اُن کے اصحاب پر کہ روز قیامت دہنی جانب جگہ پانے والے ہیں۔

حمد وصلاۃ کے بعد: بے شک ان عظیم نعمتوں سے جن کے میدان شکر میں ہم قیام نہیں کر سکتے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت امام، دریا، بلند ہمت، برکتِ تمام عالم، اگلے کرم والوں کے بقیہ ویادگار، جودنیا سے بے رغبتی والے اماموں اور کامل عابدوں میں کا ایک ہے مسمّٰی بہ احمد رضا خاں کو مقرر فرمایا کہ ان مرتدوں، گمراہوں، گمراہ گروں کا رد کرے جو دین سے ایسے نکل گئے جیسے تیر نشانے سے۔

اس لیے کہ کوئی عقل والا ان لوگوں کے مرتد وگمراہ اور خارج از دین ہونے میں شک نہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس مصنف کا توشہ پرہیز گاری کرے، اور مجھے اور اُسے بہشت اور اُس سے زیادہ نعمت عطا کرے۔ اور حسب مراد اُسے بھلائیاں دے۔

ایسا ہی کر۔ صدقہ اُن کی وجاہت کا جوامین ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

لکھا: اسے کمترین خلائق بلکہ درحقیقت ناچیز، اپنے رب کی رحمت کے محتاج اور اپنی شامتِ گناہ کے گرفتار، مسجد الحرام میں طالبانِ علم کے چھوٹے سے خادم، سعید بن محمد یمانی نے۔

اللہ اس کی اور اس کے والدین اور اُستاذوں اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرمائے۔ اے اللہ! ایسا ہی کر۔

سعید بن محمد الیمانی (۱۳۱۶)

صورة ما كتبه الفاضل الحاوى للدلائل والدعاوى، الحائد الزاوى عن كل المساوى، مولانا الشيخ حامد أحمد محمد الجداوى، حفظ عن شر كل غبى وغاوى۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

وصلى الله على سيّدنا محمّد وعلىٰ اٰله وصحبه وسلم ۔ الحمد لله العلى الأعلىٰ الذى جعل كلمة الذين كفروا السُّفلىٰ وكلمة الله هى العليا۔ سبحانه من إلٰهٌ تنزه

وجوبًا عن الزور والبهتان. وعن إمكان النقائص وسمات الحدوث والإمكان.
سبحانه وتعالى عما يقول الظّٰلمون علوًا كبيرًا. والصلٰوة والسلام على افضل خلق
الله على الإطلاق وأوسعهم علما وأكملهم فى الخلق والأخلاق، من اٰتاه الله علم
الأولين والاٰخرين. وختم به النبوة ختمًا حقيقيًا. فهو خاتم النبيين. كما علم
ذٰلك من ضروريات الدين التى ثبتت بسواطع أدلة البراهين، سيدنا ومولانا محمد
بن عبدالله الذى هو أحمد المبشَّرُ به على لسان إبن مريم المسيح المفرد الأوحد.
صلّى الله عليه وعلى جميع الأنبياء والمرسلين وعلى اٰله وأصحابه والتابعين. ومن
تبعهم بإحسان من أهل السنة والجماعة أجمعين.

﴿أُولٰئِكَ حِزْبُ اللهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ جَعَلَ اللهُ مَعَ التَّائيد
والتابيد سِنَنَهم وأسِنَّتهم وألسنتهم وأقلامهم رماحًا فى نحور المارقين من
الدين كما يمرق السهم من الرميّة. يقرؤن القراٰن لا يجاوز حناجرهم. ﴿أولٰئِكَ
حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ألا إنّ حزب الشيطانِ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ﴾

أمّا بعدُ: فقد طالعت هٰذه النبذة التى هى أنموذج المعتمد المستند
فوجدتها شَذْرَةً من عسجد وجوهرة من عقود درّ وياقوت وزبرجد. قد نظمها بيد
الإجادة فى سلك إصابة الصواب فى الإفادة العمدة القدوة، العالم العامل، الحبر
البحر، الرحب العذب، المحيط الكامل، المحبوب المقبول المرتضى، محمود
الأقوال والأفعالِ، مولانا، الشيخ احمد رضا، متعنا الله والمسلمين بحياته. ونفعه
ونفعنا وإياهم فى الدارين بعلومه ومصنفاته تدل على أن أصلها حجة حق بالغة،
وشمس هدىً باهرة بازغة. لأدمغة الأباطيل دامغة. ولظلمات شبهات أهل الزيغ
ماحيةٌ ماحقة. حتى أضحت بأنوارها وحقِّ الحق زاهقة. كيف وهى لباب فى بابها.
ومصيبة فى جوابها. إذ لا شك أن من تلطخ بالأنجاس المنفّرة(۱) من أرجاس بدع
العقائد المكفّرة(۲) كان حريا بأن يكفّر ويُحذر عنه كل أحد ولو كافرًا ويُنفّر إذ هو

(۱) نَفَّرْتُهٗ وَاَنْفَرْتُهٗ بمعنًى.
(۲) كَفَّرَهٗ تَكْفِيْرًا: نَسَبَهٗ إِلى الكُفْرِ. اَكْفَرَهٗ: دَعَاهٗ كَافِرًا. ۱۲

أكبر الكبائر وحاشا أن يكون من الأكابر بل هو أصغر الأصاغر.

ويجب على كل عاقل أن يعظه ولا يعظم. وكيف ومن يهن الله فما له مُكرم فإن صلح حاله و إلاوجب بالتي هي أحسن جداله. فإن تاب وإلا وجب قتله وقتاله(۱) وكان في مستقر سقرماله. ألا وإنّ القلم أحد اللسانين وأن اللسان أحد السنانين. وإن حسم رقاب البدع المكفّرة أحد الحسامين. وإن إحسان المجادلة بقواطع الحجج أحد الجهادين. والذين جاهدوا فينا لنهدينهم سبلنا و إن الله لمع المحسنين.

سبحٰن ربك ربّ العزة عمّا يصفون وسلٰم على المرسلين والحمدلله رب العالمين.

محمد احمد حامد

تقریظ ان فاضل کی جو دلائل و دعاوی کے حاوی ہیں، روکنے والے، باز رکھنے والے سب برائیوں سے، مولانا، حضرت حامد احمد محمد جداوی، ہر بد ذہن و گمراہ کے شر سے محفوظ رہیں۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل واصحاب پر درود وسلام بھیجے۔ سب خوبیاں اللہ کو جو سب سے بلند و بالا، جس نے کافروں کی بات نیچی کی۔ اور اللہ ہی کا بول بالا ہے۔ پاکی ہے اُسے جو ایسا خدا ہے جو ہر جھوٹ اور بہتان اور ہر نقص کے امکان اور

---

(۱) أي إن كان القائل شر ذمة قتلهم سلطان الإسلام وإن كانت لهم فئة قاتلهم بجنود الإسلام وأما العلماء والعامة فلهم الرد عليه بالتحرير والتقرير كما أفاده بقوله ألا وإن القلم الخ. اھ.

ترجمہ: یہ احکام تو سلطان اسلام کے لیے ہیں کہ تھوڑے ہوں تو ان کو سزائے موت دے اور جتھا ہو تو ان پر فوجِ اسلام بھیجے اور علما و عوام کے لیے یہ ہے کہ تحریر و تقریر سے اُن کا رَد کریں جیسا کہ آگے خود فرمایا ہے کہ قلم بھی ایک زبان ہے اور زبان بھی ایک نیزہ ہے۔ الی آخرہ ۱۲۔

مخلوقات وممکنات کی تمام علامتوں سے بالضرورۃ منزہ ہے۔ پاکی اور انتہا درجہ کی بڑی بلندی ہے اُسے اُن باتوں سے جو ظالم لوگ بک رہے ہیں۔ اور درود وسلام اُن پر جو مطلقاً تمام مخلوقات سے افضل ہیں۔ اور تمام جہان سے اُن کا علم زیادہ وسیع اور حسنِ صورت وحسنِ سیرت میں تمام عالم سے زیادہ کامل بدیع، جن کو اللہ تعالیٰ نے تمام اگلے پچھلوں کا علم عطا فرمایا۔ اور فی الحقیقت اُن پر نبوت کو ختم فرمادیا تو وہ خاتم النبیین ہیں جیسا کہ یہ دین کی اُن ضروری باتوں سے معلوم ہو چکا ہے جو رفیع وبلند دلیلوں اور حجتوں سے ثابت ہو چکی ہیں، ہمارے سردار ومولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابن عبد اللہ کہ وہ احمد ہیں جن کی بشارت یگانہ ویکتا مسیح ابن مریم کی زبان پر ادا ہوئی۔

اللہ تعالیٰ ان پر اور تمام انبیا ومرسلین اور حضور کے آل واصحاب اور اُن کے پیرؤوں اور جو اہل سنت وجماعت کہ نکوئی کے ساتھ ان کی پیروی کریں سب پر درود بھیجے۔ یہی لوگ اللہ کے گروہ ہیں۔ سن لو! اللہ ہی کے گروہ مراد کو پہونچنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشگی کی مدد کے ساتھ ان کی روشوں اور نیزوں ادر زبانوں اور قلموں کو اُن کے سینوں میں بھالیں کرے، جو دین سے ایسا نکل گئے جیسا تیر نشانے سے۔ قرآن پڑھتے ہیں اُن کے گلے کے نیچے نہیں اترتا۔ وہی شیطان کے گروہ ہیں۔ سن لو! بے شک شیطان ہی کے گروہ زیاں کار ہیں۔

بعد حمد وصلاۃ: میں نے یہ مختصر رسالہ کہ ''المعتمد المستند'' کا نمونہ ہے مطالعہ کیا تو میں نے اسے خالص سونے کا ٹکڑا پایا۔ اور موتیوں اور یاقوت اور زبرجد کی لڑیوں سے ایک جوہر، جسے کھرا بنانے کے ہاتھوں سے فائدہ بخشنے میں راہِ صواب پانے کی لڑی میں اُس نے گوندھا جو معتمد پیشوا عالم باعمل ہے، فاضل متبحر، دریائے وسیع شیریں، کامل سمندر، محبوب ومقبول وپسندیدہ جس کی باتیں اور کام سب ستودہ مولانا حضرت احمد رضا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو اُس کی زندگی سے بہرہ یاب کرے۔ اور اُسے اور ہمیں اور سب مسلمانوں کو دونوں جہان میں اُس کے علوم اور تصنیفات سے نفع بخشے۔ یہ نمونہ دلالت کرتا ہے کہ اس کی اصل حق کی حجت کاملہ ہے۔ اور ہدایت کا چمکتا آفتاب جس کے نور پر نگاہ نہ ٹھہرے اقوال باطلہ کا سرکوب اور شبہاتِ اہل کجی کی اندھیریوں کا مٹانے گھٹانے والا۔ یہاں تک کہ وہ اس کی روشنی سے خدا کی قسم بالکل نیست ونابود ہو گئیں۔ کیوں کر نہ ہو حالاں کہ وہ اپنی اس مبحث میں عطر ہے۔ اور جواب میں راہِ حق پانے والی۔

اس لیے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ جو ان گھنونی گندگیوں میں لتھڑا یعنی ان کفری عقائد

نو پیدا کی نجاستوں میں بھرا ہے۔ وہ اسی لائق ہو گا کہ اُسے کافر کہا جائے اور اس سے ہر شخص یہاں تک کہ کافر کو بھی بچایا جائے۔ اور نفرت دلائی جائے اس لیے کہ وہ ہر کبیرہ سے بدتر کبیرہ ہے۔ اور زنہار کہ ایسے عقیدوں والا بڑے لوگوں میں ہو۔ بلکہ وہ تو ہر ذلیل سے زیادہ ذلیل ہے۔

تو ہر ذی عقل پر واجب ہے کہ اُسے سمجھائے۔ اور اُس کی تعظیم نہ کرے۔ اور کیوں نہ ہو کہ جسے خدا ذلیل کرے اُسے کون عزت دے؟۔ تو اس کا حال اگر راستی پر آجائے جب تو خیر، ورنہ نہایت اچھی طرح اس سے مجادلہ کرنا واجب ہے۔ پس اگر توبہ کرلے فبہا۔ ورنہ حاکم اسلام پر فرض ہے کہ اگر وہ تھوڑے ہیں تو انہیں قتل کرے۔ اور جتھا باندھے ہیں تو فوج بھیج کر اُن سے لڑے۔ اور اُن کا ٹھکانہ ٹھیک جہنم میں ہے۔

سنتے ہو! قلم بھی ایک زبان ہے۔ اور زبان بھی ایک نیزہ۔ اور کفری بدمذہبیوں کی گردنیں کاٹنا بھی ایک تلوار ہے۔ اور شک نہیں کہ قطعی دلیلوں کے ساتھ اچھی طرح مجادلہ کرنا بھی ایک نوعِ جہاد ہے۔

اور حق سبحانہ فرماتا ہے: جو ہماری راہ میں کوشش کریں انہیں ہم ضرور اپنی راہ دکھائیں گے۔ اور بے شک یقیناً اللہ تعالیٰ نکوکاروں کے ساتھ ہے۔ پاکی ہے تیرے رب کو جو عزت کا صاحب ہے ان لوگوں کے اقوال سے۔

اور پیغمبروں پر سلام اور سب خوبیاں خدا کو جو سارے جہان کا مالک ہے۔

محمد احمد حامد

أَلْفَوَاكِهُ الْهَنِيَّةُ وَالتَّسْجِيلَاتُ الْمَدَنِيَّةُ

بسم الله الرحمٰن الرحيم

صورة ما حرّره تاج المفتين وسراج المتقنين ،مفتى السّادة الحنفية بمدينة الأمينة الصّفيّة، ناصر السّنّة بالنجدة والباس ،مولانا المفتى، تاج الدين الياس، لازال مبجّلاً عند الله وعند الناس۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ﴾[آل عمران:۸]

﴿رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ﴾[آل عمران:۵۳]

سبحانك جل شانك وعز سلطانك۔ وسطع برهانك۔ وسبق إلينا إحسانك۔ تقدست ذاتك وصفاتك۔ وتنزهت عن المعارض اٰياتك وبيناتك۔ نحمدك على أن هديتنا لدين الحق۔ وأنطقتنا بلسان الصدق۔ وأرسلت إلينا سيّد الأنبياء۔ وخاتم الرسل الأصفياء۔ سيّدنا محمّد بن عبدالله ذاالأياتِ الباهرة۔ والحجج الساطعة القاهرة۔ والمعجزات الباقيات الظاهرة۔ فاٰمنا به و إتبعناه۔ ووقّرناه ونصرناه۔فلك الحمد كمايجب والثناء الجميل على ما هديتنا إليه من سواء السبيل۔فصل يا ربّنا! وسلّم على هادينا إليك ودالّنا عليك صلاة تليق بك منك إليه وسلم وبارك كذالك عليه وآله وذويه وأجز حَمَلَةَ شريعته فى كل عصر۔وحُمَاة دينه فى كل مصر۔ بأفضل ما تجازى به المحسنين۔وبأوفر ما تثيب به المتقين۔

وبعد: فقد إطلعت ما حرره العالم النحرير والدرا كة الشهير جناب المولى الفاضل، الشيخ احمد رضا خان من علماء أهل الهند۔أجزل الله مثوبته وأحسن

عاقبته فی الرّد علی الطوائف المارقة من الدین. والفرق الضالة من الزنادقة الملحدین. وما أفتٰی به فی حقهم فی کتابه المعتمد المستند.

فوجدته فریدًا فی بابه. ومجیدا فی صوابه. فجزاه الله عن نبیه ودینه والمسلمین خیر الجزاء. وبارك فی حیاته حتی یزیح به شُبه أهل الضلالة الأشقیاء. وأکثر فی الأمة المحمدیة أمثاله وأشباهه وأشکاله. اٰمین.

الفقیر إلیه عز شانه محمد تاج الدین ابن المرحوم مصطفٰی الیاس الحنفی، المفتی بالمدینة المنورة. غفرله.

محمد تاج الدین الیاس. (۱۲۹۱)

تصدیقات بحار مدینہ (۱۳۲۵ھ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ تاج مفتیان، چراغ اہلِ اتقان، مدینۂ باامن وصفا میں سردارانِ حنفیہ کے مفتی، شجاعت وسطوت کے ساتھ سنّت کے مددگار، مولانا، مفتی تاج الدین الیاس، ہمیشہ اللہ تعالیٰ اور بندوں کے نزدیک عزّت سے رہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی! ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر، بعد اس کے کہ ہمیں راہِ حق دکھائی۔ اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت بخش۔ بے شک تیری ہی بخشش بے حد ہے۔ اے رب ہمارے! ہم اس پر ایمان لائے جو تو نے اتارا۔ اور رسول کے پیرو ہوئے۔ تو ہمیں بھی گواہانِ حق میں لکھ لے۔ پاکی ہے تجھے۔ تیری شان بہت بڑی ہے۔ اور تیری سلطنت غالب۔ اور تیری حجت بلند ہے۔ اور ہم پر ازل سے تیرے احسان ہیں۔ تیری ذات وصفات پاکیزہ ہیں۔ اور مزاحم ومخالف سے تیری آیتیں اور دلیلیں منزّہ ہیں۔ اور ہم تیری حمد کرتے ہیں کہ تو نے ہمیں سچے دین کی ہدایت فرمائی۔ اور تو نے ہمیں سچے کلام سے گویا کیا۔ اور تو نے ہماری طرف اُن کو بھیجا جو تمام انبیا کے سردار اور برگزیدہ رسولوں کے خاتم ہیں، ہمارے سردار محمد بن عبد اللہ ایسے نشانوں والے جو عقلوں کو حیران کردیں۔

اور بلند و غالب حجتوں والے، اور باقی درخشندہ معجزوں والے۔

تو ہم ان پر ایمان لائے۔ اور اُن کی پیروی کی۔ اور اُن کی تعظیم کی۔ اور اُن کے دین کی مدد کی۔ تیرے ہی لیے حمد ہے جس طرح واجب ہے۔ اور جمال والی تعریف اس پر کہ تو نے ہمیں سیدھے راستہ کی ہدایت فرمائی۔ تو اے ہمارے رب! درود وسلام بھیج اُن پر جو تیری طرف ہماری ہدایت کرنے والے ہیں۔ اور تیری راہ ہمیں بتانے والے، ایسی درود جو اس کی سزاوار ہو کہ تیری طرف سے اُن پر بھیجی جائے۔ اور ایسے ہی سلام و برکت بھیج اُن پر اور اُن کے آل اور علاقہ والوں پر۔ اور ہر زمانے میں اُن کی شریعت کے راویوں، اور ہر شہر میں اُن کے دین کے حامیوں کو اُن سب جزاؤں سے افضل دے، جو نیکو کاروں کو ملیں۔ اور اُن سب ثوابوں سے زیادہ ثواب جو متقیوں کو عطا ہوں۔

بعد حمد وصلاۃ: میں مطلع ہوا اُس پر جو عالم ماہر اور علامہ مشہور جناب مولیٰ، فاضل حضرت احمد رضا خاں نے کہ علمائے ہند سے ہیں۔ اللہ عزوجل اس کے ثواب کو بسیاری دے۔ اور اُس کا انجام خیر کرے۔ اُن گروہوں کے رَد میں لکھا جو دین سے نکل گئے۔ اور وہ گمراہ فرقے جو زندیقوں، بے دینوں میں سے ہیں۔ اور اس پر جو اُن کے حق میں اپنی کتاب ''المعتمد المستند'' میں فتوے دیا۔

تو میں نے اُسے پایا کہ اِس باب میں یکتا ہے۔ اور اپنی حقانیت میں کھرا۔ تو اللہ اُسے اپنے نبی اور دین اور مسلمین کی طرف سے سب میں بہتر جزا عطا فرمائے۔ اور اُس کی عمر میں برکت دے، یہاں تک کہ اس کے سبب بدبخت گمراہوں کے سب شبہے مٹا دے۔ اور امتِ محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اُس جیسے اور اُس کی مانند اور اُس کے شبیہ بکثرت پیدا کرے۔

اے اللہ! ایسا ہی کر۔

راقم: فقیر محمد تاج الدین ابن مرحوم مصطفیٰ الیاس حنفی، مفتی مدینہ منورہ غفر لہ۔

محمد تاج الدین الیاس، (۱۲۹۱)

صورة ما سطره أجل الأفاضل، أمثل الأماثل، القوال بالحق وإن ثقل وشق، مفتى المدينة سابقًا ومرجع المستفيدين لاحقًا الفاضل الربّانى، مولانا، عثمان بن عبد السلام الداغستانى، دام بالتّهانى وفوزِ الآمال والأمانى۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد لله وحده۔

أمّا بعد: فقد إطلعت على هٰذه الرسالة البهيّة، والمقالة الواضحة الجليةِ. فوجدت مولانا العلامة والبحر الفهامة حضرة احمد رضا خان قد إنتدب للرد على هٰذه الطائفة المارقة من الدين الكفرة السالكة سبيل المفسدين فأظهر فضائحهم القبيحة فى المعتمد المستند. فلم يبق من نتائجهم الفاسدة فيه إلا وزيّفها فليكن منك التمسك بتلك العجالة السنية. تظفر فى بيان الرد عليهم بكل واضحة دامغة جلية. لاسيما المتصدّى لحل راية هٰذه الفرقة المارقة التى تدعٰى بالوهابية، ومنهم مدّعى النبوة غلام أحمد القاديانى. والمارق الآخر المنقّص لشان الألوهية والرسالة قاسم النانوتوى ورشيد أحمد الكنكوهى و خليل أحمد الأنبهتى وأشرفعلى التانوى. ومن حذا حذوهم

فجزى الله خيرًا حضرة الشيخ احمد رضا خان فإنه شفى و كفى بما أفتى به فى كتابه المعتمد المستند المذيَّل بتقاريظ علماء مكة المكرمة فإنهم يُحقّ عليهم الوبال. وسوء الحال. لأنهم من المفسدين فى الأرض هم ومن على منوالهم۔

﴿قَاتَلَهُمُ اللهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ﴾ وجزى الله حضرة احمد رضا خان وبارك فيه وفى ذريته وجعله من القائلين بالحق إلى يوم الدين

الفقير إلى عفو ربه القدير، عثمان بن عبد السلام داغستانى، مفتى المدينة المنورة سابقًا، عفا الله عنه۔

عثمان بن عبد السلام داغستانى (١٢٩٦)

تقریظ عمدۃ العلماء، افضل الافاضل، حق بات کے بڑے کہہ دینے والے اگرچہ کسی پر سخت وگراں گزرے، سابق مفتی مدینہ اور حال میں تمام مستفیدین کے مرجع وماوٰی، فاضل ربانی، مولانا عثمان بن عبد السلام داغستانی، ہمیشہ خوش رہیں اور مرادیں اور آرزوئیں پائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک اللہ کو ساری خوبیاں۔

بعد حمد وصلاۃ: بے شک میں اس روشن رسالے اور ظاہر وواضح کلام پر مطلع ہوا۔ تو میں نے پایا کہ ہمارے مولیٰ، علامہ اور دریائے عظیم الفہم حضرت احمد رضا خاں نے بے شک اس گروہ خارج از دین کافر، فسادیوں کی راہ چلنے والے کے رَد کے لیے فریادرسی کی۔ کتاب المعتمد المستند میں اس گروہ کی بری رسوائیاں ظاہر کیں۔ پس اُن فاسد عقیدوں سے ایک بھی بغیر پوچ ولچر کے نہ چھوڑا۔

تو اے مخاطب! تجھ پر لازم ہے کہ اسی روشن رسالے کا دامن پکڑے جسے مصنف نے بزودی لکھ دیا۔ تو ان گروہوں کے رَد میں ہر ظاہر وروشن وسرکوب دلیل پائے گا۔ خصوصاً جو اس گروہ خارج از دین کے باندھے ہوئے نشان کھول دینے کا قصد کرے۔ وہ گروہ خارج از دین کون ہے؟ جسے وہابیہ کہا جاتا ہے۔ اور ان میں سے مدعی نبوت غلام احمد قادیانی ہے۔ اور دین سے دوسرا نکلنے والا، شانِ الوہیت ورسالت کا گھٹانے والا قاسم نانوتوی اور رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبہٹی اور اشرفعلی تھانوی اور جو اُن کی چال چلا۔

اللہ تعالیٰ حضرت جناب احمد رضا خاں کو جزائے خیر عطا کرے کہ اس نے شفا دی۔ اور کفایت کی اپنے فتوی سے جو کتاب المعتمد المستند میں لکھا، جس پر آخر میں علمائے مکہ مکرمہ کی تقریظیں ہیں۔ کیوں کہ ان پر وبال اور خرابیٔ حال لازم ہو چکی ہے۔

اس لیے کہ وہ زمین میں فساد پھیلانے والے ہیں وہ اور جو اُن کی چال پر ہے۔ اللہ انہیں قتل کرے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ حضرت جناب احمد رضا خاں کو جزائے خیر دے اور اس میں اور اس کی اولاد میں برکت رکھے۔ اور اُسے اُن میں سے کرے جو قیامت تک حق بولیں گے۔

راقم اپنے رب قدیر کے عفو کا محتاج، عثمان بن عبد السلام داغستانی، سابق مفتی مدینہ منورہ۔ عفا اللہ عنہ۔

عثمان بن عبد السلام داغستانی، (۱۲۹۶)

صورة ما زبره الفاضل الكامل، باهر الفضائل، ظاهر الفواضل، طاهر الشمائل، شيخ المالكية، ذو اللَّمَّةِ الملكيةِ، السيد الشريف السرِيّ، مولانا السيّد أحمد الجزائرى، دام بالفيض الباطنى والظاهرى۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

وعليكم السلام ورحمة الله تعالى وبركاته، وتاييده ومعونته(۱) ومرضاته الحمد لله الذى جعل أهل السنة والجماعة معزوزين إلى قيام الساعة، والصلاة والسّلام على سندنا وزخرنا وملاذنا ومعتمدنا، سيدنا محمّد إنسان عين هٰذا الوجود الثابت كماله وإجلاله ومجده وأفضاله لدى أهل النقل والعقل والشهود. القائل ماظهر أهل بدعة إلا أظهر الله لهم حجته على لسان من شاء من خلقه والقائل إذا ظهرت البدع أو الفتن وسُبَّ أصحابى فليُظْهِر العالم علمه ومن لم يفعل ذٰلك فعليه لعنة الله والملئكة والناس أجمعين۔

لا يقبل الله منه صرفًا ولا عدلًا والقائل أترعون عن ذكر الفاجر متى يعرفه الناس أذكروا الفاجر بما فيه يحذره الناس

رواه ابن ابى الدنيا والحكيم والشيرازى وابن عدى والطبرانى والبيهقى والخطيب عن بهز بن حكيم عن جده (۲)

وعلى اٰله وصحبه والتابعين من أهل السنة والجماعة المقلدين للأئمة الأربعة

---

(۱)۔ قال بعض النحويين: اَلْمَعُوْنَةُ مَفْعُلَةٌ مِنَ الْعَوْنِ كَالْمَغُوْثَةِ مِنَ الْغَوْثِ.

(۲)۔ أى عن أبيه وهو عن أبيه جد هٰذا معٰوية بن حيدة القشيرى رضى الله تعالىٰ عنه یعنی اپنے باپ سے انہوں نے اپنے والد ان کے دادا معٰویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

المجتهدين.

أمّا بعدُ: فقد إطلعت على ما تضمنه هذا السؤال مع الإمعان الذى عرضه حضرة الشيخ احمد رضا خان، متع الله المسلمين بحياته. ومتعه بطول العمر والخلود فى جنانه.

فوجدت ما نقله من الأقوال الفظيعة عن أهل هذه البدعة الشنيعة كفر صراح،(۱) ومرتكبها بعد الإستتابة دمه مباح،(۲) ومؤلفها مستحق بتكليف مَضْغ لسانه ورَضّ يده وبنانه حيث إستخف بمقام الألوهية وإستحقر منصب الرسالة العمومية وعظّم أستاذه إبليس وشاركه فى الإغواء والتلبيس.

فعلى من بسط الله لسانه من العلماء الأعلام، وأطلق يده من الأمراء والحكام أن يجتهدوا فى إزالة بدعتهم باللسان والسنان حتى يستريح منهم العباد والبلاد والأذهان. الأ وان بمكة بلد الله الأمين طائفة منهم شياطين فليحذر العوام من مخالطتهم بالكلية. فإنها والله أشد من مخالطة المجذوم فى الأذيّة. ومنهم أيضًا عندنا بالمدينة النبوية شرذمةٌ قليلة مُسترة بالتقية فإن لم يتوبوا فعن قريب تنفيهم المدينة عن مجاورتها لما هو ثابت فى الحديث الصحيح من خاصيتها هذا.

ونسأل الله تعالى إن أراد بالناس فتنة أن يقبضنا إليه غير مفتونين. وأن

---

(۱) ـ الصّراح، بالفتح والضم، والكسر افصح.

(۲) ـ هذه الأحكام إلى قوله ورَضّ يَدِه لسلطان الإسلام أيده الله بنصره كما سيفضل الشيخ أنفا أن على العلماء إزالة بدعتهم باللسان وعلى الحكام بالسنان وعلى العوام الحذر عن مخالطتهم. اه

ترجمہ: یہ احکام وہاں تک کہ ان کے ہاتھ اور انگلیاں کچل دی جائیں سلطانِ اسلام کے لیے ہیں اللہ تعالیٰ اس کی مدد کو قوت بخشے جیسا کہ ابھی شیخ تفصیل فرمائیں گے کہ اُن کی بدعت کا ازالہ لازم ہے علما پر زبان سے، حکام پر سنان سے، عوام پر اُن کی صحبت کے اجتناب سے۔ الخ ۱۲

یرزقنا حسن النیة ویجعلنا من المخلصین۔

قاله بلسانه ورقمه ببنانه ،أحقر الوری ،خادم العلماء والفقراء شیخ المالکیة بحرم خیر البریة السید احمد الجزائری المدنی مولدًا ،الأشعری معتقدًا ، المالکی مذهبًا ،القادری طریقةً ونسبًا ،حامدًا مصلّیًا ومسلما ـ معظما مبجّلا متمّمًا عبده۔

السید احمد الجزائری۔

تقریظ فاضل کامل ،نہایت روشن فضیلتوں والے ،مشہور عزتوں والے ، پاکیزہ خصلتوں والے ،شیخ مالکیہ صاحب الہام ملکی سید ،شریف ،سردار ،مولانا سید احمد جزائری فیض باطن وظاہر کے ساتھ ہمیشہ رہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اور آپ پر سلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں اور اُس کی تائید اور اس کی مدد اور اس کی رضا۔ سب خوبیاں اس خدا کو جس نے اہل سنت و جماعت کو قیامِ قیامت تک معزز کیا۔ اور صلاۃ وسلام ہمارے آقا اور ہمارے ذخیرہ اور ہماری جائے پناہ اور وہ جن پر ہمارا بھروسہ ہے ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کہ چشم عالم کی پتلی ہیں۔ جن کا کمال وجلال وشرف وفضل متحقق ودائم ہے اہلِ علم اور اہلِ عقل اور اہلِ کشف سب کے نزدیک۔ جن کا ارشاد ہے: کہ جب

---

(۱)۔الصّراح ،بالفتح والضم ،والکسر افصح۔

(۲)۔هٰذه الأحکام إلی قوله ورَضِ یَدِه لسلطان الإسلام أیده الله بنصره کما سیفصل الشیخ اٗنفا أن علی العلماء إزالة بدعتهم باللسان وعلی الحکام بالسنان وعلی العوام الحذر عن مخالطتهم ۔اه

ترجمہ: یہ احکام وہاں تک کہ ان کے ہاتھ اور انگلیاں کچل دی جائیں سلطانِ اسلام کے لیے ہیں اللہ تعالیٰ اس کی مدد کو قوت بخشے جیسا کہ ابھی شیخ تفصیل فرمائیں گے کہ اُن کی بدعت کا ازالہ لازم ہے علما پر زبان سے ،حکام پر سنان سے ،عوام پر اُن کی صحبت کے اجتناب سے ۔الخ ۱۲

کبھی کچھ بدمذہب ظاہر ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے جس بندے کی زبان پر چاہے اُن پر اپنی حجت ظاہر فرما دیتا ہے۔

جن کی حدیث ہے کہ: جب بدمذہبیاں یا فتنے ظاہر ہوں اور میرے صحابہ کو برا کہا جائے تو واجب ہے کہ عالم ایسے وقت اپنا علم ظاہر کرے۔ اور جو ایسا نہ کرے اُس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے۔ اور اللہ اُس کا نہ فرض قبول کرے، نہ نفل۔ جن کا فرمان ہے: کیا تم بدکار کی برائیاں ذکر کرنے سے پرہیز کرتے ہو لوگ اسے کب پہچانیں گے۔ بدکار میں جو عیب ہیں مشہور کرو، کہ لوگ اُس سے بچیں۔

یہ حدیث ابنِ ابی الدنیا اور حکیم اور شیرازی اور ابن عدی اور طبرانی اور بیہقی اور خطیب نے بہز بن حکیم انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی۔

اور ان کے آل واصحاب اور سب پیرؤوں پر کہ اہل سنت و جماعت مقلدینِ ائمۂ اربعہ مجتہدین ہیں۔

بعد حمد وصلاۃ: میں نے اس سوال کا مضمون بغور تمام دیکھا جو حضرت جناب احمد رضا خاں نے پیش کیا۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے اور اُسے درازیٔ عمر اور اپنی جنتوں میں ہمیشگی نصیب کرے۔

تو میں نے پایا کہ ہولناک باتیں جو ان بری بدمذہبی والوں سے نقل کیں، صریح کفر ہیں۔ اور جو اِن شنیع بدعتوں کا مرتکب ہو توبہ لینے کے بعد سلطان اسلام کے لیے اس کا خون حلال ہے۔ اور جن جن کی تصنیفوں میں وہ اقوال ہیں وہ اس قابل ہیں کہ ان کی زبان چباڈالی جائے۔ اور اُن کے ہاتھ اور انگلیاں کچل دی جائیں، کہ انہوں نے شانِ الٰہی کو ہلکا جانا۔ اور رسالتِ عامہ کے منصب کو خفیف ٹھہرایا۔ اور اپنے استاذ ابلیس کی بڑائی کی۔ اور بہکانے اور دھوکہ دینے میں اُس کے شریک ہوئے۔

تو مشاہیر علما جن کی زبان کو اللہ تعالیٰ نے وسعت دی ہے۔ اور سلاطین و حکام جن کے ہاتھ کو جزا و سزا میں کشادہ کیا ہے۔ اُن سب پر فرض ہے کہ ان لوگوں کی بدمذہبیاں زائل کرنے میں علما زبان سے، اور سلاطین ہاتھ سے کوشش کریں، تاکہ بندے اور شہر اور ذہن ان کی تکلیفوں سے

راحت پائیں۔

سن لو! اور اللہ کے امان والے مکہ میں بھی ان شیطانوں میں کا ایک طائفہ ہے۔ تو عوام پر فرض ہے کہ ان کے میل جول سے بالکل احتراز کریں کہ خدا کی قسم ان سے میل جول جذامی کے میل جول سے ایذا میں سخت تر ہے۔

نیز ان میں سے ہمارے یہاں مدینہ طیبہ میں چند گنتی کے ہیں۔ تقیہ کی آڑ میں چھپے ہوئے اگر وہ توبہ نہ کریں گے، تو عنقریب مدینہ طیبہ اُن کو اپنی مجاورت سے نکال دے گا، کہ اس کی یہ خاصیت حدیث صحیح سے ثابت ہے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ اگر وہ لوگوں کو کسی فتنے میں ڈالنا چاہے تو ہمیں فتنے میں پڑنے سے پہلے اپنے پاس بلالے۔ اور ہمیں حسنِ نیت نصیب کرے۔ اور ہمیں کھرا بنالے۔

اسے اپنی زبان سے کہا: اور اپنے ہاتھ سے لکھا فقیر ترینِ مخلوق، خادمِ علما و فقرائے حرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں مالکیہ کے سردار، سید احمد جزائری نے کہ مدینہ میں پیدا ہوا اور عقیدے کا سنی، اور مذہب کا مالکی، اور طریقہ اور نسب کا قادری ہے۔ حمد کرتا ہوا اور درود و سلام بھیجتا ہوا تعظیم و تکریم و تکمیل کرتا ہوا۔

بندۂ خدا: السید احمد الجزائری

صورة مارقمه كبير العلماء و كريم الكرماء، كنز العوارف ومعدن المعارف ذوشيبة العلماء الموفّق من السمآء، ذو الفيض الملكوتي، مولانا، الشيخ خليل بن ابراهيم الخربوتي، أيده الله بالنصر اللاهوتي۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد لله رب العالمين. والصلاة والسلام على خاتم النبيين. سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين. والتابعين لهم بإحسان إلى يوم الدين.

أما بعد: فتحرير علماء الإسلام المقرر فى هٰذا المقام هو الحق المبين. الواجب إعتقاده بإجماع علماء المسلمين. حسبما حققه العالم، العلامة، الفاضل، الكامل، المولوى احمد رضا خان البريلوى فى كتابه المعتمد المستند.

أدام الله تعالى نفع المسلمين به على الأبد.

والله الهادي إلى الصّواب وإليه المرجع والمآب.

أمر بكتبه خادم العلم الشريف بالحرم الشريف النبوي، خليل بن ابراهيم الخربوتي.

خليل بن ابراهيم خربوتي

تقریظ معظم علما ومکرم اہلِ کرم، خزانۂ علوم وکانِ فہوم، علما میں صاحبِ پیری آسمان سے توفیق یافتہ، صاحب فیضِ ملکوتی، مولانا، حضرت خلیل بن ابراہیم خربوتی، اللہ تعالیٰ مدد الٰہی سے اُن کی تائید کرے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا مالک اور درود وسلام سب سے پچھلے نبی، ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل واصحاب سب پر، اور اُن پر جونکوئی کے ساتھ اُن کے پیرو ہیں قیامت تک۔

حمد وصلاۃ کے بعد: ان علمائے اسلام کی تحریر میں جو بات اِس مقام میں قرار پائی وہی حقِ واضح ہے، جس کا اعتقاد باجماعِ علمائے مسلمین واجب ہے۔ جس طرح عالم، علامہ، فاضل، کامل، مولوی احمد رضا خاں بریلوی نے اپنی کتاب ''المعتمد المستند'' میں تحقیق کیا۔

اللہ تعالیٰ ابد تک مسلمانوں کو اُس سے نفع پہونچائے۔ اور اللہ ہی حق کی راہ دکھانے والا ہے۔ اور اسی کی طرف رجوع وبازگشت ہے۔

اس کے لکھنے کا حکم دیا حرم شریف نبوی میں علم شریف کے خادم، خلیل بن ابراہیم خربوتی نے۔

خلیل ابن ابراہیم خربوتی

صورة ما حرره الضوء المنور والروح المصور، صورة السعادة وحقيقة السيادة، ذوالحسنى وزيادة، ودلائل الخيرات، وجلائل المبرّات، الحميد الرشيد، مولانا، السيد محمد سعيد شيخ الدلائل، لازال بالفضائل۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمدلله الذى به تُسْتَنْتَجُ المطالب وتتيسر المآرب، حمدًا نتمسك بيمنه، ونلجأ من المخاوف إلى أمنه۔ وصلاة وسلاما يتواليان۔ ماتوالى الملَوان۔ على سيدنا محمد الذى أشرقت ببعثته السمآء والأرض۔ ولاذ به الخلآئق عند إشتداد الهول يوم العرض۔ وعلى اٰله الذين إقتبسوا النور من أضوآئه۔ وحفظوا أقواله وأفعاله۔ فهم لمن بعدهم فى الدين قدوة۔ وفى الهدى المحمدى لكل تابع بهم أسوة۔ وبذٰلك كان الحفظ بهٰذه الشريعة الغرآء مختصًّا بقول الصادق المصدوق لاتزال طائفة من أمتى ظاهرين حتى يأتيهم أمر الله وهم ظَاهِرُوْنَ۔

أَمَّا بَعْدُ: فإن الله جلت عظمته وعظمت منَّته قد وفق من إختاره من عباده لخدمة هٰذه الشريعة الغراء۔ وأمدّه بثواقب الأفهام۔ فإذا أظلم ليل الشبهة أطلع من سماء علمه بدرًا۔ فصارت بذٰلك محفوظة عن التغيير والتبديل۔ بين جهابذة العلمآء النقّاد جِيلاً بعد جيل

ومن أجلهم العالم، العلامة والبحر الفهامة حضرة الشيخ، المولوى احمد رضا خان فقد أجادفى رده فى كتابه المعتمد المستند۔ على الزائغين المرتدين أهل الفساد والنّكد۔

فجزاه الله عن الإسلام والمسلمين خيرًا۔ وصلى الله على سيدنا محمد واٰله وسلم۔

قاله بلسانه ورقمه ببنانه الفقير لربه محمد سعيد ابن السيد محمد المغربى، شيخ الدلائل، غفر الله له وللمسلمين۔

سيد محمد سعيد شيخ الدلائل

تقریظ نور روشن، روح مجسم، تصویر سعادت، حقیقت سیادت، صاحب خوبی وزیادت ودلائلِ خوبی وفضائل نکوئی محمود مہتدی، مولانا، سید محمد سعید شیخ الدلائل ان کی فضیلتیں ہمیشہ رہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے لیے وہ حمد ہے جس سے سب ارمان نکلیں۔ مرادیں آسان ہوں۔ وہ حمد جس کی برکت سے ہم تمسک کریں۔ اور سب اندیشوں میں اُس کے دامن کی پناہ لیں۔ اور وہ درود وسلام کہ پے درپے آتے رہیں جب تک صبح وشام ایک دوسرے کے بعد ہوا کریں ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جن کی رسالت سے آسمان وزمین چمک اٹھے۔ اور پیشی والے دن جب ہولوں کی شدت ہوگی سارا جہان اُن کی پناہ لے گا۔ اور اُن کی آل پر جنہوں نے اُن کی روشنیوں سے نور حاصل کیا۔ اور اُن کی باتیں اور اُن کے کام سب حفظ کیے تو وہ اپنے پچھلوں کے لیے دین میں پیشوا ہیں۔ اور روشِ محمدی میں اپنے ہر پیرو کے امام ہیں۔ اور اسی ذریعہ سے اس شریعتِ روشن کے ساتھ محافظت مخصوص ہوئی۔

جس طرح ان کا ارشاد ہے، جو سچے ہیں اور سچے مانے گئے، کہ ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ غالب رہے گا۔ یہاں تک کہ خدا کا حکم اسی حالت میں آئے گا کہ وہ غالب ہوں گے۔

حمد وصلاۃ کے بعد: بے شک اللہ تعالیٰ نے جس کی عظمت جلیل اور مِنّت عظیم ہے، اپنے بندوں میں سے جسے پسند کیا اُسے اس شریعتِ روشن کی خدمت کی توفیق بخشی۔ اور اُسے نہایت تیز فہم عطا کر کے مدد دی۔ تو جب شبہہ کی رات اندھیری ڈالتی ہے وہ اپنے آسمانِ علم سے ایک چودھویں رات کا چاند چمکاتا ہے۔

تو اس طریقے سے شریعتِ مطہرہ تغییر وتبدیل سے محفوظ ہوگئی۔ قرناً فقرناً اعلیٰ درجے کے کامل علما پرکھنے والوں کے ہاتھوں میں۔ اور ان میں سب سے زیادہ عظمت والوں میں سے عالم کثیر العلم، دریائے عظیم الفہم، حضرت جناب مولوی احمد رضا خاں ہیں کہ اُس نے اپنی کتاب المعتمد المستند میں اُن کجی والے مرتدوں کا خوب کھرا رَد کیا، جو فساد اور شامت پھیلانے کے مرتکب ہوئے۔

تو اسے اللہ تعالیٰ اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے خیر جزا عطا فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کی آل پر درود و سلام بھیجے۔

کہا: اسے اپنی زبان سے اور لکھا اسے اپنے قلم سے اپنے رب کے محتاج محمد سعید ابن السید محمد المغربی شیخ الدلائل نے۔

اللہ تعالیٰ اُس کی اور سب مسلمانوں کی مغفرت فرمائے۔

سید محمد سعید شیخ الدلائل

صورة ما كتبه الفاضل الجليل والعالم النبيل، ذو الضياء الشمسي والنّور القمري، مولانا محمد بن احمد العمري، دام بالعيش الهنى الغَضّ الطرى۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمدلله رب العالمين۔ والصلاة والسلام على خاتم النبيين وإمام المرسلين وتابعيه بإحسان إلى يوم الدين۔

وبعد: فقد إطلعت على رسالة العالم، العلامة والمرشد المحقق الفهامة، صاحب المعارف والعوارف، والمنح الإلٰهية اللطائف، سيدنا الأستاذ، علم الدين وركنه۔ وعماد المستفيد ومتنه، المُنلا(١) الشيخ احمد رضا خان، متع الله بوجوده۔ وأنار سماء العلوم بأنوار شهوده۔

فوجدتها مكملة المقاصد۔ ومتممة المراصد۔ ومقيدة الشوارد۔ وعذبة المصادر والموارد۔ قد إستحوذت على شبه الملحدين فإجتثّتها۔ وأتت على أسباب الزنادقة فإستاصلتها۔ مع وضوح الأدلة وسطوع البراهين۔ وعُذُوبة المسالك وصحة الموازين۔

فجزاه الله ربه عن نبيه ودينه أحسن الجزاء۔ ووفّاه أجره عن الإسلام وأهله

---

(١)۔ المُنلَا بالنون جیسا کہ ردالمحتار میں ہے "ماحررہ منلا خسرو" ج:١، ص:٥٦٨ "منلا على القاری" ج:٢، ص:١٢٢۔ "منلا مسکین" ج:٢، ص:٢٣٦۔

بالمکیال الأوفی. شعر:

ولازال فی الإسلام فخرًا (۱) مشیّدًا به یهتدی فی البر والبحر من یسری

قاله: فی ربیع الثانی ۱۳۲۴ راجی دعائه محمد بن أحمد العمری أحد طلبة العلم بالحرم النبوی.

فإن لی ذمة منه بتسمیتی محمدًا العمری

تقریظ فاضل جلیل، عالم عقیل، شعاعِ آفتاب وروشنی، ماہتاب والے، مولانا محمد بن احمد عمری، ہمیشہ عیشِ خوش گوار، سرسبز وشاداب میں رہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب خوبیاں خدا کو جو مالک سارے جہان کا۔ اور درود وسلام سب نبیوں کے خاتم اور سب پیغمبروں کے امام، اور اُن کے اچھے پیروؤں پر قیامت تک۔

حمد صلاۃ کے بعد: بے شک میں مطلع ہوا اُس کے رسالہ پر جو عالم، علامہ ہے مرشد محقق، کثیر الفہم، عرفان ومعرفت والا، اللہ عزوجل کی پاکیزہ عطاؤں والا، ہمارا سردار، استاذ، دین کا نشان وستون، اور فائدہ لینے والے کا معتمد وپشت پناہ، فاضل حضرت احمد رضا خاں، اللہ تعالیٰ اُس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے۔ اور اس کے فیض کے نوروں سے علموں کے آسمان کو روشن رکھے۔

تو میں نے اُس رسالہ کو پایا مطلبوں کا پورا کرنے والا، مقاصد کی تکمیل کرنے والا، اور ذہن سے نکل جانے والے مضامین کا روکنے والا، جس میں ہر صادر ووارد کے لیے آب شیریں ہے۔ جس نے ملحدوں کے تمام شبہوں کو گھیر کر از بیخ برکندہ کردیا۔ اور زندیقوں کی رسیوں پر حملہ کر کے انہیں جڑ سے کاٹ دیا، دلیلوں کی روشنی اور حجتوں کے ظہور کے ساتھ، اور روشوں کی شیرینی اور میزانوں کی درستی کے ساتھ۔

تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دین اور اپنے نبی کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے۔ اور اسلام ومسلمین کی طرف سے سب سے زیادہ کامل پیمانے سے اس کا ثواب پورا کرے۔

---

(۱)۔ لعل الأنسب قصرًا ۱ھ

وہ ہمیشہ رہے اسلام میں ایک حصنِ حصین
جس سے خشکی وتری والے ہدایت پائیں

کہا: اسے ہفتم ربیع الآخر میں اُن کی دعا کے امیدوار، محمد بن العمری نے کہ حرمِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں علم کا ایک طالب ہے۔

فإن لی ذمة منه بتسمیتی محمداً العمری

صورة ما نظمه بالترصیف، السید الشریف، النظیف اللطیف، الماهر العریف، ذو العزّ والتشریف، الغنی عن التوصیف حضرة مولانا السید عباس ابن السید الجلیل محمد رضوان، شیخ الدلائل عاملهما الله تعالیٰ فی الیوم العبوس بالرضوان.

بسم الله الرحمٰن الرحیم

سبحانك ربنا لا نحصی ثناء علیك. ولك الحمد منك وإلیك. وصلاة وسلامًا علی نبیك کاشف الغمّة وعلیٰ اٰله وصحبه هُداة الأمة ماخطّ قلم. وخف إلی مسارعة الخیرات قدم.

أما بعد: فیقول فقیر دعاء الإخوانِ. عباس إبن المرحوم السید محمد رضوان. أطلقت عنان الطرف فی میدان براعة هٰذه الرسالة.

فوجدتها رافلة من السداد والرشاد فی حُلّتی جمالة وجلالة. کافلةً بالرد علی أهل البدع والضلالة. فهی المعتمد المستند لکونها للمهتدین مفزَعا وسند. وقد أوضحت ما ضلّت فی إدراكِ دقائقه الأفهام. وحققت ما زَلّت فی حقائقه الأقدام. کیف لا؟ وهی للعلّامة الإمام، الذکی، الهمام، النبیه، النبیل، الوجیه، الجلیل، وحید العصر والزمانِ. حضرة المولوی احمد رضا خان البریلوی، الحنفی. لازال روضًا یانعًا بالمعارف. وبدرًا سائرًا فی منازِل لطائف العوارف. أجزل الله لی وله الثواب. ومنحنی وإیاه حسن المآب. ورزقنا جمیعًا حُسنَ الخِتَامِ بجوار خیر الأنام وبدر التمام. علیه وعلیٰ اٰله وصحبه أفضل الصلاة وأتم السلام.

کاتبه: خادم العلم ودلائل الخیرات فی مسجد افضل المخلوقات، عباس

رضوان فی الیوم السابع من ربیع الثانی۔

عباس بن السید محمد رضوان یدخل الجنان بفضل بارئہ

تقریظ محکم سیّد شریف، پاکیزہ لطیف، ماہر، علامہ، صاحب عزوشرف، مستغنی عن المدح، حضرت، مولانا، سید عباس بن سید جلیل محمد رضوان شیخ الدلائل، اللہ تعالیٰ اُس سختی کے دن میں اُن دونوں کے ساتھ اپنی رضا کا معاملہ فرمائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکی ہے تجھے اے رب ہمارے! ہم تیری تعریف شمار نہیں کرسکتے۔ اور تیرے ہی لیے حمد ہے۔ تجھ سے تیری ہی طرف۔ درود وسلام بھیج اپنے نبی پر جو مشکلیں کھولنے والے ہیں۔ اور اُن کے آل واصحاب پر کہ اُمت کے رہنما ہیں۔ جب تک کوئی قلم کچھ لکھے۔ اور نیکیوں کی طرف جلدی کرنے میں کوئی قدم ہلکا ہو۔

حمد وصلاۃ کے بعد: دعائے برادران کا محتاج عباس ابن مرحوم سید محمد رضوان کہتا ہے: میں نے اس رسالہ کے کمالاتِ حیران کن کے میدان میں نگاہ کی باگ ڈھیلی کی۔ تو میں نے اسے سواب وہدایت کی پوشاکِ جمال وجلال میں ناز کرتا پایا، کہ بدمذہبوں، گمراہوں کے رد کا ذمہ لیے ہوئے ہے تو وہی معتمد ومستند ہے اس لیے کہ وہی ہدایت پانے والوں کی جائے پناہ وسند ہے۔

اس رسالہ نے وہ باتیں ظاہر کردیں جن کی باریکیوں تک پہونچنے میں عقلیں بہک رہی تھیں۔ اور وہ باتیں تحقیق کیں جن کی حقیقتوں کے پانے میں قدموں نے لغزشیں کیں اور کیوں نہ ہو کہ وہ اس کی تصنیف ہے جو علامہ، امام ہے تیز ذہن، بالا ہمت ہے۔ خبردار، صاحب عقل، صاحب وجاہت وجلالت ہے، یکتائے دہروزمانہ، حضرت، مولوی احمد رضا خاں بریلوی، حنفی۔

ہمیشہ وہ معرفتوں کا پھولا پھلا باغ رہے۔ اور علوم دقیقہ کی منزلوں میں سیر کرتا ہوا ماہ تمام۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور اسے ثوابِ عظیم عطا فرمائے۔ اور مجھے اور اُسے حسنِ عاقبت نصیب کرے۔ اور ہم سب کو حسنِ خاتمہ روزی کرے اُن کے ہمسایہ میں جو تمام جہان سے بہتر اور چودہویں رات کے چاند ہیں۔ ان پر اور اُن کے آل واصحاب پر سب سے بہتر درود اور سب سے کامل تر سلام۔

تحریر تاریخ: ہفتم ربیع الآخر ۱۳۲۴ھ۔ راقم مسجد سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں علم ودلائل الخیرات کا خادم، عباس رضوان۔

عباس بن السید محمد رضوان یدخل الجنان بفضل بارئه

صورة مارقمه الفاضل العقول، أحد الفحول، الطيب الزكى الفطن الذكى، الغصن المزين بالطيب المغرسي،(۱) مولانا، عمر بن حمدان المحرسى، ذكره الفوز والفلاح وما نسِي۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد لله الذى خلق السمٰوٰت والأرض وجعل الظلمٰت والنور ثم الذين كفروا بربهم يعدِلُوْنَ ۔ وَالصَّلَاة والسلام على سيدنا محمد خاتم النبيين۔ القائل لا تزال طائفة من أمتى ظاهرين على الحق حتى تقوم الساعة۔

رواه الحاكم عن عمرو فى الرواية لابن ماجة عن أبي هريرة لا تزال طائفة من أمتى قوامة على أمر الله لا يضرها من خالفها۔

وعلى اله الهادين۔ وأصحابه الذين شَادُوا الدين۔

أمّا بعد: فإنى قد إطلعت على ماحرره العالم، العلامة، الدرّاكة، الفهامة، ذو التحقيق الباهر، جناب الشيخ احمد رضا خان فى الخلاصة الماخوذة من كتابه المسمّٰى بالمعتمد المستند۔ فوجدته فى غاية التحرير فلله دَرّ مؤلفه فلقد أماط الأذى عن طريق المسلمين۔ ونصح لله ولرسوله ولأئمة الدين وعامتهم۔

قاله: فى ۹ ربيع الثانى عمر بن حمدان المحرسى المالكى مذهبًا الأشعرى إعتقادًا خادم العلم ببلدة سيد الأنام، عليه أفضل الصَّلاة والسَّلام۔

عمر ابن حمدان المحرسى (۱۳۲۰)

(۱)۔ المغرس: موضع الغرس۔ غَرَسَ (ض، غَرْسًا۔ أثبت الشجر فى الأرض۔ ۱۲

تقریظ فاضل کامل العقل، یکے از مردانِ میدان علم، پاکیزہ، ستھرے، زیرک، تیز ذہن، شاخ آراستہ و پاکیزہ منبت، مولانا عمر بن حمدان محرسی، ظفر وفلاح انہیں یاد رکھیں اور کبھی نہ بھولیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اللہ کو جس نے زمین و آسمان بنایا اور اندھیریاں اور روشنی پیدا کی۔ اس پر کافر لوگ اپنے رب کا ہمسر بتاتے ہیں۔ اور درود و سلام ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ختم الانبیا پر جن کا ارشاد ہے کہ ہمیشہ میری امت سے ایک گروہ قیامِ قیامت تک حق کے ساتھ غالب رہے گا۔

اسے حاکم نے حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا، اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے: ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ دینِ الٰہی پر بشدت قائم رہے گا۔ انہیں نقصان نہ دے گا جو اُن کا خلاف کرے گا۔

اور اُن کی آل پر کہ ہدایت فرمانے والے ہیں اور اُن کے صحابہ پر جنہوں نے دین کو مضبوط کیا۔

بعد حمد وصلاۃ: بے شک میں مطلع ہوا اس پر جو تحریر کیا ایسے عالم، علامہ نے کہ کمال ادراک، عظیم فہم والا ہے، ایسی تحقیق والا جو عقول کو حیران کر دے، جناب حضرت احمد رضا خاں اس خلاصہ میں جو اس کی کتاب المعتمد المستند سے لیا گیا ہے۔

تو میں نے اسے اعلیٰ درجہ کی تحقیق پر پایا۔ تو اللہ کے لیے ہے خوبی اُس کے مصنف کی۔ بے شک اُس نے مسلمانوں کی راہ سے ہر ایذادہ چیز کو دور کر دیا۔ اور اللہ اور اس کے رسول اور دین کے اماموں اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی کی۔

کہا: اسے ہشتم ربیع الثانی میں عمر بن حمدان محرسی نے کہ مذہب کا مالکی اور عقیدے کا سنی اشعری ہے۔ اور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہر میں علم کا خدمت گار۔

عمر ابن حمدان المحرسی (۱۳۲۰)

صورة ماسطره حفظه الله مرة أخرى والمسك بالتكرار أحق وأحرى۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد الله الذى هدى من وفقه بفضله۔وأضل من خذله بعدله۔ويسر المؤمنين لليسرىٰ۔وشرح صدورهم للذِكرىٰ. فأمنوا بالله بألسنتهم ناطقين۔ وبقلوبهم مخلصين۔ وبما أَتٰتهم به كتبه ورسله عاملين۔والصلوٰة والسلام على من أرسله الله رحمة للعٰلمين وأنزل عليه كتابه المبين۔ فيه تبيان كل شئ وإبطال إلحاد الملحدين ۔فبيّنه بسنته الواضحة الأدلة والبراهين۔وعلىٰ اٰله الهادين۔وأصحابه الذين شادوالدين۔ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين۔ لاسيما الأئمة الأربعة المجتهدين۔ ومن قلدبهم من جميع المسلمين۔

أما بعد:فقد سرحت نظرى فى رسالة الشيخ العالم، العلامة باقر مشكلات العلوم،ومبين المنطوق منها والمفهوم۔ بتوضيحه الشافى وتقريره الكافى الشيخ احمدرضاخان البريلوى ،المسماة بالمعتمد المستند حفظ الله مهجته وأدام بهجته۔

فوجدتها شافية كافية فيما ذكر فيها من الرد على من ذكر فيها وهم الخبيث اللعين غلام أحمد القاديانى الدجال الكذاب مسيلمة اٰخر الزمان۔ورشيد أحمد الكنكوهى۔ وخليل أحمد الأنبهتى۔ وأشرفعلى التانوى۔

فهٰؤلاء إن ثبت عنهم ما ذكره هٰذاالشيخ من إدعاء النبوة للقاديانى۔ وإنتقاص النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من رشيد أحمد وخليل أحمد وأشرفعلى المذكورين فلا شك فى كفرهم ووجوب قتلهم على كل من يمكنه ذٰلك(١)

قاله: الفقير إلى الله تعالىٰ عمر بن حمدان المحرسى ،المالكى خادم العلم بالمسجد النبوى۔

عمر ابن حِمدان المحرسى۔(١٣٢٠)

(١)۔وهم سلاطين الاسلام اه یعنی سلاطین اسلام۔١٢

عالم موصوف سلمہ اللہ تعالیٰ کی دوبارہ تحریر، مشک جتنا مکرر کیا جائے لائق وسزاوار ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اس خدا کو جس نے اُسے راہ دکھائی جسے اپنے فضل سے توفیق بخشی۔ اور اپنے عدل سے گمراہ کیا جسے چھوڑا۔ اور ایمان والوں کو آسانی کی راہ بخشی۔ اور نصیحت قبول کرنے کے لیے اُن کے سینے کھول دیئے۔ تو اللہ عزوجل پر ایمان لائے زبانوں سے گواہی دیتے، اور دلوں سے اخلاص رکھتے، اور جو کچھ انہیں اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور رسولوں نے دیا اس پر عمل کرتے ہوئے۔ اور درود وسلام اُن پر جن کو اللہ تعالیٰ نے سارے جہان کے لیے رحمت بھیجا۔ اور اُن پر اپنی واضح کتاب اتاری جس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے۔ اور بے دینوں کی بے دینی کا باطل کرنا۔ تو اُسے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی سنتوں سے ظاہر فرمادیا جن کی دلیلیں اور حجتیں ظاہر ہیں۔ اور اُن کی آل پر کہ رہنما ہے۔ اور اُن کے صحابہ پر جنہوں نے دین کو مضبوط کیا۔ اور نکوئی کے ساتھ اُن پیروؤں پر قیامت تک، خصوصًا چاروں ائمہ مجتہدین اور اُن سب مسلمانوں پر جو ان کے مقلّد ہیں۔

حمد وصلاۃ کے بعد: میں نے اپنی نظر کو جولان دیا حضرت، عالم، علامہ کے رسالہ میں جو مشکلاتِ علوم کو کشادہ کرنے والا ہے۔ اور اُن میں ہر منطوق ومفہوم کا اپنی توضیح شافی وتقریر کافی سے ظاہر کردینے والا حضرت احمد رضا خان بریلوی، جس کا نام المعتمد المستند ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کی جان کی نگہبانی فرمائے۔ اور اس کی شادمانی ہمیشہ رکھے۔ تو اس میں جن لوگوں کا ذکر ہے اُن کے رد میں میں نے اسے شافی وکافی پایا۔

اور وہ لوگ کون ہیں خبیث، مردود غلام احمد قادیانی دجال کذاب آخر زمانہ کا مسیلمہ اور رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبہٹی اور اشرفعلی تھانوی، تو ان لوگوں سے جب کہ وہ باتیں ثابت ہوں جو فاضلِ مذکور نے ذکر کیں۔ قادیانی کا دعوئ نبوت کرنا، اور رشید احمد اور خلیل احمد اور اشرفعلی کا شانِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص کرنا، تو کچھ شک نہیں کہ وہ کفّار ہیں۔ اور جو قتل کا اختیار رکھتے ہیں اُن پر واجب ہے کہ اُن کو سزائے موت دیں۔

کہا: اسے اللہ تعالیٰ کے محتاج عمر بن حمدان محرسی مالکی نے کہ مسجد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں علم کا خادم ہے۔

عمر ابن حمدان المحرسی، (۱۳۲۰)

صورة ما كتبه الفاضل الكامل، العالم العامل، الطبيب المداوى لداء أهل المساوى، السيد محمد بن محمد المدنى الديداوى، تغمده الله تعالىٰ بالفضل الحاوى۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد لله۔ والصلاة والسلام على رسول الله۔ واله وصحبه ومن والاه۔

أما بعد: فقد إطلعت على ماسطره العلامة، النحرير۔ والدراكة الشهير، الشيخ احمد رضا خان، فوجدته سحرًا لأولى الألباب۔ وترياقًا لكل مسموم حائد عن الصواب۔ وإن قوله حق۔ وأدلته المرسومة صدق۔

فيجب على كل مسلم العمل بمقتضاها۔ وتكون هجّيرَاه سرًّا وجهرًا حتى ينال من الخيرات منتهاها۔

كتبه أسير المساوى، فقير ربه، محمد بن محمد الحبيب الديداوى عفى عنه

السيد محمد الحبيب الديداوى

تقریظ فاضل کامل، عالم باعمل بدوں کی برائیوں کے طبیب، معالج، سید محمد بن محمد مدنی دیداوی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل عمیم میں اُن کو چھپائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں خدا کو۔ اور درود وسلام خدا کے رسول اور اُن کے آل واصحاب اور اُن کے سب دوستوں پر۔

حمد وصلاۃ کے بعد: میں مطلع ہوا اس پر جو لکھا علامہ، استاذ، ماہر نے کہ نہایت ذہن رسا والا نام آور ہے یعنی حضرت احمد رضا خاں، تو میں نے اُسے پایا عقل مندوں کے لیے سحر حلال اور ہر صواب سے الگ جانے والے زہر دیئے ہوئے کے لیے تریاق۔

اور بے شک اس کی بات سچی ہے۔ اور اُس کی لکھی ہوئی دلیلیں حق ہیں۔

تو ہر مسلمان پر فرض ہے کہ انہیں دلائل کے حکم پر عمل کرے اور ظاہر و باطن میں وہی اُس کی طبیعت ثانیہ ہوجائے تاکہ بھلائیوں کی نہایت کو پہونچ جائے۔

اسے لکھا: گناہوں کے گرفتار، اپنے رب کے محتاج، محمد بن محمد حبیب دیداوی عفی عنہ نے۔

السید محمد الحبیب الدیداوی

صورة ماسطره ذو الخير الجارى، والمير السارى۔ بين الأمصار والبرارى۔ أحد الأخيار من خيار البارى، الشيخ محمد بن محمد السوسى، الخيارى، المدرس بالحرم المختارى، تجلّى الله تعالى عليه بشان الغفّارى۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمدلله الذى أرسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله. والصلاة والسّلام الأتمان الدائمان على أفضل الخلق على الإطلاق سيّدنا محمد وعلى اٰله وصحبه ومن تبعه فى قوله وفعله وعلى سائر الأنبياء والمرسلين۔ وعلى اٰل وَصحبِ كل أجمعين۔ وعلى جميع عباد الله الصالحين۔

أما بعد: فقد إطلعت على هٰذه الرسالة فى الرّد على أهل الزيغ والكفر والضلالة التى ألفها العالم، الفاضل، الإنسان الكامل، العلامة المحقق، الفهامة المدقق، حضرة الشيخ احمد رضا خان، أصلح الله له الحال والشان ۔اٰمين۔

فوجدتها كافية فى الرد على هٰؤلاء الزائغين الملحدين. المعتدين على الله تبارك وتعالىٰ ورسول رب العالمين۔ الذين يريدون أن يطفئوا نورا الله بأفواههم ويأبى الله إلا أن يتم نوره ولو كره الكافرون۔

أولئك الذين طبع الله على قلوبهم۔ وإتبعوا أهواءهم ۔ وأصمهم عن الحق وأعمٰى أبصارهم۔ وزين لهم الشيطان أعمالهم۔فصدهم عن السبيل فهم لايهتدون۔ وسيعلم الذين ظلموا أى منقلب ينقلبون ۔ كيف لا؛ وهى موافقة

للنصوص الصريحة المشهورة الصحيحة.

فجزى الله مؤلفها عن هذه الأمة الخيرية الجزاء الأوفى. وقرّبه ومن يلوذ به لديه زُلفى وأيدّ به السنة. وهدم به البدعة. وأدام لأمّة محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نفعه. آمين.

كتبه: الفقير إلى الله البارى، محمد بن محمد السوسى الخيارى، خادم العلم الشريف.

محمد السوسی، الخیاری

تقریظ ایسے فیض و نفع والے کی جو شہروں اور جنگلوں میں جاری و ساری ہے اللہ عزوجل کے نیک بندوں میں سے ایک نیک بندے شیخ محمد بن محمد سوسی، خیاری حرم مدینہ طیبہ میں مدرس، اللہ تعالیٰ اُن پر اپنی غفاری سے تجلّی فرمائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب خوبیاں اس خدا کو جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا، تاکہ اسے سب دینوں پر غلبہ دے۔ اور درود و سلام سب سے کامل تر اور ہمیشہ رہنے والے اُن پر جو مطلقاً تمام مخلوقاتِ الٰہی سے افضل ہیں، ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل واصحاب پر، اور اُن پر جنہوں نے ان کی گفتار و کردار میں پیروی کی۔ اور تمام انبیا اور رسولوں پر اور اُن سب کے تمام آل واصحاب پر۔ اور اللہ کے سب نیک بندوں پر۔

حمد و صلاۃ کے بعد: میں اس رسالہ پر مطلع ہوا جو کجی والے کافروں، گمراہوں کے رَد میں ہے جسے عالم، فاضل، انسانِ کامل، علامہ، محقق فہامہ، مدقق حضرت جناب احمد رضا خاں نے تالیف کیا۔ اللہ اُس کا حال اور کام اچھا کرے۔ الٰہی! ایسا ہی کر۔

تو میں نے اُسے پایا کہ ان کج رووں، بے دینوں کے رَد میں شافی و کافی ہے جنہوں نے خود اللہ عزوجل اور رب العالمین کے رسول پر زیادتی کی، جو یہ چاہتے ہیں کہ اپنے مونہوں سے اللہ کا نور بجھادیں۔ اور اللہ نہ مانے گا مگر اپنے نور کا پورا کرنا۔ پڑے برا مانا کریں کافر۔

یہ لوگ وہ ہیں جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر کردی۔ اور یہ لوگ اپنی خواہش نفسانی کے

پیچھے ہیں۔ اور اللہ نے انہیں حق سے بہرا کر دیا۔ اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں۔ اور شیطان نے اُن کی نظروں میں اُن کے کام اچھے کر دکھائے۔ تو انہیں راہ احق سے روک دیا، کہ وہ ہدایت نہیں پاتے۔ اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس پلٹے پر پلٹا کھائیں گے۔

کیوں نہ ہو کہ یہ رسالہ صریح ومشہور وصحیح نصوص کے موافق ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے مؤلف کو اس بہترین امت سے نہایت کامل جزا عطا فرمائے۔ اور اُسے اور جتنے لوگ اُس کی پناہ میں ہیں انہیں اپنے پاس قرب بخشے۔ اور اُس سے سنّت کو قوت دے۔ اور بدعت کو ڈھائے۔ اور امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اُس کا نفع ہمیشہ رکھے۔ اے اللہ! ایسا ہی کر۔

اسے لکھا: اللہ عزوجل، خالقِ عالم کے محتاج، محمد بن محمد سوسی خیاری نے کہ علمِ شریف کا خادم ہے۔

محمد السوسی، الخیاری

ألكلم العُلُيةُ لمفتى الشّافعية (۱۳۲۴ھ)

صورة ما كتبه حائز العلوم النقلية. وفائز الفنون العقلية. الجامع بين شرَف النسب والحسب، وارث العلم والمجد أبًا عنْ أب. المحقق الألمعی والمدقق اللّوذعی. مفتی الشافعية بالمدينة المحميَّةِ، مولانا السيد الشريف احمد البرزنجی، عمّت فيوضه كلَّ رومی وزنجی۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی وجب له الكمال المطلق لذاته فی ذاته وصفاته. الذی يسبح له و يقدسه عن كل نقص مَن فی أرضه وسماواته. وتعالت حقيقته عن الشريك والنظير. فليس كمثله شئ وهو السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ. كلامه الأزلی هو الصدق وعين اليقين. وقوله الفصل والحق المبين. وأفضل الصلاة والتسليم وأكمل الرحمة والبركة والتكريم على سيدنا ومولانا محمدِ نِ الذی إصطفاه ربه على العالمين۔

وَاٰتاه علم الأولين والاٰخرين . وَأنزل عليه القراٰن المجيد لا يأتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه تنزيل من حكيم حميد. وخصه بالكمالات التى لا تستقصى وعلمه المَغِيْبَاتِ التى لا تُحصٰى .

فهو أفضل الخلق ذاتا وشمائل على الإطلاق . وأكملهم عقلاً وعلمًا وعملًا بلا شقاق. وختم به النبيين فلا رسول ولانبى بعده. وأبّد شريعته ولا تُنسخ حتى تقوم الساعة وينجزُ الله وعده. واٰله الطيبين الطاهرين. وأصحابه المؤيّدين بنصر الله على عدوهم حتى أصبحوا ظاهرين.

أمّا بعد: فيقول المحتاج إلىٰ عفوربه المنجى ،السيد أحمد إبن السيد إسمٰعيل الحسينى البرزنجى،مفتى السادة الشافعية فى مدينة خير البرية عليه أفضل الصلاة والتحية. إنّي قد وقفت أيها العلامة النحرير. والعلم الشهير، ذو التحقيق والتحرير. والتدقيق والتحبير ،عالم اهل السنة والجماعة ،جناب الشيخ احمدرضا خان البريلوى أدام الله توفيقه وإرتفاعه علىٰ خلاصة من كتابك المسمّٰى بالمعتمد المستند .

فوجدتها على أكمل الدرجات من حيث الإتقان والمنتقد. وقد أزلت بها الأذى عن طريق المسلمين ونصحت فيها لله ورسوله ولأئمة الدين . وأثبت فيها ببراهين الحق الصحيحة وإمتثلت فيها قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الدين النصيحة . فهى وإن كانت غنيّة عن الإطراء والتبجيل والثناء الجميل لكنى أحببت أن أجاريها فى رهانها . وأجلوعن بعض الوجوه فى مضمارتبيانها لكى أشارك صاحبها فيما أستوجبه من الحظ الجميل. والأجر المدّخر عندالله والثواب الجزيل.

فأقول: أما ما ذكر عن غلام احمد القاديانى من دعواه مما ثلة المسيح ودعواه الوحى إليه والنبوة وتفضيله على كثير من الأنبياء وغير ذٰلك من الأباطيل التى تمُجّها الأسماع. وينفر عنها مستقيم الطباع. فهو فى ذٰلك أخو مسيلمة الكذاب. وأحد الدجالين بالإرتياب. لا يقبل الله منه علمًا ولا عملًا

ولا قولًا ولا صرفًا ولا عدلًا .لأنه قد مرق عن دين الإسلام مروق السهم عن الرمية و كفر بالله ورسوله وأياته الجلية. فيجب على كل مؤمن يخشى الله وعذابه ويرجو رحمته وثوابه أن يتجنبه وأحزابه وأن يفرّ منه فراره من الأسد والمجذوم. لأن قربه داء سارٍ وبلاء جار وشوم .وكل من رضى بشئ من مقالاته الباطلة أو إستحسنه أو إتبعه عليها فهو كافر فى ضلال مبين.

أولئك حزب الشيطان. ألا إن حزب الشيطٰن هُمُ الْخٰسِرُوْنَ. لأنه قد علم بالضرورة من الدين.

ووقع الإجماع من أول الأمة إلى اٰخرها بين المسلمين على أن نبينا محمدًا صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خاتم النبيين واٰخرهم .لايجوز فى زمانه ولا بعده نبوة جديدة لأحد من البشر .وإن من إدَّعَىٰ ذٰلك فقد كفر.

وأمّا الفرقة المسمّاة بالأميرية والفرقة المسمّاة بالنذيرية والفرقة المسمّاة بالقاسمية وقولهم لو فُرِض فى زمنه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بل لو حَدَثَ بعده نبى جديد لم يُخل ذٰلك بخاتميته الخ فهو قول صريح فى تجويز نبوّة جديدة لأحد بعده ولا شك أن من جوز ذٰلك فهو كافر بإجماع علماء المسلمين.وهم عند الله من الخٰسرين.وعليهم وعلى مَن رضى بمقالتهم تلك أن لم يتوبوا غضبُ الله ولعنته إلى يوم الدين.

وأمّا الفرقة الوهابية الكذابية أتباع رشيد أحمد ألكنكوهى ألقائل بعدم تكفير من يقول بوقوع الكذب من الله بالفعل .تعالى الله عمّا يقولون علوًا كبيرًا فلاشك أيضًا أن من يقول بوقوع الكذب من الله تعالىٰ كافر معلوم كفره من الدين بالضرورة. ومن لا يكفره فهو شريكه فى الكفر,لأن القول بوقوع الكذب من الله تعالىٰ يؤدى إلى إبطال جميع الشرائع المنزّلة على نبينا صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وعلى من قبله من الأنبياء والمرسلين, لأن القول بذٰلك مستلزم لعدم الوثوق بشئ من الأخبار التى إشتملت عليها كتب الله المنزّلة فلا يتصور مع ذٰلك إيمان وتصديق جازم بشئ منها مع أن شرط الإيمان وصحته التصديق

الجازم بجميع ذلك .

قال الله تعالى :

﴿ قُولُوٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۔ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴾(۱)

ولأنّ الرسل كلهم أجمعين قد إتفقوا على صدقه سبحٰنه وتعالى فى جميع كلامه فحينئذ يكون القول بوقوع الكذب من الله تعالى تكذيبًا لجميع الرسل ولا شك فى كفر من يُكذبهم ولا يلزم فى ذٰلك دور بين تصديق الرسل لله تعالى وتصديق الله للرسل بالمعجزات. لأن التصديق بالمعجزات تصديق بالفعل وتصديق الرسل لله تعالى تصديق بالقول. فإنفكت الجهتان. كما وضّحه صاحب المواقف.

وأما إستناد هٰذه الفرقة الضالة فى تجويز الكذب على الله سبحٰنه وتعالى عما يقولون علوًا كبيرًا إلى تجويز بعض الأئمة الخلف فى وعيد الله للعصاة فهو إستناد باطل. لأن كل اٰية ونص شرعى مشتمل على وعيد لبعض العصاة إذا كان ذٰلك الوعيد فى تلك الاٰية أو النص مطلقًا فهو مقيد بمشية الله تعالى بلا ريب لقوله تعالى :

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ﴾(۲)

أما بالنظر إلى كلامه النفسى الأزلى فلأنه صفة واحدة فالقيد والمقيد فيها مجتمعان أزلا وأبدًا لا يفترقان .

وأما بالنظر للوحى المنزل. فالإطلاق والقيد يفترقان بحسب تعدد الاٰيات وإفتراقها . وكل مطلق فيها محمول على المقيد منها كما هى القاعدة الأصولية

---

(۱). اپ:۱،رکوع:۱۶۔

(۲). اپ:۵،رکوع:۱۵، اپ:۵،رکوع:۴

فكيف يتصور مع هذا لزوم القول بالكذب على الله جل شانه عند من يقول بجواز خلف الوعيد. ﴿وَاللهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا يَصِفُوْنَ﴾

وأما قول رشيد أحمد الكنكوهي المذكور في كتابه الذي سماه بالبراهين القاطعة إن هذه السعة في العلم ثبتت للشيطان وملك الموت بالنص وأي نص قطعي في سعة علم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم حتى ترد به النصوص جميعًا ويثبت شرك الخ فهو كفر من وجهين:

الوجه الأول: أنه صريح في أن إبليس واسع العلم دونه صلى الله تعالى عليه وسلم. وهذا إستخفاف صريح به صلى الله تعالى عليه وسلم.

والوجه الثاني: أنه جعل إثبات سعة العلم لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم شركا وقد نص أئمة المذاهب الأربعة على أن من إستخف برسول الله كافر وإن من جعل ما هو من الإيمان شركا و كفرًا كافر.

وأما قول أشرفعلي التانوي: إن صح الحكم على ذات النبي المقدسة بعلم المغيبات كما يقول به زيد. فالمسئول عنه أنه ماذا أراد بهذا أبعض الغيوب أم كلها؛ فإن أراد البعض فأي خصوصيته فيه لحضرة الرسالة؛ فإن مثل هذا العلم حاصل لزيد وعمرو، بل لكل صبي ومجنون، بل لجميع الحيوانات والبهائم الخ

فحكمه أيضا أنه كفر صريح بالإجماع. لأنه أشد إستخفافًا برسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من مقالة رشيد أحمد السابقة فيكون كفرًا بطريق الأولى وموجبًا لغضب الله ولعنته إلى يوم الدين.

فهم جديرون بقوله تعالى:

﴿قُلْ أَبِاللهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُوْلِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِؤُوْنَ. لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ﴾(۱)

هذا حكم هؤلاء الفرق والأشخاص إن ثبتت عنهم هذه المقالات الشنيعة.

---

(۱) ۔اپ:۱۰ ،التوبة: ركوع:۱۳

فنسأل الله الحنان المنان. أن يثبتنا على الإيمان. والتمسك بسنّة سيد ولد عدنان. وأن يحفظنا من نزغات الشيطان. ووساوس النفوس وأوهامها الباطلة مَدَى الأزمان. وأن يجعل ماؤنا في فسيح الجنان. وصلى الله تعالى وسلم وبارك على سيدنا محمد سيد الإنس والجان. والحمد لله رب العلمين.

أمر بكتابته: المحتاج إلى عفو ربه المنجى. السيد أحمد ابن السيد اسمعيل الحسيني البرزنجي، مفتي السادة الشافعية بمدينة خير البرية. عليه أفضل الصلاة والتحية.

السيد أحمد البرزنجي

برکات مدنیہ از عمدۂ شافعیہ (۱۳۲۵ھ)

تقریظ جامع علوم نقلیہ واصل فنون عقلیہ، جامع شرافت حسب ونسب، آباؤ اجداد سے وارثِ علم وشرف، محقق صاحبِ ذہن نقاد، مدقق تیز ذہن، مدینہ طیبہ میں شافعیہ کے مُفتی، مولانا سید شریف احمد برزنجی، اُن کا فیض ہر سیاہ وسفید کو شامل ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اس خدا کو جسے اپنی ذات سے ہر کمالِ ذاتی وصفاتی لازم ہے وہ جس کی تسبیح کرتا اور ہر نقص سے اُس کی پاکی بولتا ہے جو کچھ کہ اُس کی زمین اور آسمانوں میں ہے۔ اور اُس کی ذات شریک ومشابہ سے بلند وبالا ہے تو کوئی چیز اس جیسی نہیں۔ وہی ہے سنتا اور دیکھتا اور اس کا کلام قدیم سچ اور خالص یقین ہے اور اس کا قول حق وباطل میں فیصلہ فرمادینے والا اور صریح حق ہے۔

اور سب سے بہتر درود وسلام اور سب سے کامل تر رحمت وبرکت وتعظیم ہمارے سردار ومولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جن کو اُن کے رب نے تمام جہان سے چن لیا اور اُن کو سب اگلوں پچھلوں کا علم عطا فرمایا اور اُن پر قرآن عظیم اُتارا جس کی طرف باطل کو راہ نہیں نہ آگے سے، نہ

پیچھے سے، حکمت والے سراہے گئے کا اتارا ہوا، اور انہیں ایسے کمالات کے ساتھ خاص کیا جن کا احاطہ نہیں ہوسکتا۔ اور انہیں اتنے غیبوں کے علم دیئے جن کا شمار نہیں۔ تو وہ مطلقا تمام جہان سے افضل ہیں ذات میں بھی، صفات میں بھی۔ اور عقل و علم و عمل میں بلا خلاف تمام جہان سے کامل تر ہیں۔ اور اُن پر انبیا کو ختم فرمادیا۔ پس نہ اُن کے بعد کوئی رسول ہے۔ نہ نبی۔ اور ان کی شریعت کو ابدی کیا۔ تو قیامِ قیامت تک منسوخ نہ ہوگی۔ اور اللہ اپنا وعدہ پورا کرے گا۔ اور ان کی ستھری پاکیزہ آل اور اُن کے اصحاب پر کہ مدد الٰہی نے دشمنوں پر جن کی تائید فرمائی، یہاں تک کہ وہی غالب ہوئے۔

حمد وصلاۃ کے بعد: کہتا ہے: وہ جو اپنے رب نجات دہندہ کے عفو کی طرف محتاج ہے سید احمد بن سید اسماعیل حسینی برزنجی کہ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مدینہ طیبہ میں شافعیہ کا مفتی ہے۔ اے علامہ کمال، ماہر، مشہور و مشتہر، صاحب تحقیق و تنقیح و تدقیق و تزیین، عالم اہل سنت و جماعت حضرت احمد رضا خان بریلوی، اللہ تعالیٰ اُس کی توفیق اور بلندی ہمیشہ رکھے۔

میں آپ کی کتاب "المعتمد المستند" کے خلاصہ پر واقف ہوا۔ تو میں نے اُسے مضبوطی اور پرکھ کے اعلیٰ درجے پر پایا۔ اس کے سبب آپ نے مسلمانوں کی راہ سے ہر تکلیف دہ چیز ہٹادی۔ اور اس میں آپ نے اللہ اور رسول اور ائمۂ دین کی خیر خواہی کی۔ اور آپ نے اس میں حق کی ٹھیک دلیلوں سے ثبوت دیا۔ اور اُس میں آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی تعمیل کی، کہ دین خیر خواہی ہے۔ تو آپ کی تحریر اگرچہ مداحی اور تعظیم اور اچھی تعریف سے بے نیاز ہے، مگر مجھے پسند آیا کہ اُس کی جولان گاہ میں میں بھی اس کا ساتھ دوں۔ اور اُس کے بیان روشن کے میدان میں بعض اور وجوہ ظاہر کروں، تاکہ میں مصنف رسالہ کا شریک ہوجاؤں اُس اچھے حصہ میں جو اس نے اپنے لیے واجب کرلیا، اور اُس اجر اور عمدہ ثواب میں جو اللہ عزوجل کے پاس ذخیرہ ہے۔

تو میں کہتا ہوں: وہ جو غلام احمد قادیانی کے اقوال ذکر کیے کہ مثیل مسیح ہونے اور اپنی طرف وحی آنے اور نبی ہونے اور بہتیرے انبیا سے اپنے افضل ہونے کا دعوٰی کرتا ہے اور اس کے سوا اور باطل باتیں جنہیں سنتے ہی کان پھینک دیں اور راستی والی طبیعتیں اُن سے نفرت کریں، تو وہ ان باتوں میں مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے اور بلاشبہ دجالوں میں کا ایک ہے۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کا علم قبول

کرے نہ عمل، نہ کوئی قول، نہ فرض، نہ نفل۔ اس لیے کہ وہ دین اسلام سے نکل گیا جیسے تیر نکل جاتا ہے نشانے سے۔ اور اللہ اور اس کے رسول اور اُس کی روشن آیتوں کے ساتھ کفر کیا۔

تو واجب ہے ہر مسلمان پر جو اللہ اور اس کے عذاب سے ڈرے اور اس کی رحمت اور ثواب کا امیدوار ہو کہ اُس سے اور اُس کے گروہ سے پرہیز کرے۔ اور اُس سے ایسا بھاگے جیسا شیر اور جذامی سے بھاگتا ہے۔ اس واسطے کہ اُس کے پاس پھٹکنا سرایت کر جانے والا مرض اور چلتی ہوئی بلا و نحوست ہے۔ اور جو کوئی اس کی باطل باتوں میں سے کسی بات پر راضی ہو، یا اُسے اچھا جانے یا اُس میں اُس کی پیروی کرے تو وہ بھی کافر، کھلی گمراہی میں ہے۔ یہی لوگ شیطان کے گروہ ہیں۔ شیطان ہی کے گروہ زیاں کار ہیں۔ اس لیے کہ دین سے بالضرورۃ متیقن ہے۔

اور تمام امت اسلام کا اول سے آخر تک اجماع ہے کہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب انبیا کے خاتم اور سب پیغمبروں سے پچھلے ہیں۔ نہ اُن کے زمانہ میں کسی شخص کے لیے نئی نبوت ممکن، نہ اُن کے بعد۔ اور جو اس کا ادعا کرے وہ بے شبہہ کافر ہے۔

اور رہے امیر احمد اور نذیر حسین اور قاسم نانوتوی کے فرقے اور اُن کا کہنا کہ ''اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں کوئی نبی فرض کیا جائے بلکہ اگر حضور کے بعد کوئی نبی پیدا ہو تو اس سے خاتمیت محمدیہ میں کوئی فرق نہ آئے گا'' الخ۔

تو اس قول سے صاف ظاہر ہے کہ یہ لوگ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوتِ جدیدہ ملنی جائز مان رہے ہیں۔ اور کچھ شک نہیں کہ جو اسے جائز مانے وہ باجماعِ علمائے امت کافر ہے، اور اللہ کے نزدیک زیاں کار۔ اور ان لوگوں پر اور جو ان کی اس بات پر راضی ہو اُس پر اللہ کا غضب، اور اُس کی لعنت ہے۔ قیامت تک اگر تائب نہ ہوں۔

اور وہ جو طائفہ وہابیہ کذابیہ رشید احمد گنگوہی کا پیرو ہے جس کا قول ہے کہ ''اللہ تعالیٰ سے وقوع کذب بالفعل ماننے والے کو کافر نہ کہنا چاہیے''۔ اللہ نہایت بلند ہے اُن کی باتوں سے۔

تو کوئی شبہہ نہیں کہ جو باری تعالیٰ سے وقوع کذب بالفعل مانے کافر ہے۔ اور اُس کا کفر دین کی اُن بدیہی باتوں سے ہے جو خاص و عام کسی پر مخفی نہیں۔ اور جو اُسے کافر نہ کہے وہ کفر میں اُس کا شریک ہے، کہ اللہ عزوجل سے وقوع کذب ماننا اُن سب شریعتوں کے ابطال کا باعث ہوگا جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن سے اگلے انبیا و مرسلین پر اتاری گئیں، کہ اس سے لازم آئے گا کہ

مشتمل ہیں۔ اور اس حالت میں دین کی کسی خبر پر اعتبار نہ کیا جائے جن پر اللہ کی اتاری ہوئی کتابیں مشتمل ہیں۔ اور اس حالت میں نہ ایمان معقول، نہ ان میں کسی کی یقینی تصدیق متصور۔ حالاں کہ ایمان اور صحتِ ایمان کی شرط یہی ہے کہ پورے یقین کے ساتھ ان خبروں کی تصدیق کی جائے۔

اللہ عزوجل اپنے بندوں سے فرماتا ہے:

یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اتارا گیا۔ اور جو اُتارا گیا ابراہیم واسمٰعیل واسحٰق ویعقوب اور بنی اسرائیل کی شاخوں کی طرف۔ اور اُس پر جو کچھ عطا کیے گئے موسیٰ اور عیسیٰ اور جو کچھ اور نبی اپنے رب کے پاس سے دیئے گئے ہم ان میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے۔ اور ہم اُس کے حضور گردن رکھے ہوئے ہیں۔ تو یہ یہود ونصاریٰ وغیرہم تمہارے مخالفین اگر اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم لائے۔ جب تو راہ پا گئے۔ اور اگر منھ پھیریں، تو وہ بڑے جھگڑالو ہیں۔ تو اے نبی! قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے اُن کے شر سے کفایت کرے گا۔ اور وہی ہے سننے اور جاننے والا۔

اور اس لیے کہ تمام انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کا اتفاق ہے کہ اللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اپنے جمیع کلام میں سچا ہے۔ تو حق سبحٰنہ وتعالیٰ سے وقوع کذب ماننا اللہ تعالیٰ کے تمام رسولوں کی تکذیب ہوگا۔ اور انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کے جھٹلانے والے کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ اور اس میں اس بنا پر کہ رسولوں نے اللہ تعالیٰ کی تصدیق کی اور اللہ عزوجل نے معجزات عطا فرما کر ان کی تصدیق فرمائی کسی شئ کا اپنے نفس پر موقوف ہونا لازم نہ آئے گا۔ اس لیے کہ اللہ عزوجل نے جو انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی تصدیق معجزات سے فرمائی وہ ایک فعل کے ساتھ تصدیق ہے۔ (کہ اظہار معجزہ فعلِ الٰہی ہے) اور رسولوں کا اللہ عزوجل کی تصدیق کرنا قول سے ہے، تو جہتیں جدا ہوگئیں۔ جیسا کہ صاحبِ مواقف نے اس کی توضیح کی۔ اور وہ جو اس گمراہ فرقے نے مسئلہ امکان کذب میں جس سے اللہ پاک وبرتر اور بہت بلند ہے، اس کی سند لی ہے کہ بعض ائمہ جائز رکھتے ہیں کہ گنہ گار کو بخش دے اور عذاب نہ کرے۔ ان کی یہ سند باطل ہے۔ اس لیے کہ ہر آیت یا نص شرعی کہ بعض گناہ گاروں کے لیے کسی وعید پر مشتمل ہو اگر وہ وعید اُس آیت یا نص میں بظاہر مطلق بھی چھوڑی گئی ہو تو بلاشبہ وہ حقیقۃً مشیّتِ الٰہی کے ساتھ مقید ہے۔

کہ اللہ عزوجل خود فرماتا ہے:

بے شک اللہ تعالیٰ کفر کو نہیں بخشتا اور اس کے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے گا بخش دے گا۔ اگر اللہ عزوجل کے کلام نفسی قدیم کی طرف دیکھو تو وہاں تو اِس مطلق کا مقید ہونا یوں ظاہر ہے کہ وہ ایک صفت بسیط ہے۔ تو اُس میں قید و مقید ازل تا ابد ہمیشہ مجتمع ہیں جن میں کبھی جدائی نہیں۔ اور اگر اُس اُتاری ہوئی وحی کی طرف نظر کرو تو اس میں از آنجا کہ آیات متعدد وجدا جدا ہیں قید و اطلاق الگ الگ ہوں گے۔ مگر اُن میں جو مطلق ہے مقید پر محمول ہے۔ جیسا کہ اصول کا قاعدہ ہے۔

ان وجوہ کے ہوتے ہوئے کس طرح متصور ہو سکتا ہے کہ اللہ عزوجل کے کذب کا قول، خلف وعید جائز ماننے والوں پر لازم آئے۔ اور اللہ عزوجل سے مدد مطلوب ہے ان لوگوں کی باتوں پر۔

اور وہ جو رشید احمد گنگوہی نے اپنی کتاب براہین قاطعہ میں لکھا ہے کہ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعتِ علم کی کون سی نصّ قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رَد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

تو رشید احمد مذکور کا یہ کہنا دو وجہ سے کفر ہے: ایک یہ کہ اس میں اس کی تصریح ہے کہ ابلیس کا علم وسیع ہے نہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا۔ اور یہ صاف صاف حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان گھٹانا ہے۔

دوسرے یہ کہ اُس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کی وسعت ماننے کو شرک ٹھہرایا۔ اور چاروں مذہب کے اماموں نے تصریحات فرمائی ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس گھٹانے والا کافر ہے۔ اور یہ کہ جو کوئی ایمان کی کسی بات کو شرک و کفر ٹھہرائے وہ کافر ہے۔

اور وہ جو اشرف علی تھانوی نے کہا: کہ آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کُل غیب۔ اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے؟ ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے حاصل ہے۔

تو اس کا حکم بھی یہی ہے کہ کھلا ہوا کفر ہے بالاتفاق۔ اس لیے کہ اس میں رشید احمد کے اُس قول سے بھی زیادہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص شان ہے، تو بدرجۂ اولی کفر ہوگا۔ اور قیامت تک اللہ تعالیٰ کے غضب اور لعنت کا موجب۔

تو یہ لوگ اس آیۂ کریمہ کے سزاوار ہیں کہ اے نبی! ان سے فرمادے: کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اُس کے رسول کے ساتھ ٹھٹھا کرتے تھے۔ بہانے نہ بناؤ تم کافر ہوچکے اپنے ایمان کے بعد۔

یہ حکم ہے ان فرقوں اور ان شخصوں کا اگر ان سے یہ شنیع باتیں ثابت ہوں، تو اللہ بڑے رحم والے، بڑے احسان والے سے ہم سوال کرتے ہیں کہ ہمیں ایمان پر قائم رکھے۔ اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کا دامن ہمارے ہاتھ سے کبھی نہ چھڑائے۔ اور شیطان کے جھٹکوں اور نفس کے وسوسوں اور اُس کے باطل وہموں سے ہمیں ہمیشہ محفوظ رکھے۔ اور ہمارا ٹھکانہ وسیع جنت میں کرے۔

اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، سرورانس وجان پر درود بھیجے۔ اور سب خوبیاں خدا کو جو سارے جہان کا مالک ہے۔

اس کے لکھنے کا حکم دیا اس نے جو اپنے رب نجات دہندہ کے عفو کا محتاج ہے۔ سید احمد ابن سید اسمٰعیل حسینی برزنجی جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مدینہ شریف میں شافعیہ کا مفتی ہے۔

السید احمد البرزنجی

صورة مارقمه الفاضل الشهير، من هو فى بلاد الفهم كأمير. ولسلطان العلم مثل وزير، مولانا، الشيخ محمد العزيز الوزير المالكى، المغربى، الأندلسى(۱)، المدنى، التونسى(۲) حفظه الله تعالىٰ عن كل ما يسئ

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمدلله المنعوت بصفات الكمال. ألواجبُ تقديسه وتنزيهه عما لايليق فى الإعتقاد والمقال. والصلاة والسلام على نبيّه ومصطفاه. وحبيبه وخيرته من خلقه ومجتباه. المبرّء من كل ما يشين. المستوجب من تنقصه كل هوان ثُمّ

(۱). أنْدُلس بفتح الهمزة، وبضم الدال واللام.

(۲). تُونِس: بالضم و كسرِ النون: قاعدة بلادِ افريقية. ق. جلد:۸، صفحه:۲۱۸. ۱۲

عذاب مهين. وعلى آله وصحبه هداة الأنام. الناقلين من دينه القويم ما تندفع به النزعات وتُرَّهات الأوهام، وكل ذٰلك من معجزاته على ممر الدهور والأعوام.

أما بعد: فقد طالعت ما حرر في هاته الرسالة السنيّة. من فضائح هاته الفرق وضلالاتهم الإبليسية. وقضيت من ذٰلك العجب. كيف زخرف لهم الشيطان ما أراد وبلغ منهم الأرب. وإختلق لهم أنواعا من الكفر فهم فيها يعمهون. وتفننوا في سلوكها فهم من كل حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ. حتى إعتدوا على جانب الرب الكريم. وسلكوا مسلكًا خبيثًا. ومن أصدق من الله حديثًا.

وتجرّؤا على خاتم رسله المنتخب من صميم الصميم. المنزل عليه ﴿وَإِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ﴾(۱) وما سُطِرَ بعدها من الفتاوى والأجوبة المرضية المجتثّة لتلك الأباطيل من أصلها. الطاعنة بسنانِ الحق ورِماح الفصل في أعناقها ونحرها. فذهبت هباء منثورًا لا يذكر. وإنّي لِظَلام الدّيجور بقاء مع الصبح المنير الأبهر. سيما مانقّحه وهذّبه صاحب الراية العلمية، حامل لواء مذهب إبن ادريس بالديار الطيبة الزكّية، مفتى الأنام، قدوة العلماء الأعلام، الآتي من البراعة والبلاغة في كل منزع لطيف. شيخنا وأستاذنا سيدأحمد ألبرزنجي الشريف. جزى الله جميعهم خير الجزاء. ومنحهم بره الجزيل الأوفى. فلم يبق لمثلى مقال. وإني لاأذكر مع الرجال. وهل يذكر مع الصقر الفَراش. أويقاس مرأى الفرَس بنظر الخُفّاش. لكن خشيت من عدم الإجابة لهٰذا الشان. وإن كنت بعيد الشأو عن فرسان هٰذا الميدان.

ورجوت أن تنالني مع هٰؤلاء الفحول بهم صبابة. وأفوز بالقدح(۲) المعلّى في زمرة تلك العصابة وأنتظم في سلك من إنتضئ سيفه نصرة للدين. والله يهدى للحق وبه أستعين.

---

(۱). اپ:۲۹، ع:۳]

(۲). لَهُ الْقِدْحُ الْمُعَلّٰى: الحظُّ الأوفَرُ ۱۲ ن

فأقول: مُقتفیا سبیل شیحنا المذکور. ضاعف الله للجمیع الأجور. فیما نقّحه من التحریر والتاصیل. وهذّبه من التفریع والتفصیل. إن إنطباق الکلیات علی الجزئیات وإدخال هؤلاء الفرق تحت قواعد الشریعة المطهرة وتنزیل الأحکام بمقتضاها.

قد حرره سادتنا بالأجوبة المذکورة بما لا مزید علیه ولا إرتیاب ولا شك فیه وإنما القصد جلب (١) بعض نصوص توجب الإعتضاد. وتحکم أساس البُنیان والله ولی الإرشاد.

قال عیاض من إدعّٰی الوحی إلیه أوا لنبوة وما أشبه ذٰلك فهو کافر حلال الدم. (٢)

قال ابن القاسم: فیمن تنبّأ وزعم أنه یوحی إلیه أنه کالمرتد دعا إلی ذٰلك سرًا أوجهرًا. وإستظهر إبن رشید وإرتضاه أبو المودة خلیل فی توضیحه أنه یقتل دون إستتابة حیث أسرّ لا ما إذا جهر.

وقال: فی المختصر عطفا علی ما یوجب الردة أوأعلن بتکذیبه أوتنبأ إلا أن

---

(١). جَلَبًا وَجَلَبًا (ض،ن). جَلَبًا وجَلُبًا (ن) الشئ: ساقَهٗ من موضعٍ إلی اٰخر. ١٢ ان

(٢). قد تقدم مرارًا أن الأئمة ذکروا هٰذه الأحکام لسلطان الإسلام أید الله نصره فإن قتل أحدٍ أو إجراء الحد علیه إنما هو له وإلیه وعلی العلماء اظهار مکائدهم وإبطال عقائدهم ورد مفاسدهم وعلی العوام الفِرار منهم والإحتراز عن مخالطتهم وسماع مغالطتهم والله الموفق. اھ مصححه.

ترجمہ: بارہا گزر چکا کہ ائمہ نے یہ احکام سلطانِ اسلام کے لیے ذکر فرمائے ہیں اللہ تعالیٰ اس کی مدد کو قوت دے اس لیے کہ کسی کو قتل کرنا یا اس پر حد جاری کرنا خاص بادشاہی کے لیے ہے اور اسی کو اس کا اختیار ہے۔ علما پر یہ لازم ہے کہ ان کے مکر کھولیں ان کے عقائد کا رد کریں اس کے فسادوں کو دور فرمائیں اور عوام پر یہ لازم ہے کہ ان سے بھاگیں ان سے میل جول نہ کریں ان کی دھوکے والی باتیں نہ سنیں اور اللہ توفیق دینے والا ہے۔ ١٢ مصحح

يسر على الأظهر. وحكم من سب عياذًا بالله الجناب النبوى الرفيع أوعابه أو ألحق به نقصًا فى نفسه أونسبه أودينه أوشبّهه على طريق السب والإزراء عليه والتصغير لشانه والعيب له فهو ساب له، حكمه القتل.

قال ابوبكر بن المنذر: أجمع عوام أهل العلم على أن حكم الساب لمن ذكر يقتل(۱) وممن قال بذلك مالك والليث واحمد واسحق وهو مذهب الشافعى.

وقال محمد بن سُحنُون: أجمع العلماء أن الشاتم المتنقّص لمن ذكر كافر والوعيد جار عليه بعذاب الله وحكمه عند الأمّة القتل. ومن شك فى كفره وعذابه كفر.

والنصوص عن مالك من رواية إبن القاسم وأبى مصعب وإبن أبى أويس ومطرف وغيرهم مشحونة بها أمهات كتب المذهب ككتاب إبن سحنون والمبسوط والعتبية وكتاب محمد بن الموّاز وغيرها بأن حكم من شتم أوعاب أو تنقص القتل مسلمًا كان أو كافرًا ولا يستتاب.

ونص عياض أن مما يلحق فى الحكم بمن ذكر أن ينفى ما يجب له مما هو فى حقه نقيصه مثل أن يغض من مرتبته أو شرف نسبه أو وفور علمه أو زهده فحكم هذا الوجه كالأول القتل (۲)دون تَلَعْثُمٍ.

ثم قال: إعلم أن مشهور مذهب مالك فى الساب وقول السلف وجمهور العلماء قتله حدًا لا كفرًا إن ظهر التوبة.

ولهذا لا تقبل توبته ولا تنفعه إستقالته وفَيْئَته كانت توبته قبل القدرة عليه أوبعدها.

قال القابسى: يقتل بالسب إن أظهر التوبة لأنه حد ومثله لإبن أبى زيد.

---

(۱) هذا كله لسلطان الإسلام أيد الله نصرة كما تقدم مرارًا. اه

ترجمہ: یہ سب سلطانِ اسلام کے لیے ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد قوی کرے جیسا کہ بارہا گزرا۔

(۲) هذا كله لسلطان الإسلام أيد الله نصرة كما تقدم مرارًا. اه

ترجمہ: یہ سب سلطانِ اسلام کے لیے ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد قوی کرے جیسا کہ بارہا گزرا۔

وقال إبن سُحنون لا تزيل توبته عنه القتل۔

وأما ما بينه وبين الله فتوبته تنفعه۔

وعلّله عياض: بأنه حق للنبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ولأمته بسببه لا تسقطه التوبة كسائر حقوق الأدميين۔

وجمع ذٰلك العلامة خليل فی قوله: وإن سب نبيًا أو ملكًا أو عرّض أولعن أو عاب أو قذف أو إستخف بحقه أوألحق به نقصًا أو غضّ من مرتبته أو وفور علمه أو زهده أو أضاف له ما لا يجوز عليه أونسب إليه ما لا يليق بمنصبه على طريق الذم قُتِلَ ولم يُستتب حدًا۔

قال شُرّاحه: إن تاب أوأنكر و إلا قتل كفرًا۔

وقال عياض: فی عِداد ماهو من المقالات كفر أن منها من جوز على الأنبياء الكذب فيما أتَوا به إدعىٰ فی ذٰلك المصلحة بزعمه أم لا فهو كافر بإجماع۔

و كذٰلك من إدعّٰى نبوة أحد مع نبينا صلی الله تعالیٰ عليه وسلم أو بعده أو إدعىٰ النبوة لنفسه أوجوز إكتسابها۔

قال خليل: أو إدّعىٰ شِركًا مع نبوته عليه الصلاة والسلام أوبعده أوجوز إكتسابها۔ و كذٰلك من إدعىٰ أنه يوحى إليه وإن لم يدّع النبوة۔

قال: فهٰؤلاء كفار مكذبون للنبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم لأنه أخبر أنه خاتم النبيين۔ وإنه أرسل كافة للناس۔

وأجمعت الأمة على أن هٰذا الكلام على ظاهره و إن مفهومه المراد منه دون تاويل ولا تخصيص فلا شك فی كفر هٰؤلاء الطوائف كلها قطعًا إجماعًا وسمعًا۔

قال سيدی إبراهيم اللقانی:

وخصّ خير الخلق أن قد تمّما به الجميع ربنا وعمّما

---

(١). پ:٩، ركوع:١٣۔

(٢). طَلَعَ عليه واِطَّلَعَ عليه وَأطلَعَ عليه بمعنی واحدٍ۔ (٣) پ:٢٩، ركوع:١٢۔

(٤). رَجُلُ سُوءٍ بالفتح: أی يَعمَلُ عَمَلَ سُوءٍ۔

بعثته فشرعه لا ينسخ بغيره حتى الزمان يُنسخ

و كذلك نقطع بتكفير كل من قال قولا يُتوصل به إلى تضليل الأمة وإبطال الشريعة بأسرها و كذلك نقطع بتكفير من فضّل أحدًا على الأنبياء.

قال مالك: فى كتاب ابن حبيب وابن سحنون وقال ابن القاسم وابن الماجشون وابن عبد الحكم واصبغ وسحنون فيمن شتم أحدًامنهم أو إنتقصه قتل. (١) ولم يستتب.

وقال عياض: بعد تحرير عقود الأنبياء فى التوحيد والإيمان والوحى وعصمتهم فى ذلك فأما ما عدا ذلك من عقود قلوبهم فجماعها أنها مملوءة علما ويقينًا على الجملة وإنها قد إحتوت على المعرفة والعلم بأمور الدين والدنيا ما لاشئ فوقه.

وقال أيضًا: ومن معجزاته صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ما إطّلع عليه من الغيب وما يكون وذلك بحر لايُدرك قعرّه ولاينزف غمره من جملة معجزاته المعلومة على القطع الواصل إلينا خبرها على التواتر. وهٰذا لا يُنافى الأيات الدالة على أنه لا يعلم الغيب إلا الله وَلَوْ كُنتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ. (١) فإن المنفى عِلمُه من غير واسطة.

وأمّا إطلاعه (٢) عليه بإعلام الله له فأمر متحقق. فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا

(١). هٰذا كله لسلطان الإسلام أيد الله نصرة كما تقدم (١). أى قتله سلطان الإسلام أيد الله نصره ولم يعرض عليه التوبة وإن تاب لم يسمع وامضى حكمه فيه لأن قتله حدٌّ والحد لايسقط بالتوبة والحدود لا يتولاها إلا السلطان كما نصوا عليه. اه

ترجمہ: یعنی سلطانِ اسلام نصرہ اللہ تعالیٰ اُسے قتل کرے اور اس سے توبہ کو نہ کہے اور وہ توبہ کرلے تو نہ سنے اور اپنا حکم اس میں جاری کرے اس لیے کہ اس کا قتل تو بطور حد ہے اور حد توبہ سے ساقط نہیں ہوتی اور حد جاری کرنے کا اختیار صرف سلطان کو ہے جیسا کہ علما نے تصریح فرمائی۔

(٢)۔ [پ:٩، رکوع:١٣]

(٣) طَلَعَ عليه واطَّلَعَ عليه وَأَطْلَعَ عليه بمعنى واحد

إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ. (۱)

وقال العضد: فی عقائده ولا یجوز علی الله الجهل والکذب.

قال الدوانی: والوجه فی دفع الإستناد إلی جواز الخلف فی الوعید أن آیات الوعید مشروطة بشروط معلومة من الآیات الأُخر والأحادیث. منها الإصرار وعدم التوبة وعدم العفو فیکون فی قوة الشرطیّة فکأنه قیل العاصی إذا أصر ولم یتب ولم یعف عنه بالشفاعة وغیرها یکون معاقبًا فعدم عقابه لعدم تحقق واحد من تلک الشرائط لا یستلزم کذبًا. أو یقال المراد إنشاء الوعید والتهدید لا حقیقة الإخبار فلا کذب.

ونقل عیاض: عن إبن حبیب وأصبَغ بن خلیل أثناء نازلة تتضمن الوقوع والعیاذ بالله فی الجناب الإلٰهی ما نصه أیُشتم رب عبدناه؛ ثم لا ننتصر له إنا إذًا لعبیدُسوءٍ. (۲) وما نحن له بعابدین.

وذکر الأنشریشی فی معیاره: حکی إبن أبی زید أن الرشید سأل مالکًا عن رجل شتم وذکر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم. وإن فقهاء العراق أفتوه بجلده. فغضب مالک. وقال: یا أمیر المومنین! مابقاء الأمة بعد نبیها؛ من شتم الأنبیاء قُتِل. ومن شتم الصحابة ضُرب. والله یمن بحسن الإتباع. ویحفظنا من الزیغ والزلل وسوء الإبتداع.

ونرجو من فضل الله ووعده. النجاة من الوعید بعدله. بجاه المشفع یوم العرض والقیام. خاتم الأنبیاء والرسل علیه وعلیهم أفضل الصلاة والسلام وعلی آله وصحبه الهادین المهدیین ومن إقتفی أثرهم إلی یوم الدین.

رقمه حلیف العجز والتقصیر. المفتقر لعفو ربه القدیر. عبده محمد العزیز الوزیر الأندلسی أصلاً والتونسی مولدًا ومنشأً والمدنی قرارًا. ثم بفضل الله مدفنا. تحریرًا فی ۵. ثانی ربیعین سنہ ۱۳۲۴ھ

---

(۱). [پ:۲۹، رکوع:۱۲]

(۲). رَجُلُ سَوْءٍ بالفتح: ای یَعْمَلُ عَمَلَ سُوْءٍ.

تقریظ فاضل نامور جو کشور فہم میں مثل حاکم ہیں۔ اور سلطان علم کے لیے بجائے وزیر، مولانا حضرت محمد عزیز وزیر مالکی، مغربی، اندلسی، مدنی، تونسی۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہر بدی سے محفوظ رکھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد اس خدا کو جو صفات کمال کے ساتھ موصوف ہے۔ دل کے اعتقاد اور زبان کے قول میں ہر ناسزا بات سے اُس کی شان کو منزہ جاننا اور پاکی بولنا فرض ہے۔ اور اللہ تعالیٰ درود بھیجے اپنے نبی اور اپنے چنے ہوئے اور اپنے پیارے اور تمام مخلوق میں سے اپنے پسندیدہ اور اپنے برگزیدہ پر جو ہر عیب سے منزّہ ہیں۔ جو ان کی تنقیص شان کرے دنیا میں ہر خواری اور آخرت میں ذلّت دینے والے عذاب کا مستحق ہے۔ اور اُن کے آل واصحاب رہنمایانِ خلق پر کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دینِ صحیح سے اُن باتوں کی روایت کرنے والے ہیں جن سے شیطانی جھگڑے اور وہموں کی بناوٹیں دفع ہوجائیں۔ یہ سب حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزوں سے ہیں کہ زمانوں اور برسوں کے گزرنے تک رہیں گے۔

حمد وصلاۃ کے بعد: جو کچھ اس رسالۂ پرنور میں اُن فرقوں کی رسوائیاں اور اُن کی شیطانی گمراہیاں لکھی ہیں میں نے دیکھیں۔ مجھے اس سے سخت ہی اچنبا ہوا کہ شیطان نے اپنی خواہشوں کو ان کے سامنے کیسا کچھ آراستہ کیا۔ اور اُن میں اپنی مراد کو پہونچ گیا۔ اور طرح طرح کے کفران کے لیے گڑھے۔ تو وہ اُن میں اندھے ہو رہے ہیں۔ اور وہ اُن کفروں کی راہ میں قسم قسم کے ہو گئے۔ تو وہ ہر اونچی طرف سے ڈھال کی طرف ڈھلک رہے ہیں۔ یہاں تک کہ خود ربِ کریم کی بارگاہ میں حملہ کر بیٹھے۔ اور نہایت گندی راہ چلے۔ اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی ہے۔ اور اُن پر جرأت کی جو سب رسولوں کے خاتم اور خالص در خالص سے چنے ہوئے ہیں۔ جن پر یہ خطاب اترا کہ بے شک تم عظیم خلق پر ہو۔

نیز میں نے وہ فتاوٰی اور پسندیدہ جواب دیکھے جو اُس رسالہ کے اخیر میں لکھے گئے۔ جنہوں نے اُن باطل اقوال کو جڑ سے اُکھیڑ کر پھینک دیا۔ اور حق کے بھالے اور ٹھیک فیصلے کے نیزے اُن باطل باتوں کی گردنوں اور سینوں پر مارے، کہ وہ تباہ و برباد گئیں۔ جن کا نام، نشان نہ رہا۔ اور

اندھیری رات کی تاریکی صبح روشن درخشندہ کے سامنے کہاں ٹھہر سکتی ہے۔ خصوصاً وہ تحریر جسے مہذب و منقح کیا علم کے نشان بردار، پاکیزہ، ستھرے، شہروں میں مذہب امام شافعی کے علم بردار، مفتی جہاں، پیشوائے علمائے مشاہیر نے جو متحیر کردینے والے کمال اور رسائی کلام میں ہر پاکیزہ مقصد کو پہونچے، ہمارے شیخ اور استاد سید احمد برزنجی شریف، اللہ تعالیٰ اُن سب کو سب سے بہتر جزا عطا فرمائے۔ اور انہیں اپنا احسانِ کثیر نہایت کامل بخشے۔

تو اب مجھ جیسے کے لیے کیا کہنے کے لیے رہ گیا ہے؟ کہ مردانِ میدان میں میرا شمار نہیں۔ اور کیا باز کے ساتھ پتنگا ذکر کیا جائے گا، یا گھوڑے کی صورت چمگادڑ کی نظر سے قیاس کی جائے گی۔ مگر مجھے اس معاملہ میں جواب نہ دینے سے خوف آیا اگرچہ میں اس میدان کے سواروں کی تیز گامی سے دور ہوں۔ اور میں نے امید کی کہ ان مردانِ میدان کے ساتھ مجھے بھی بچا ہوا پانی پہونچے۔ اور اس جماعت کے گروہ میں سبقت کا بڑا حصہ پاؤں۔ اور ان لوگوں کی لڑی میں گندھوں جنہوں نے دین کی مدد کو اپنی تلوار کھینچی۔

اور اللہ حق کی راہ دکھاتا ہے۔ اور میں اسی سے مدد چاہتا ہوں۔

تو اپنے استاد مذکور کی پیروی راہ کرتا ہوا کہتا ہوں اللہ تعالیٰ اُن سب کے اجر دو چند کرے اس تنقیح میں جو انہوں نے تلخیص مطلب و تقریر اصول میں کی۔ اور نتائج اور مفصّل بیان کرنے کو آراستگی دی۔ یہ کہ کلیات کا جزئیات پر منطبق کرنا، اور اِن فرقوں کا قواعدِ شرعیہ کے نیچے لانا، اور احکام کا اُن کے محلِ اقتضا پر نازل کرنا، یہ سب کام تو ہمارے سرداروں نے ان جوابوں میں کر دکھائے ایسے کہ نہ اُن پر افزونی کی جگہ ہے، نہ اُس میں شک و شبہہ کو راہ ہے۔

اور میرا مقصد صرف اتنا ہے کہ بعض نصوص لے آؤں جن سے تائید ہو۔ اور عمارت کی نیو مضبوط کردیں۔ اور اللہ ہدایت کا مالک ہے۔

امام قاضی عیاض نے فرمایا: جو اپنی طرف وحی آنے یا نبوت یا اس کے مثل کسی بات کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے اُس کا خون حلال۔ امام ابن القاسم نے فرمایا: جو نبی بنے اور کہے کہ میری طرف وحی آتی ہے وہ مرتد کی طرح ہے خواہ اپنی طرف لوگوں کو پوشیدہ دعوت کرے یا علانیہ۔

اور ابن رشید۔ نے اسے ظاہر بتایا۔ اور ابو المودہ خلیل نے کتاب التوضیح میں اسے پسند کیا کہ سلطانِ اسلام ایسے شخص کو بے توبہ لیے قتل کردے جب کہ یہ دعویٰ پوشیدہ کرتا ہو نہ جب کہ اعلان کرے۔

اور مختصر میں اُن چیزوں کے بیان میں جو آدمی کو مرتد کر دیتی ہیں اسے بھی گنا کہ علانیہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرے یا نبی بنے مگر اُس حالت میں کہ اعلان نہ کرتا ہو اُس قول پر جو زیادہ ظاہر ہے۔ اور جو شخص معاذ اللہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ رفیع میں بدگوئی کرے یا عیب لگائے یا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف کسی نقص کی نسبت کرے حضور کی ذات، خواہ نسب، خواہ دین میں۔ یا حضور کو برا کہنے اور تنقیص شان کرنے اور شانِ اقدس کو چھوٹا بتانے اور عیب لگانے کے طور پر کوئی تشبیہ دے، تو وہ بھی حضور کو گالی دینے والا ہے۔ اِن سب کا حکم یہ ہے کہ سلطان اسلام اُنہیں قتل کرے۔

ابو بکر ابن المنذر نے کہا: کہ عام علما کا اجماع ہے کہ جو کسی نبی یا فرشتہ کی تنقیص شان کرے اُسے سزائے موت دی جائے گی۔ اور امام مالک اور لیث اور احمد اور اسحٰق اسی قول کے قائلوں سے ہیں۔ اور یہی مذہب امام شافعی کا ہے۔ اور امام محمد بن سحنون نے فرمایا: کہ جو کسی نبی یا فرشتہ کو برا کہے یا اُن کی شان گھٹائے وہ کافر ہے اور اُس پر عذابِ الٰہی کی وعید نافذ ہے اور تمام امت کے نزدیک اس کا حکم سزائے موت ہے۔ اور جو اس کے کافر اور معذب ہونے میں شک کرے خود کافر ہے

اور امام مالک کے نصوص جو ان سے ابن القاسم اور ابو مصعب اور ابن ابی اویس اور مطرف وغیرہم نے روایت کیے اُن سے عمدہ ترین کتبِ مذہب مثل کتابِ ابن سحنون اور مبسوط اور عتبیہ اور کتاب محمد بن المواز وغیرہا بھری ہوئی ہیں، کہ جو برا کہے یا عیب لگائے یا حضور کی تنقیص شان کرے اُس کا حکم یہی ہے کہ سلطانِ اسلام اُسے قتل کر دے گا۔ اور اس سے توبہ نہ لے گا۔ چاہے مسلمان ہو یا کافر۔

امام قاضی عیاض نے نص فرمایا: کہ انہیں مذکورین کے حکم میں یہ بھی داخل ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے جو بات لازم ہے اُس کا انکار کرے جس میں اُن کا نقص شان ہو۔ جیسے اُن کے مرتبہ یا شرفِ نسب یا وفورِ علم یا زہد میں سے کچھ گھٹائے۔ تو اس کا حکم بھی پہلی باتوں کی مثل ہے کہ سلطان اسلام ایسے کو فوراً بلا توقف قتل کرے۔

پھر فرمایا: معلوم رہے کہ امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مشہور مذہب تنقیص شان اقدس کرنے والے کے بارے میں اور وہی قول سلف اور جمہور علما کا ہے۔ یہ ہے کہ اگر وہ توبہ ظاہر کرے اُس حال میں بھی اس کا قتل کیا جانا بر بنائے سزا ہے، نہ بر بنائے کفر۔ (کہ کفر تو توبہ سے

زائل ہو گیا۔ مگر جو جرم حق العباد سے متعلق ہے اُس کی سزا توبہ سے بھی زائل نہیں ہوتی) ولہذا اس کی توبہ قبول نہ کی جائے گی اور اُس کا معافی مانگنا، اور رجوع کرنا اُسے نفع نہ دے گا۔ خواہ اس پر قابو پانے کے بعد اُس نے توبہ کی۔ یا قبل اس کے۔

قابسی نے کہا: کہ تنقیصِ شان کرنے پر قتل کیا جائے گا۔ اگر چہ توبہ ظاہر کرے۔ اس لیے کہ یہ تو سزا ہے۔ اور ایسا ہی امام ابن ابی زید نے کہا:

امام ابن سحنون نے کہا: اس کی توبہ اس سے قتل کو دفع نہ کرے گی۔ یہ حکام کے یہاں ہے۔ ہاں وہ معاملہ جو خاص اُس کے اور اللہ کے درمیان ہے اس میں اس کی توبہ نافع ہے۔

اور امام عیاض نے اس کی دلیل یہ بیان فرمائی کہ یہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حق ہے اور اُن کے ذریعہ سے اُن کی امت کا، تو توبہ اُسے ساقط نہ کرے گی جیسے بندوں کے اور حقوق۔

اور علامہ خلیل نے اِن سب کو اپنے اس قول میں جمع کیا کہ اگر کسی نبی یا فرشتہ کو برا کہے یا پہلو بچا کر اس پر طنز کرے یا لعنت کا لفظ منہ سے نکالے یا عیب لگائے یا زنا کی تہمت رکھے یا اُس کے حق کو ہلکا سمجھے یا کسی طرح کا نقصان نسبت کرے یا اُس کے مرتبہ یا وفور علم یا زہد میں سے کچھ گھٹائے یا اُس کی طرف وہ بات نسبت کرے جو اُس پر روا نہیں یا مذمّت کے طور پر کوئی بات اُس کی طرف نسبت کرے جو اُس کی شان کے لائق نہیں وہ براہ سزا قتل کیا جائے گا۔ اور توبہ نہ لی جائے گی۔

شارحین نے کہا: حاکم کا صرف بر بنائے سزا اُسے قتل کرنا اس حالت میں ہے کہ وہ توبہ کرے یا حاکم کے سامنے مکر جائے کہ میں نے ایسا کہا ہی نہیں ورنہ بر بنائے کفر قتل کرے گا۔

اور امام قاضی عیاض نے کلمات کفر کے شمار میں فرمایا کہ وہ بھی کافر ہے جو اُور امور شریعت میں انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کا کذب جائز مانے۔ چاہے اپنے زعم میں اُس میں کسی مصلحت کا ادّعا کرے یا نہیں، تو وہ باجماع امت کافر ہے۔ ایسے ہی جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں یا حضور کے بعد کسی کو نبوت ملنے کا ادّعا کرے یا اپنی نبوت کا دعوٰی کرے۔ یا کہے نبوت کسب سے مل سکتی ہے۔ علامہ خلیل نے فرمایا: جو حضور کی نبوت میں کسی کو شریک مانے یا حضور کے بعد کسی کو نبی جانے یا کہے نبوت کسی عمل سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اور ایسے ہی جو اپنی طرف وحی آنے کا دعوٰی کرے۔ وہ بھی کافر ہے، اگر چہ مدّعی نبوت نہ ہو۔ فرمایا: کہ یہ سب کے سب کافر ہیں۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں۔ اس لیے کہ حضور نے خبر دی ہے کہ وہ سب پیغمبروں کے ختم کرنے والے ہیں۔ اور یہ کہ وہ تمام جہان کے لیے بھیجے گئے۔ اور تمام امت نے اجماع کیا کہ یہ کلام

اپنے ظاہر پر ہے۔ اور اس سے جو سمجھا جاتا ہے وہی مراد ہے۔ نہ اس میں کوئی تاویل ہے، نہ تخصیص۔

تو ان سب طائفوں کے کفر میں اصلاً شک نہیں۔ یقین کی رو سے اور اجماع کی رو سے اور قرآن وحدیث کی رو سے۔

ہمارے سردار ابراہیم لقانی نے فرمایا:

یہ فضل خاص سرور کونین کو دیا حق نے کہ اُن کو خاتم جملہ رسل کیا
بعثت کو اُن کی عام کیا اُن کی شرع پاک زائل نہ ہوگی دہر کو جب تک رہے بقا

اسی طرح ہم یقین کرتے ہیں اسے کافر کہنے پر، جو ایسی بات کہے جس سے ساری امت کو گمراہ ٹھہرانے یا تمام شریعت کو باطل کرنے کی طرف راہ پیدا ہو۔ اسی طرح ہم یقین کرتے ہیں اُس کے کافر ہونے پر جو تمام جہان میں کسی کو انبیا علیہم الصلاۃ والسلام سے افضل بتائے۔

امام مالک نے بروایت ابن حبیب وابن سحنون اور ابن القاسم وابن الماجشون وابن عبد الحکم واصبغ وسحنون نے اُس کے حق میں جو انبیا علیہم الصلاۃ والسلام میں سے کسی کو برا کہے یا اُن کی شان گھٹائے حکم دیا کہ اُسے سزائے موت دی جائے۔ اور اُس سے توبہ نہ لی جائے۔

اور امام قاضی عیاض نے اس مسئلہ کی تنقیح کے بعد کہ انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کے اعتقادات توحید وایمان ووحی کے بارے میں ہمیشہ پاک ومنزہ ہوتے ہیں۔ اور وہ اس باب میں غلط وخطا سے معصوم ہیں۔ یہ فرمایا کہ ان امور کے سوا اُن کے باقی عقائد کی مجموعی حالت یہ ہے کہ وہ ہر بات میں علم ویقین سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور یہ کہ وہ تمام امور دین ودنیا کی معرفت وعلم پر ایسے حاوی ہیں جس سے بڑھ کر متصور نہیں۔

نیز فرمایا: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات سے ہے، حضور کا جاننا غیب کو، اور جو کچھ ہونے والا ہے سب کو۔ اور یہ وہ سمندر ہے جس کا گہراؤ معلوم نہیں ہو سکتا۔ نہ اس کا عظیم پانی کھینچا جا سکے۔ اور یہ حضور کا غیب کو جاننا حضور کے ان معجزات سے ہے جو بالیقین معلوم ہیں۔ اور جن کی خبر بالتواتر ہم کو پہونچی ہے۔ اور یہ کچھ اُن آیتوں کے منافی نہیں جو بتاتی ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔ اور اگر میں غیب جانتا تو بہت سی بھلائی جمع کر لیتا۔ کہ ان آیات میں نفی اس کی ہے کہ حضور کا بغیر بتائے غیب کو جاننا۔

رہا خدا کے بتائے سے حضور کا غیب کو جاننا، تو یہ امر، تو یقینی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کہ اللہ اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

قاضی عضد الدین نے کتاب عقائد میں کہا: کہ اللہ تعالیٰ کا جہل و کذب ممکن نہیں۔

علامہ دوّانی نے اس کی شرح میں کہا: کہ خلف وعید جائز ہونے سے جو سند لے اس کے دفع کی وجہ یہ ہے کہ وعید کی آیتیں اُن شرطوں سے مشروط ہیں جو اور آیتوں اور حدیثوں سے معلوم ہوتی ہیں۔ از آنجملہ یہ کہ عاصی اپنی معصیت پر جمار ہے، اور توبہ نہ کرے، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ معاف نہ فرمائے، ان شرطوں کے ساتھ وعید ہے۔ تو وعید کے جتنے احکام ہیں معنیً قضیۂ شرطیہ ہیں۔ گویا یوں فرمایا گیا کہ عاصی اگر اصرار کرے۔ اور تائب نہ ہو۔ اور شفاعت وغیرہ معافی کی وجوہ بھی نہ پائی جائیں، اس حالت میں اُس پر عذاب ہوگا۔ تو ان شروطِ عذاب میں سے کسی شرط کے نہ پائے جانے کی وجہ سے عذاب نہ ہو، تو معاذ اللہ اس سے کذب لازم نہیں آتا۔

یا یہ کہا جائے کہ اُن آیات سے مراد وعید و تخویف کا انشا فرمانا ہے، نہ حقیقۃً خبر دینا۔ تو کذب کا اصلاً دخل نہیں۔ امام قاضی عیاض نے ابن حبیب اور اصبغ بن خلیل سے ایک واقعہ کے بارے میں جس میں کسی ناپاک نے تنقیصِ شانِ الٰہی کی تھی نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا: کیا وہ رب جس کی ہم عبادت کرتے ہیں گالی دیا جائے؟ اور ہم انتقام نہ لیں۔ جب تو ہم بہت برے بندے ہیں۔ اور اس کے پوجنے والے ہی نہ ہوئے۔

انشریسی نے اپنی کتاب معیار میں ذکر کیا کہ ابن ابی زید نے نقل فرمایا: خلیفہ ہارون رشید نے امام مالک سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے بدگوئی کی اور اس میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک لیا۔ اور یہ کہ فقیہانِ عراق نے اُسے کوڑے مارنے کا فتوی دیا ہے۔ امام مالک یہ سن کر غضب ناک ہوئے اور فرمایا: امیر المومنین! جب نبی کی تنقیصِ شان کی جائے تو پھر امت کی زندگی کیسی؟ جو انبیا کو برا کہے وہ قتل کیا جائے۔ اور جو صحابہ کو برا کہے اس کے لیے کوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اچھی پیروی دے کر احسان فرمائے۔ اور ہمیں کجی اور لغزش اور بری بدعتوں سے بچائے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور وعدوں سے ہم امید کرتے ہیں کہ جو وعیدیں اُس نے اپنے عدل سے مقرر فرمائی ہیں، ان سے ہمیں نجات بخشے۔ ان کا صدقہ جو پیشی اور قیام کے دن شفاعت قبول کیے گئے اور انبیا و رسل کے ختم کرنے والے ہیں۔ اُن پر اور سب پیغمبروں پر بہتر درود وسلام اور اُن کے آل و اصحاب پر کہ راہ یاب رہنما ہیں۔ اور قیامت تک اُن کے پیرووں پر۔

اسے لکھا: اس نے جو عجز وتقصیر کے ساتھ دوستی کا عہد باندھے ہے، اپنے رب قدیر کی معافی کے محتاج، بندۂ خدا محمد عزیز وزیر نے، جس کے آباواجداد شہر اندلس کے ہیں اور تونس میں پیدا ہوا اور مدینہ طیبہ کا ساکن ہے۔ پھر بفضل خدا یہیں دفن ہوگا۔ مرقوم ۵ ربیع الآخر ۱۳۲۴ھ

صورة ماسطر. من فی العلم تصدر. وفی الدرس تقرر. ودقق النظر. وورد وصدر بتوفیق من القادر. الشیخ الفاضل عبد القادر، توفیق الشلبی، الطرابلسی،(۱) الحنفی، المدرس بالمسجد الکریم النبوی، منحه الله تعالیٰ من فیضه القوی.

بسم الله الرحمٰن الرحیم

الحمد لله وحده. والصلاة والسلام علی من لانبی بعده. وعلی اٰله وصحبه. وأتباعه وحزبه.

أما بعد: فإذا ثبت وتحقق ما نُسب لهٰؤلاء القوم وهم غلام أحمد القادیانی وقاسم النانوتی ورشید أحمد الکنکوهی وخلیل أحمد الأنبهتی واشرفعلی التانوی وأتباعهم مما هو مبین فی السؤال. فعند ذٰلك یحکم بکفرهم وإجراء أحکام المرتدین علیهم. وإن لم تجر فیلزم التحذیر منهم. والتنفیر عنهم. علی المنابر وفی الرسائل والمجالس والمحافل حسمًا لمادة شرهم، وقطعًا لجرثومة کفرهم. وخشیةً من أن تسری روح الضلالة فی العالم من مؤمنی بنی اٰدم.

وإنما قیدنا بالثبوت والتحقیق، لأن التکفیر فجاجه خطرة ومهایعه وعرة(۲) لم تسلکه ساداتنا العلماء، إلا بنور الإثبات والإعتماد علی قواطع براهین الأئمة الأثبات لابمجرد تخمین وأخبار مرتقبین یومًا تشخص فیه الأبصار. وصلی الله تعالیٰ علی سیدنا محمد وعلی اٰله وصحبه وسلم.

أمر برقمه العبد الضعیف عبدالقادر توفیق الشلبی، الطرابلسی، المدرس

---

(۱). طَرَابُلُس، بفتح الطا، وضم الباء واللام.

(۲). وَعِرَةٌ. وَعِرَ صیغۂ صفت ہے۔ تاگا کر جمع کے لیے استعمال ہوا۔ جیسا کہ اسی کے ہم معنی اَلْوَعْرُ سے تا لاحق کرکے جمع کے لیے استعمال کیے ہیں۔ تاج العروس میں ہے: المضایقُ الْوَعْرَہ بالتسکین۔

الحنفی فی المسجد النبوی۔

عبد القادر توفیق الشلبی

تقریظ ان کی جو علم میں صدر بنے اور مدرس ٹھہرے اور غور کیا اور مدارکِ علم میں آمد و رفت کی قدرت والے کی توفیق سے حضرت فاضل عبد القادر توفیق شلبی، طرابلسی، حنفی، مسجد کریم نبوی میں مدرس۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فیض قوی سے عطا دے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں ایک اللہ کو۔ اور درود و سلام اُن پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور اُن کے آل واصحاب و پیروان وگروہ پر۔

حمد وصلاۃ کے بعد: جب کہ ثابت و متحقق ہوا جو ان کی طرف نسبت کیا گیا۔ اور وہ غلام احمد قادیانی اور قاسم نانوتوی اور رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبہٹی اور اشرفعلی تھانوی اور اُن کے ساتھ والے ہیں۔ اور وہ جو سوال میں بیان ہوا تو بے شک یہ ان کے کفر پر حکم کرتا ہے۔ اور یہ کہ مرتدوں کا جو حکم ہے یعنی حاکم کا ان کو قتل کرنا اُن پر جاری کیا جائے۔ اور اگر یہ حکم وہاں جاری نہ ہو تو واجب ہے کہ مسلمانوں کو اُن سے ڈرایا جائے۔ اور اُن سے نفرت دلائی جائے منبروں پر اور رسالوں میں اور مجلسوں اور محفلوں میں، تاکہ اُن کے شر کا مادہ جل جائے۔ اور اُن کے کفر کی جڑ کٹ جائے، اس خوف سے کہ کہیں ان کی گمراہی کی روح اسلامی دنیا کی طرف سرایت نہ کرے۔

اور ہم نے ثبوت و تحقیق کی قید اس لیے لگا دی کہ تکفیر کی راہوں میں خطرہ ہے۔ اور اس کے راستے دشوار گزار ہیں۔ ہمارے سردار علما راہ تکفیر اس وقت چلے ہیں جب کہ نور ثبوت پایا۔ اور ائمہ مجتہدین کی قطعی حجتوں پر اعتماد فرمایا۔ نہ مجرد اندازے اور خبر سے۔ اس دن کا خوف کرتے ہوئے جس میں آنکھیں پھٹ کر رہ جائیں گی۔ اور اللہ تعالیٰ درود و سلام بھیجے ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل واصحاب پر۔ اس کے لکھنے کا حکم دیا بندۂ ضعیف عبد القادر توفیق شلبی، طرابلسی نے کہ مسجد نبوی میں حنفیوں کا مدرس ہے۔

عبد القادر توفیق شلبی

الغنیہ
احوال آخرت
عہد نبوی کا نظام تعلیم
عشق مصطفیٰ

باطنی گناہ ان کا علاج
بہار شباب
Blossom of the Youth
خصائص اسماء الحسنیٰ
انوار درود و سلام

امام ابو حنیفہ اور ان کے ناقدین
حضور غوث اعظم عقائد و نظریات
شرح الغیب فتوح الغیب
فرشتے ہی فرشتے

امام اعظم
امام اعظم ابو حنیفہ پر جرح کا مدلل رد
امام حسن
امام حسین
شہنشاہ ولایت امام علی رضا

IMAM AHMED RAZA ACADEMY

Swalehnagar, Rampur Road, Bareilly (U.P.)
Mob:. 8410236467, 9760381629

